

# القول الغالب في مبحث ايمان ابي طالب

ايمان ابو طالب کے موضوع پر منفرد کتاب

قرآن مجید سے دلائل

کتب احادیث سے دلائل

کتب مفسرین سے دلائل

کتب محدثین سے دلائل

کتب شارحین حدیث سے دلائل

کتب فقہ حنفی سے دلائل

کتب فقہ شافعی سے دلائل

کتب فقہ مالکی سے دلائل

کتب فقہ حنبلی سے دلائل

کتب صوفیاء سے دلائل

کتب سلسلہ قادریہ سے دلائل

کتب سلسلہ چشتیہ سے دلائل

کتب کتب تاریخ سے دلائل

# ایمان ابو طالب

مرتب۔ محمد حنیف رضوی ﴿کرنائیک﴾

# امام جلال الدین سیوطی کے نزدیک ابوطالب کا خاتمہ اسلام پر نہیں ہوا Abu Talib Ki Maut islam Per Nahi Howi,,Siyuti

Hazrat imam Jalaluddin Siyuti Sureh Tauba Ki Aayat

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أَوْلِيَاءَ لَوْلِي مَنْ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْحَجِيمِ ﴿١١٣﴾

Tarjam.Nabi Aur iman Walon Ko Layaq Nahi Ke Mushrikon ki Bakshish Chahen Agarche Wo Rishtedar Hun Jabke Uneh Khol Chuka Ke Wo Dozakhi Hain  
Ks Shane Nozul Farmate Howe Likhte Hain Ke "is Aayat Ke Nuzool Ka Taluk Huzoor ﷺ Ka Apne Cha cha Abu Talib Ke Liye Astagfaar Aur Baaz Sahaba Ka Apne  
Walidain Mushrikain Ke Liye Astagafar Karne Se Hai

TAFSIR JALALAIN VOL 1 PAGE 205

تفسیر جلالین  
المیسنر

للإمامین

جلال الدین المحمّدی و جلال الدین السیوطی

۸۴۹ - ۹۱۳

۷۹۱ - ۸۶۴

حَقَّقَهُ وَعَلَّقَ عَلَيْهِ

الکتور فخر الدین قباوة

A.S.W.P.

مکتبہ لبانات ناکشرون

الجزء الحادي عشر

۲۰۵

۹ - سورة التوبة

التَّائِبِينَ الَّذِينَ مَكَرُوا عِنْدَ رَسُولِهِمْ وَأُولَئِكَ أَجْرُكَ يَوْمَئِذٍ إِلَىٰ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿١١٤﴾

التَّائِبِينَ الَّذِينَ مَكَرُوا عِنْدَ رَسُولِهِمْ وَأُولَئِكَ أَجْرُكَ يَوْمَئِذٍ إِلَىٰ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿١١٤﴾

التَّائِبِينَ الَّذِينَ مَكَرُوا عِنْدَ رَسُولِهِمْ وَأُولَئِكَ أَجْرُكَ يَوْمَئِذٍ إِلَىٰ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿١١٤﴾

المحذوف، (في التوراة والإنجيل والقرآن - ومن أوفى بعهده من الله؟ أي: لا أحد أوفى منه - فاستغفروا)، في الفتاح عن الغيبة، (بِيعْتُمْ الَّذِي بَاعْتُمْ بِهِ. وَذَلِكَ الصِّبْ) (هُوَ الْقَوْمُ الْعَظِيمُ) ۱۱۱: الشُّبُلُ غَايَةُ الْمَطْلُوبِ. (التَّائِبُونَ)، رفع على المدح بتقدير مبتدأ، من الشُّرَكَ وَالْفَاقِ (الْمُحْبِبُونَ): المُخْلِصُونَ الْعِبَادَةَ (الْحَامِدُونَ) له على كُلِّ حَالٍ (التَّائِبُونَ): الصَّائِمُونَ، (الرَّاكِعُونَ السَّاجِدُونَ) أي: المُصَلِّونَ، (الْأَبْرَارُ وَالْمَعْرُوفُونَ وَالْمُتَّقُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَالْحَافِظُونَ لِعَهْدِ اللَّهِ): لِأحكامه بالعمل (وَيُنْفِرُ الْمُنِيبِينَ) ۱۱۲ بالحة.

۱- ونزل في استغفاره ﷺ لعنه أبي طالب، واستغفار بعض الصحابة لأبويه المشركين: (مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ، وَلَوْ كَانُوا أَوْلِيَاءَ لَوْلِي مَنْ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْحَجِيمِ) ۱۱۳: النار، بأن ماتوا على الكفر، (وَمَا كَانَ اسْتَغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لِأبيه إِلَّا عَن مَّوْعِدَةٍ، وَعَدَهَا لِأبَاهُ) بقوله: (اسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّي) رجاء أن يُسَلِّمَ، (فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ لِلَّهِ)، بموته على الكفر، (تَبَيَّرَ بِنَبِيٍّ) وترك الاستغفار له، (إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ): كثير الضجع والدعاء، (عَلِيمٌ) ۱۱۴: صبور على الأذى.

۲- (وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعْطِيَ قَوْمًا، بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ) للإسلام، (حَتَّىٰ يَتَّبِعَ نَبِيٌّ مَّا يَتَّبِعُونَ) من العمل، فلا يتفقوا بالإضلال. (إِنَّ اللَّهَ يَكُلُّ شَيْءًا عَلِيمٌ) ۱۱۵، ومنه مُسْتَحْتَجُّ الإضلال والهباية. (وَأَنَّ اللَّهَ لَمَّا تَلَاسُوتُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَمَا لَكُمْ) - أيها الناس - (مِنْ دُونِ اللَّهِ) أي: غيره (مِنْ دُونِ اللَّهِ): يحفظكم منه، (وَلَا نُصِيبُ) ۱۱۶: يمنع عنكم ضرره.

۳- (لَقَدْ تَابَ اللَّهُ) أي: أدام توبته (عَلَى النَّبِيِّ، وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْمُنْهَرَةِ) أي: وقتها - وهي حالهم في غزوة تبوك، كان الجولان يقسمان تمرة، والعشرة يعطون الجير الواحد، واشتد الحر حتى شربوا الفؤت - (مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ تَزَيَّغُ) بالناء والياء: تَمِيلُ (قُلُوبُ قَرِيبٍ مِنْهُمْ) عن اتباعه إلى التخلُّف، لما هم فيه من الشَّدَّة، (فَمَّا تَابَ عَلَيْهِمْ) بالثبات - (إِنَّهُمْ بِهَمِّ زُرُوفٍ رَجِيمٍ) ۱۱۷ - (و) تاب (عَلَى

(۱) سبب النزول في المفضل، وما كان أي: لا يجوز ولا يجوز. وأموا: صدقوا الله ورسوله بالقلب واللسان والعمل، ويستغفروا: يطلب من الله ستر الذنوب وعدم المواجهة عليها. والمشركان: من عبد مع الله بعض مخلوقاته بالتقديس والطاعة. وتبين: اتضح وكش. وأنهم أي: المشركين. والأصحاب: جمع صاحب، والموعظة: التمهيد بشيء. ويقول يعنى: الآية ۴۷ من سورة مريم. والمدبر: المعادي والمحارب للشرع والدين. وتبرأ منه: تخلص منه وتخلّى عنه وقلع استغفاره.

(۲) روي أنه كان بعض المسلمين بعدين عن المدينة، يشربون الخمر ويصلون إلى بيت المقدس، ثم علموا أن القرآن نزل بغير ذلك بعد مدة، وعشوا أن يكونوا أميين، ولما نزلت الآية ۱۱۳ بنى الاستغفار للمشركين خاف المومنون أن يؤخذوا بما صدر عنهم قبل نزولها، فزلت هذه الآية تطمئن بعدم الواقعة. السهيل ۸۶:۲ وضع القفير ۵۷۹:۲. وما كان أي: لا يضل قوماً أي: لا يوقع الضلال في قلوبهم، ما لم يصفروا عن الطاعة بإرادة منهم وأصرار. وهدهم: أمم قدراتهم بما يناسب اختيارهم واستعدادهم. وسين: يوضح. ويتقون: يتجنبون المحظوظ بالمحيط بدقائق الأمور وحفاظها. ومستنق: يعني أن الاستغفار يكون بما يخافه الإنسان، عن علم وإرادة، فينبه الله بما يناسب ذلك. والملك: الجارية والتصرف. والسماة: ما يحيط بالأرض من عوالم غريبة. والأرض: موطن الحياة الدنيا، والمراد أيضاً: وما في الكون كله. انظر تفسير الآية ۵ من سورة آل عمران. ويحيي: يخلق ما يشاء من العلم. ويميت: يميت ما يشاء من الخلق. والولي: الذي يولي الأمور ويعرض المصالح. والعصير: المعين المفضل.

(۳) التوبة على النبي: رفع درجاته إلى الكمال. والمهاجرين: المسلمون الذين هجروا ديارهم إلى المدينة. والأنصار: المسلمون من أهل المدينة. والتوبة عليهم: قبول توبتهم عما بنا لدى بعضهم من الضيق والبؤس قبل السير إلى تبوك، وخلال الطريق، والتبرؤ: صاحبه. والساعة: الوقت والمصرة الشَّدَّة، وغزوة تبوك يقال لها: غزوة المصرة. ويعطونه: يركبه حفاة ساعة وهذا ساعة. والفؤت: ما يكون في قرش الناقة أو الصبيح. يستخرج بعد الفجر ليشرب بدل الماء. وكاد: قرب جداً. وبالياء يريد القراءة: (تزيغ). والغلوب: جمع قلب. معنى: الزور والرجيم أنه يزيغ العالَمين دانكاً. (مَكَرُوا عِنْدَ رَسُولِهِمْ) في المعاملة، فلا يحتلموا ما لا يظفرونه، ويؤذي عندهم الضمير وينذر لهم النفع، ويحذر عما كان عنهم من الشكافة. والثلاثة هم المذنبون في الآية، (وَلَمْ يَحْتَمِلُوا) أشروا وتكرروا عن قبول العذر. فقد تخلفت جلاله عن غزوة تبوك، ولم يخلقوا عذراً. انظر التفسير. والمراد بالرجمة أن ما يأتي من الآية يزيد جعل الخلقوا تأخير التوبة لا يتلفن عن الغزوة. وصافيت عليهم: استودت في أيهم، وكانها تعلقت فلم ينجحوا. وكانوا ينجحون إليه. ورجحت: استعنت. والأنفس: جمع نفس، وحفظت أي: دأه، أصلها «أن»، والملاحظ: المكان ليجأ إليه ويحتم به. ومن الله أي: من غيبه وغطاه. وإليه أي: إلى استغفاره. ويتبرأ أي: توبة مقولة. والتواب: الكثير التوب لثوبة الصادقين. والرحيم: الكثير العطف بالإحسان. والتقوى: تجنبوا غيبه واطلبوا بالطاعة والصالح رضاء. وكفروا: صبروا دانكاً في التوبة والقول والعمل. والمصدقون: أصحاب الصدق والوفاء.

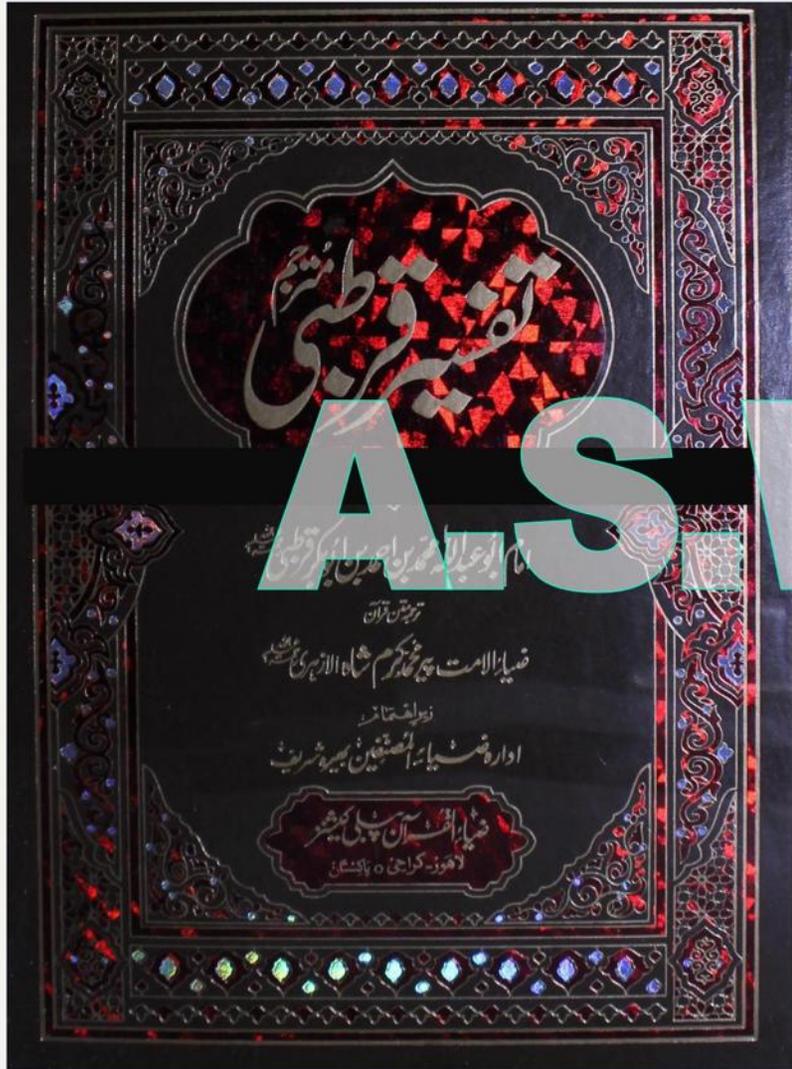
# مفسر قرآن امام قرطبی کے نزدیک ابو طالب کا ایمان ثابت نہیں

## Abu Talib iman Sabit Nahi,, Mufasssire Quran Qurtabi

imam Qurtaba Sureh Tauba Ki Aayat

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أَوْلِيَاءَ لَوْلِي مَنْ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْحَجِيمِ ﴿١٣٧﴾

KI Tafsir Mein Likhte Hain” Maut ke Waqat Aadmi Ki Zahiri Halat Ke Mutabiq Usper Hukum Lagaya Jaye ga Pas Agar Koi Halate iman Per faut Howa Tu Uske Liye is {iman} Ka Hukum Lagaya Jaye Ga Aur Agar Halate Kufar Per Faut Howa Tu Uske Mutabiq Hukum lagay Jaye Ga Aur Uske Batin Ki Halat Tera Rab Behtar Janta Hai Magar Ye Ke Huzoor ﷺ Ko Ko Hazrat Abbas ؓ Ne Kaha Ya Rasool Allah Kiya aap Ne Apne Cha Cha Ko Kisi Shaye Ka Nafa Diya Hai? Tu Huzoor ﷺ Ne irshad Farmaya Haan Aur wo Azaab Ki Takhfif Ke Baare Shafa,at Aur Sifarish Hai Na Ke Jahanam Se Nikalne Ke Baare Mein Jaisa Ke Hum Ne ise Kitab “Al Tazkira” Mein Bayan Kiya hai ... **TAFSIRE QURTABI VOL 4 PAGE 757**



بے شک بڑے ہی نرم دل (اور) بردبار تھے۔

اس میں تین مسائل ہیں:

**مسئلہ نمبر 1**۔ سنائی نے حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے ایک آدمی کو اپنے والدین کے لیے استغفار کرتے ہوئے سنا حالانکہ وہ دونوں مشرک تھے، تو میں نے کہا: کیا تو ان دونوں کے لیے مغفرت طلب کر رہا ہے حالانکہ وہ دونوں مشرک ہیں؟ تو اس نے کہا: کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کے لیے مغفرت کی دعا نہیں کی؟ چنانچہ میں حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور اس کا ذکر کیا تب یہ آیت نازل ہوئی: **وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ الْإِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ إِلاَّ عَن شَوْعِندٍ لِّمَا كَانَ كَافِرًا** (1) اس کا معنی یہ ہے: اے مومنو! تمہارے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اپنے باپ کے لیے استغفار کرنے میں کوئی حجت نہیں ہے، کیونکہ وہ فقط ایک وعدہ کو پورا کرنے کی وجہ سے تھی۔ اور حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے باپ نے آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان لانے اور شرک کا کوچھوڑنے کا وعدہ کیا تھا، پھر جب وہ کفر پر مگر گیا تو آپ کو معلوم ہوا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے، تو آپ نے اس کے لیے دعا چھوڑ دی، کلام میں **إِنَّمَا** کی ضمیر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف لوٹ رہی ہے اور وعدہ کرنے والا آپ کا باپ ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وعدہ کرنے والے حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں، یعنی آپ نے اپنے باپ سے اس کے لیے مغفرت کی دعا کرنے کا وعدہ کیا تھا، پھر جب وہ حالت مشرک میں ہی فوت ہو گیا تو آپ اس سے بیزار ہو گئے۔ اور اس وعدے پر دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: **مَا اسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّي** (مریم: 47) (میں مغفرت طلب کروں گا تیرے لیے اپنے رب سے)

قاضی ابوبکر بن العربی نے کہا ہے: حضور نبی مکرم ﷺ نے ابوطالب کے لیے استغفار کرنے کے بارے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے ساتھ ہی تعلق قائم کیا: **مَا اسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّي** (مریم: 47) تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو خبر دی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے باپ کے لیے استغفار کرنے کی وجہ اس کا کفر ظاہر ہونے سے پہلے ایک وعدہ تھا، پس جب آپ کے لیے اس کی طرف سے کفر ظاہر ہو گیا تو آپ اس سے بیزار ہو گئے، تو اسے محمد! (ﷺ) آپ اپنے چچا کے لیے کیسے استغفار کر سکتے ہیں حالانکہ اس کی موت حالت کفر میں واقع ہو چکی ہے (2)۔

**مسئلہ نمبر 2**۔ موت کے وقت آدمی کی ظاہر حالت کے مطابق اس پر حکم لگایا جائے گا، پس اگر کوئی حالت ایمان پر فوت ہوا تو اس کے لیے اس (ایمان) کا حکم لگایا جائے گا اور اگر حالت کفر پر فوت ہوا تو اس کے لیے اس کے مطابق حکم لگایا جائے گا اور اس کے باطن کی حالت تیرا رب بہتر جانتا ہے، مگر یہ کہ حضور نبی مکرم ﷺ کو حضرت عباسؓ نے کہا: یا رسول اللہ! ﷺ کیا آپ نے اپنے چچا کو کسی شے کا نفع دیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ”ہاں“۔ اور وہ عذاب کی تخفیف کے بارے شفاعت اور سفاخرش ہے نہ کہ جہنم سے نکلنے کے بارے میں، جیسا کہ ہم نے اسے کتاب ”الہند کہہ“ میں بیان کیا ہے۔

# ابوطالب کا خاتمہ اسلام پر نہیں ہوا۔ تفسیر درمنثور

## Abu Talib Ki Maut islam Per Nahi Howi,,Siyuti

Hazrat imam Jalaluddin Siyuti Sureh Tauba Ki Aayat

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولَىٰ قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أُصْحَابُ الْحَجِيمِ ﴿٣٠﴾

Tafseer Mein Likhte Hain "Jab Abu Talib Qareeb ul Maut Howe Tu Huzoor ﷺ Unke Paas Tashrif Lagaye Us Waqat Unke Paas Abujahal Aur Abdullah Bin Abi Umaiya Maujud Thy Tu Huzoor Nabi Karim ﷺ Ne Farmaya Aye Chacha Kaho **لا اله الا الله** Main iske Mutaliq Allah Ki Bargah Mein Tumhare Liye Shahadat Dun Ga Ye Sunkar Abu jahal Aur Abdullah Bin Abi Umaiya Dono Ne Kaha Aye Abu Talib Kya Tum Abdulmutalib Ke Deen Se Eraaz Karo Ge? Huzoor ﷺ Usper Kalma Shahadat Pesh Farmate Rahe Aur Abu Jahal Aur Abdullah Bin Umaiya Dono is Guftagu ke Bare Mein AbuTalib Ki Muawinat Karte Rahe Aakhir kaar Abu Talib Ne unse Guftagu Karte Howe Kaha Ke Wo Abdul Mutalib Ke Deen Per Hain Aur **لا اله الا الله** Kehne Se inkar Kar Diya Tu Huzoor ﷺ Ne Farmaya Mein Zaror Ba Zaror Tumhare Liye Astagfar Karon Ga Jab Tak Ke Mujhe Tere Liye isse Se Rook Na Diya jaye Pas Ye Aayat Nazil Howi

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولَىٰ قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أُصْحَابُ الْحَجِيمِ ﴿٣٠﴾

TAFSEER DURRES MANSOOR VOL 3 PAGE 853

### تفسیر درمنثور مترجم جلد سوم

تالیف

امام جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی راجیہ

ترجمہ قرآن

ضیاء الانشا پبلیشرز کراچی

مترجمین

سید محمد اقبال شاہ، محمد ارشد، محمد انور مگھالوی

ادارہ ضیاء المصطفیٰ بمبئیہ شریف

ضیاء المشرقین پبلیشرز کراچی

تفسیر درمنثور جلد سوم 853

(اور) بردار تھے۔

امام ابن ابی شیبہ، احمد، بخاری، مسلم، نسائی، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ، ابن مردودہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہم اور انہوں نے اپنے باپ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ جب حضرت ابوطالب قریب الموت ہوئے تو حضور نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے۔ اس وقت ان کے پاس ابوجہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ موجود تھے۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے چچا! کہو لا الہ الا اللہ۔ میں اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہارے لیے شہادت دوں گا۔ یہ سن کر ابوجہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ دونوں نے کہا: اے ابوطالب! کیا تم عبدالمطلب کے دین سے اعراض کرو گے؟ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ان پر کفرہ شہادت پیش فرماتے رہے اور ابوجہل اور عبد اللہ دونوں اس گفتگو کے بارے میں حضرت ابوطالب کی معاونت کرتے رہے۔ آخر کار حضرت ابوطالب نے ان سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ وہ عبدالمطلب کے دین پر ہیں اور لا الہ الا اللہ کہنے سے انکار کر دیا۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں ضرور یہ ضرور تمہارے لیے استغفار کروں گا جب تک کہ مجھے تیرے لیے اس سے روک نہ دیا جائے۔ پس یہ آیت نازل ہوئی: مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولَىٰ قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أُصْحَابُ الْحَجِيمِ ﴿٣٠﴾ اور رسول اللہ ﷺ کو فرمایا: إِنَّكَ لَا تَهْدِي عِزَّةً أُحْسِنْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ (القصص: 56) "جے شک آپ ہدایت نہیں دے سکتے جس کو آپ پسند کریں۔ البتہ اللہ تعالیٰ ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت یافتہ لوگوں کو" (1)۔

امام طحاوی، ابن ابی شیبہ، احمد، ترمذی، نسائی، ابویعلیٰ، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ، حاکم اور انہوں نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، ابن مردودہ بیہقی نے شہاب الایمان میں اور ضیاء نے الخیار میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول بیان کیا ہے کہ میں نے ایک آدمی کو سنا وہ اپنے والدین کے لیے استغفار کر رہا تھا حالانکہ وہ دونوں مشرک تھے۔ تو میں نے کہا: کیا تو اپنے والدین کے لیے استغفار کر رہا ہے حالانکہ وہ دونوں مشرک ہیں؟ تو اس نے جواب دیا: کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کے لیے استغفار نہیں کی تھی؟ سو میں نے اس کا ذکر حضور نبی کریم ﷺ سے کیا تب یہ آیت نازل ہوئی (2)۔

امام ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن مردودہ رحمہم اللہ نے حضرت علی بن ابی طلحہ رحمہم اللہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ ان کے لیے استغفار کر رہے تھے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی۔ پس جب یہ آیت نازل ہوئی تو وہ اپنے مردوں کے لیے استغفار کرنے سے رک گئے۔ اور انہیں زندوں کے لیے استغفار کرنے سے نہ روکا گیا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ الْإِيْمَانِ لِيُجِزِيَ لَآئِيَهُنَّ... (الایہ تسبیح) آپ اس کے لیے مغفرت طلب کرتے رہے جب کہ وہ زندہ تھا۔ اور جب مر گیا تو آپ نے استغفار چھوڑ دیا (3)۔

1- تیسری مرتبہ آیت ہذا جلد 11 صفحہ 50 دار احیاء التراث العربی بیروت  
2- شہاب الایمان باب فی مبادیۃ الکفار المحدثین جلد 7 صفحہ 41 (9378) بیروت 3- تیسری مرتبہ آیت ہذا جلد 11 صفحہ 52

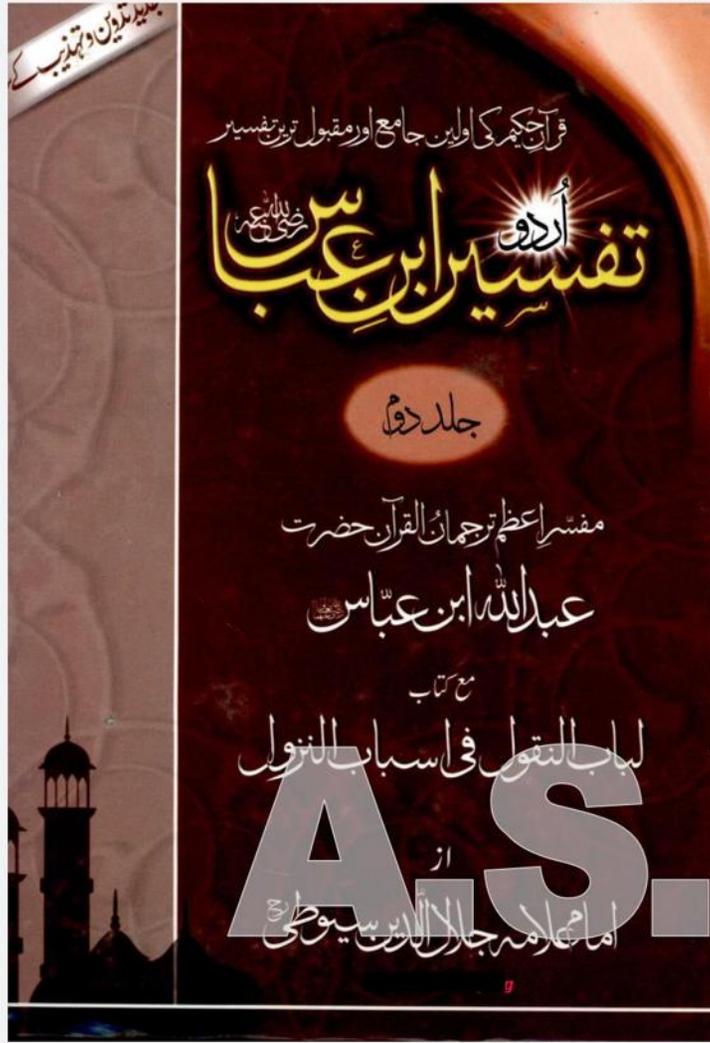
# ابوطالب کا خاتمہ اسلام پر نہیں ہوا۔ تفسیر ابن عباس Abu Talib Ki Maut islam Per Nahi Howi,, Tafir ibne Abbas

Tafsir Ibne Abbas Mein Sureh Tauba Ki Ayat 113 ki Tafsir Mein likha Hai

“Jab Abu Talib ki Maut Ka Waqat Qareeb Aaya Tu Huzoor ﷺ Unke Paas Tashrif Legaye Us Waqat Abu Talib Ke Paas Abujahal Aur Abdullah Bin Abi Umaiyah Baithe Thy Huzoor ﷺ Ne Farmaya Aye Chacha ﷻ padh lo Taa ky Allah Ke Saamne Tumhari Sifarish Karsakun Ye Sunkar Abu jahal Aur Abdullah Bin Abi Umaiyah Kehne Lage Aye Abu Talib Kya Abdul Muttalib Ke Mazhab Se Eraaz Karte Ho? Ye Dono Musalsal Abu Talib Se Guftagu Karte Rahe Bil Aakhir Unka Aakhri Kalam Yahi Tha Ke Millate Abdul Muttalib Per Marta Hun isper Huzoor ﷺ Ne Farmaya Mein Tumhare Liye Barabar Astagfar Kaaron Ga Jab Tak Ke Mujhe isse Rook Na Diya Jaaye Tab Ye Ayat Utri

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْحَجِيمِ ﴿١١٣﴾

Tafsir ibne Abbas Vol 2 Page 15



يَعْتَلِدُونَ ﴿١١٣﴾

15

کہ گناہوں سے توبہ کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والے اور اس کی حمد و ثناء بیان کرنے والے اور روزہ رکھنے والے اور پانچوں نمازوں میں رکوع و سجدہ کرنے والے اور توحید و احسان کا حکم کرنے والے اور کفر اور ان باتوں سے جن کا شریعت اور سنت میں کہیں ذکر نہیں باز رہنے والے اور فرائض خداوندی کو قائم کرنے والے ہیں آپ ایسے مسلمانوں کو جنت کی خوشخبری سنا دیجیے۔

(۱۱۳) حضور اکرم ﷺ اور ان حضرات کے لیے جو کہ رسول اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان لانے والے ہیں یہ جائز نہیں کہ وہ مشرکین کے لیے مغفرت کی دعا مانگیں خواہ وہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں تاکہ یہ ظاہر ہو جائے کہ یہ لوگ نبی ہیں، اس وجہ سے کہ یہ لوگ حالت کفر میں مرے ہیں۔

شان نزول: مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ (الخ)

حضرت امام بخاریؒ و مسلمؒ نے حضرت سعید بن مسیبؒ بواسطان کے والد سے نقل کیا ہے کہ جب ابوطالب کی موت کا وقت قریب آیا تو رسول اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے، ابوطالب کے پاس ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ بیٹھا تھا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، اے بچا کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لو تاکہ اللہ تعالیٰ کے سامنے تمہاری سفارش کر سکوں، یہ سن کر ابو جہل اور عبد اللہ کہنے لگے، اے ابوطالب کیا عبدالمطلب کے مذہب سے اعراض کرتے ہو، یہ دونوں مسلسل ابوطالب سے گفتگو کرتے رہے، بالآخر ان کا آخری کلام یہی تھا کہ ملت عبدالمطلب پر مارتا ہوں۔ اس پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا میں تمہارے لیے برابر استغفار کرتا رہوں گا جب تک کہ مجھے اس سے روک نہ دیا جائے، تب یہ آیت اتری۔

اور ابوطالب ہی کے واقعہ میں یہ آیت بھی نازل ہوئی ہے۔ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ (الخ)۔ اس حدیث کا سیاق اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ یہ آیت مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔

امام ترمذیؒ نے تحفین کے ساتھ اور امام حاکم نے حضرت علیؓ سے روایت کیا ہے کہ میں نے ایک شخص سے سنا کہ وہ اپنے والدین کے لیے استغفار کر رہا ہے حالانکہ وہ مشرک تھے، میں نے اس سے کہا کہ کیا اپنے مشرک والدین کے لیے بخشش طلب کرتے ہو، وہ کہنے لگا کہ ابراہیمؑ نے بھی اپنے والد کے لیے بخشش طلب کی تھی، حالانکہ وہ مشرک تھے میں نے اس کا رسول اکرم ﷺ سے ذکر کیا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی یعنی پیغمبر کو اور دوسرے مسلمانوں کو جائز نہیں کہ مشرکین کے لیے الخ۔

امام حاکمؒ نے اور ترمذیؒ نے دلائل میں اور ان کے علاوہ دیگر حضرات نے حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن قبرستان تشریف لے گئے اور ایک قبر کے پاس بیٹھ کر بہت ہی دعا فرمائی، اس کے بعد روئے اور آپ کے رونے کے ساتھ میں بھی رویا، اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ جس قبر کے پاس میں بیٹھا تھا

# ابوطالب کا خاتمہ اسلام پر نہیں ہوا۔ تفسیر ابن کثیر

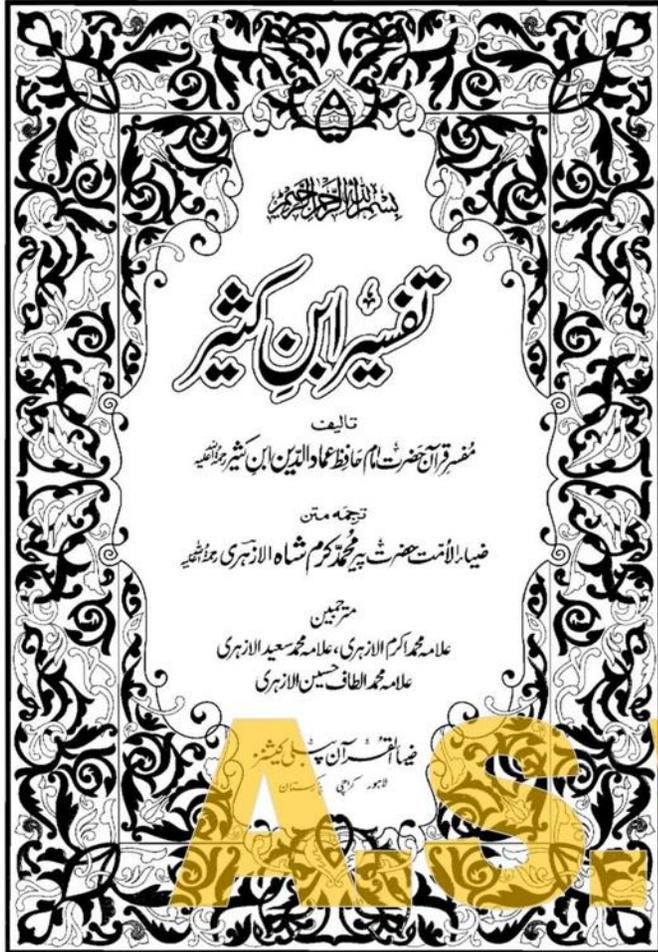
## Abu Talib Ki Kahtima islam Per Nahi Howi,, Tafsir ibne Kasir

Tafsir Ibne Kasir Mein Sureh Tauba Ki Aayat 113 ki Tafsir Mein likha Hai

“Hazrat Musaiyab Se marwi Hai Ky Jab Abu Talib ki Maut Ka Waqat Qareeb Aaya Tu Huzoor ﷺ Unke Paas Tashrif Legaye Us Waqat Abu Talib Ke Paas Abu jahal Aur Abdullah Bin Abi Umaiya Baithe Howe Thy Huzoor ﷺ Ne Farmaya Aye Chacha ﷺ keh Dein is Kalme Ki Badaulat Main Allah Ke Haan Aapki {Magfirat Ke Liye} Hujjat Pesh Karun Ga Abu jahal Aur Abdullah Bin Abi Umaiya Kehne Lage Aye Abu Talib Kya Tum Abdul Muttalib Ke Mazhab Se Eraaz Karo ge ? Abu Talib Ne Jawab Diya Ke Main Millate Abdul Mutalib Per Qayam Hun Tu Huzoor ﷺ Ne Farmaya Mein Aapke Liye Us Waqat Tak Astagfar Karta Rahun Ga Jab Tak Mujhe isse Mana Na Kardiya Jaaye Tu Us Waqat Ye Aayat Karima Nazil Howi

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ ۖ وَلَوْ كَانُوا أَوْلِيَاءَ أُولَئِئِذٍ قُلُوبِي مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْحَجِيمِ ﴿١١٣﴾

Tafser ibne Kaseer Vol 2 Page 668



تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْحَجِيمِ ۖ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ إِذْ عَلَنَ مَوْعِدًا قَدُودًا عَدَا إِيَّاهُ ۖ فَكُلَّمَا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ لِلدِّينِ أَبْرَأَ مِنْهُ ۚ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ ﴿١١٣﴾

”درست نہیں ہے نبی کے لئے اور نہ ایمان والوں کے لئے کہ مغفرت طلب کریں مشرکوں کے واسطے اگرچہ وہ مشرک ان کے قریبی رشتہ دار ہی ہوں، جب کہ واضح ہو گیا ان پر کہ یہ دوزخی ہیں۔ اور نہ جی استغفار ابراہیم کی اپنے باپ کے لئے مگر ایک وعدہ (کو پورا کرنے) کی وجہ سے جو انہوں نے اس سے کیا تھا اور جب ظاہر ہو گئی آپ پر یہ بات کہ وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے تو آپ بیزار ہو گئے اس سے۔ چنگ ابراہیم بڑے ہی نرم دل (اور) بردبار تھے۔“

حضرت مسیب سے مروی ہے کہ جب جناب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے، اس وقت ان کے پاس ابویہوں اور عبد اللہ بن ابی امیہ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے جانان! ”لا إله إلا الله“ کہہ دیں، اس کلمہ کی بدولت میں اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ کی (مغفرت کے لئے) حجت پیش کروں گا۔“ ابویہوں اور عبد اللہ بن ابی امیہ کہنے لگے: اے ابوطالب! کیا تم ملت عبدالمطلب سے اعراض کرو گے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں ملت عبدالمطلب پر قائم ہوں، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”میں آپ کے لئے اس وقت تک استغفار کرتا رہوں گا جب تک مجھے اس سے منع نہ کر دیا جائے۔“ تو اس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور یہ آیت کریمہ ہی من آجبتہم لیکن اللہ تعالیٰ ہی من یفک انہم (1) ہے۔ آپ عبادت نہیں دے سکتے جس کو آپ پسند کریں، البتہ اللہ تعالیٰ عبادت دیتا ہے جسے چاہتا ہے، نازل ہوئیں (1)۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو اپنے مشرک والدین کے لئے استغفار کرتے ہوئے سنا تو میں نے اسے کہا کہ کیا تم اپنے مشرک والدین کے لئے استغفار کر رہے ہو؟ اس نے کہا کہ کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کے لئے استغفار نہیں کی تھی؟ میں نے نبی کریم ﷺ سے اس چیز کا تذکرہ کیا تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی (2)۔ اس روایت میں ”فَصَلَّتْ“ (جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد مر گئے) کے الفاظ بھی ہیں، نہ معلوم وہ الفاظ سفیان نے کہے ہیں یا اسراہیل نے یا یحییٰ علیہ السلام نے جو موجود ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ یہ الفاظ مجاہد سے ثابت ہیں (3)۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کی معیت میں سفر پر تھے، ہم ایک ہزار کے قریب تھے۔ ایک جگہ آپ ﷺ نے ہمیں ٹھہرایا اور دو روکتیں ادا کیں۔ پھر آپ ﷺ نے ہماری طرف متوجہ ہوئے کہ آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہم نے فرمایا: ”یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، کیا ہوا آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے اللہ سے اپنی والدہ کے لئے استغفار کی درخواست کی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے اجازت نہیں دی تو آپ کے خوف سے دل اتنا لپیٹا کہ آنسو جاری ہو گئے۔ میں نے تمہیں نہیں چڑھوں سے منع کیا تھا، میں نے تمہیں زیارت کعبہ سے منع کیا تھا، اب قبروں کی زیارت کیا کرو، تاکہ ان کی زیارت تمہیں آخرت: بولائے، میں نے تمہیں دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا، اب کھاؤ اور جو باہوڈ خیر کر لو اور میں نے تمہیں برحقوں میں بیٹے سے منع کیا تھا، اب جس برحق میں چاہو بیٹے لیکن نشہ آور چیز مت چننا“ (4)۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ عازم مکہ ہوئے۔ ایک جگہ ایک قبر کے نشانات دکھائی دیئے تو وہاں بیٹے

# ابوطالب کا خاتمہ اسلام پر نہیں ہوا۔ تفسیر روح البیان Abu Talib Ki Maut islam Per Nahi Howi-Rohul Bayan

Tafsir E Rool Ul Bayan Mein Hazrat ismail Haqqi Riwayat Likhte Hain ky" Huzoor ﷺ Ne abu Talib Se Farmaya Cha cha Aap Kalma E Shahadat Qaboul Farma Len Main Bargaah Rabbul e izzat Mein Aapke iman Ki Gawahi Dun Ga ..Abu Talib Ne Jawab Diya Agar Mujhe Nang wa Aar Ka Khayal Na Hota Tu Kalma Zaror Padh Leta Lekin Mujhe Apni Biradari Se Dar Lagta Hai Ke Wo Mere Baad Kehte Phiren Ge Ke Abu Talib Ne Maut Ke Khatre Se Kalma Padh Liya ..Jab Abu Talib Ne Kalma E islam Se Moon Moda Tu Usi Halat Mein Unki Maut Hogai Huzoor ﷺ Ne Farmaya Main Apne Cha Cha Abu Talib Ke Liye Dua e Magfirat Karta Rahun Ga Yahan Tak Ke Mera Allah Mujhe isse Mana Na Farmaye ...

**Tafsire Rooh hul Bayan para 9,10,11 page 789**

بادشاہین ہاؤ کے جگہ سارے مہی تمہارے زیرِ نواہن ہو جائیں گے، ابو جہل نے کہا کہ تم نہیں بہت کچھ دے سکتے ہیں بلکہ میری دعا سے تم دس گنا زیادہ کچھ دے سکتے ہیں یعنی ناسیت تو سن وہ کلمہ اسلام کیا کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَمَا أَقْرَأُكَرُكَةَ ابْنِ كَرْزُونَ سَعْدِ بْنِ أَبِي كَرْزُونَ كَمَا طُوقَ آتَارِدُو.

اس پر تمام کفارِ نصیبیکہ کرتے ہوئے تباہیاں بنا دئے۔ پھر انہوں نے کہا:

تم ہم سے جس طرح کا مطالبہ کرو ہم ادارت کے لیے تیار ہیں۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر تو دوسرے بھی اٹھا کر میرے ہاتھ میں دے دو تب بھی مجھے منظور نہیں، جب تک کہ کلمہ اسلام قبول نہ کرو۔

یہ سن کر سب کے سب کہنے لگے، یہ غریب نہیں کیا دے سکتا ہے۔ انھوں نے اپنے بن کی بات کر د اور اسی پر

ڈٹ جاؤ یہاں تک کہ اس کا اور ہمارا بندہ خود اللہ تعالیٰ نے فرمائے گا۔

یہ کہہ کر تمام قریشی گھٹنے اور اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طالب سے فرمایا: چلا جا، آپ گھٹنے

تبر لڑنا میں بارگاہِ رب العزت میں آپ کے ایمان کی گواہی دوں گا۔

ابو طالب نے جواب دیا، اگر کچھ ننگہ دغا رکنا خیال نہ ہو تو کلمہ ضرور پڑھ لیتا۔ لیکن مجھے اپنی برادری سے ڈر

لگتا ہے کہ وہ میرے بعد کہنے بہن گے کہ ابو طالب نے موت کے خطر سے کلمہ پڑھ لیا۔

جب ابو طالب نے کلمہ اسلام سے منہ موڑا تو اسی حالت میں مر گیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں

اپنے چچا ابو طالب کے لیے دعائے مغفرت کرتا رہوں گا یہاں تک کہ میرا اللہ کریم مجھے اس سے منع نہ فرمائے۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لیے کلمہ مغفرت

ازالہ وجہ اور توہم باہیبہ و دیوبستید کا اہتمام فرمایا کہ ابو طالب نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کی مخالفت کرتا بلکہ برکن مان دجانی مدد کرتا۔ چنانچہ اس کی موت کے بعد قریش نے جو منہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

پرست ستیا اور اس کی تعظیم اور تہنیتیں دیں کہ ابو طالب کی زندگی میں ان کا نصرت تک نہ تھا۔

چنانچہ مروجی سے کہ بعض شرارتیوں نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر مٹی کا ٹوکرا پھینکا جسے

آپ جواز سے جوئے سے روکتے ہیں تشریف لائے۔ آپ کی بعض صاحبزادیوں نے یہ حال دیکھا تو روئے نکلے۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام کو ابو طالب کے لیے دعائے مغفرت کرنا صلہ کے طور پر بھی اس سے اختیار و عدم اختیاراً

کوئی حق نہ تعلق نہیں۔ وہاں یہ وہ بندہ خواہ مخواہ شرم جانتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کو اختیار ہوتا تو ابو طالب کو کلام کی

تعمیل تفریق تفسیر ایسی ہی ہے۔ ۱۲

## فیوض الرحمن

اردو ترجمہ

### تفسیر روح البیان

پارہ نمبر ۱۰۹

\* مصنف \*  
سراج العلماء زبدۃ الفضلاء حضرت مولانا شیخ اسماعیل حقی قدس سرہ

\* مترجم \*  
شیخ القرآن الحدیث فیض ملت حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد الہی تھوڑی رطلہ

ناشر: مکتبہ اویسیہ سویہ پیرانہ روڈ بہاولپور (پاکستان)

# ابو طالب کا خاتمہ اسلام پر نہیں ہوا۔ تفسیر مظہری ثناء اللہ پانی پتی

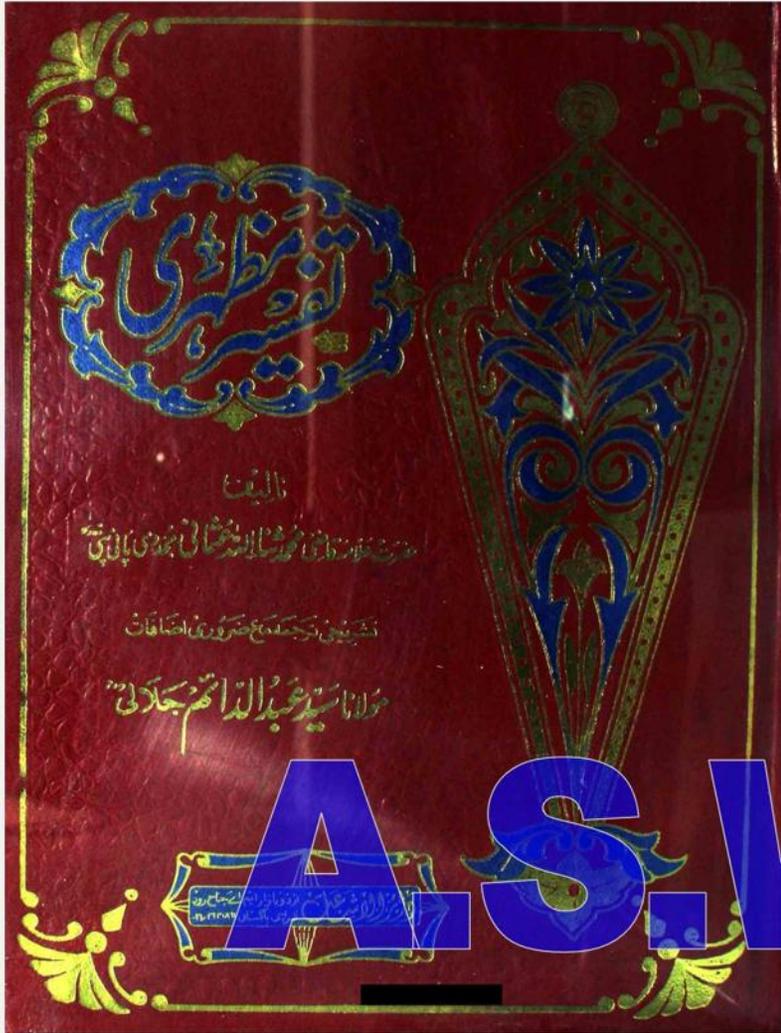
## Abu Talib Ki Maut Islam Per Nahi Howi, Tafsir Mazhari

Mufassir Quran Wa Sufi Hazrat Qazi Sana Ullah Pani pati Sureh Tauba Ki Aayat 113 ki Tafsir Mein likha Hain

Abu Talib Ke Marne Ke Waqat Rasool Allah ﷺ Unke Paas Tashrif Laye Abu Jahal Aur Abdullah Bin Umaiya Bin Mufaira Ko Wahan Maujod Paya Huzoor ﷺ Ne Abu Talib Se Farmaya Cha Cha Ek Baar ﷻ Keh Dijiyee Taake Alah Ke Samne Main Aapki Taaf Se isko Dalil Ke Taur Per Pesh Kar Sakun Abu Jahal Aur Abdullah Bole Abu Talib Kya Tum Abdul Muttalib Ke Deen Se Phir Jawo Ge Rasool Allah ﷺ Kalma Tauheed Pesh karte Rahe Aur Abu Jahal Aur Abdullah Apni Baat Barabar Kehte Rahe Aakhir Abu Talib Ne Kaha Abdul Mutalib Ke Mazhab Per {Hun} Ek Riwayat Mein itna Aur Bhi Aaya Hai Ke Abu Talib Ne ﷻ Kehne Inkar Kar Diya Tu Rasool Allah Ne Farmaya Wallah Jab Tak Mujhe Mumaniat Nahi Kar Di Jaye Gi Main Aapki Magfirat Ke Liye Dua Karta Rahun Ga is Per Ye Aayat Nazil Howi

”مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالنَّبِيِّ أَنْ يَتَّخِذَ لِمَنْ يَلْمُهُ كُفْرًا وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أُصْحَابُ الْحَجِيمِ“

Tafsir Mazhari Vol 5 Page 276



تفسیر مظہری اردو جلد ۵  
۲۷۶  
بارہ پندرہ دن (۷۳)

بندہ اور خدا کے درمیان اللہ نے قائم کئے ہیں ان کی حمد و شکر کرنے والے۔  
بعض علماء نے لکھا ہے کہ اہل انظون کو مستقل طور پر حرف عطف (واو) کے ساتھ ذکر کرنے سے اس امر پر تنبیہ کی گئی ہے کہ پہلے جن اہل انصاف کا ذکر تفصیل کے ساتھ کیا گیا ہے ان کا اجمالی مجموعہ حفظ حدود اللہ ہے وہ تفصیل میں ہی یہ اجمال ہے۔  
میں کہتا ہوں شاید یہ وجہ بھی ہے کہ کز شیعہ کلام میں جن صفات حمیدہ کا ذکر کیا گیا ہے ان کی حد بندی اس فقرہ میں کر دی گئی ہے تاکہ اپنی طرف سے ان میں کچھ زیادتی بھی نہ کی جائے نہ رہبانیت ہو نہ ظاہری شکل اور باطنی معنی میں کوئی کمی کی جائے۔ گویا مذکورہ بالا اوصاف کا مجموعہ ہوا خصوصاً و قوانین کی تعمیل اور حفاظت حدود کا معنی ہوا اطلاق اور حضور کامل کیونکہ حدود کی پابندی قلبی حضور کامل کے بغیر ممکن نہیں اور اطلاق حضور قلب دل والوں کی صحبت سے حاصل ہوتا ہے۔  
اور ایمان والوں کو بشارت دے دو یعنی ان لوگوں کو بشارت دے دو جن کے اندر  
وکیبیر المؤمنین ﴿۱۱﴾  
صفات منجربہ بالا موجود ہیں۔ المؤمنین کے لفظ سے اس طرف اشارہ ہے کہ ایمان کا تقاضا صفات مذکورہ ہیں اور مومن کامل وہی ہوتا ہے جو صفات مذکورہ کا حامل ہو۔  
کس بات کی بشارت دے دو اس کا ذکر نہیں کیا کیونکہ وہ نعمت جس کی بشارت دینے کا حکم دیا جا رہا ہے اتنی عظیم الشان ہے جو نہ بیان کی جاسکتی ہے نہ کسی کے دماغ میں اس کا تصور آسکتا ہے نہ کسی نے اس کو سنا ہے۔ واللہ اعلم۔  
تیسریں نے یحییٰ بن سعید بن سائب کے باپ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ ابو طالب کے مرنے کے وقت رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ کو وہاں موجود پایا۔ آپ نے ابو طالب سے فرمایا چچا لا الہ الا اللہ ایک بار کہہ دیجئے تاکہ اللہ کے سامنے میں آپ کی طرف سے اس کو دلیل کے طور پر پیش کر سکوں ابو جہل اور عبد اللہ بولے ابو طالب کیا تم عبد المطلب کے دین سے بچر جاؤ گے۔ رسول اللہ ﷺ (بار بار) کہہ تو حدیث پیش کرتے رہے اور ابو جہل عبد اللہ اپنی بات برابری کرتے رہے آخر ابو طالب نے کہا عبد المطلب کے مذہب پر۔ ایک روایت میں اتنا اور بھی آیا ہے کہ ابو جہل نے لا الہ الا اللہ کہنے سے انکار کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا واللہ جب تک مجھے ممانعت نہیں کر دی جائے گی میں آپ کی مغفرت کے لئے دعا کرتا رہوں گا۔ اس پر آیت ذیل نازل ہوئی۔  
مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالنَّبِيِّ أَنْ يَتَّخِذَ لِمَنْ يَلْمُهُ كُفْرًا وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أُصْحَابُ الْحَجِيمِ ﴿۱۱﴾  
تفسیر اور دوسرے مسلمانوں کو جائز نہیں کہ مشرکوں کے لئے دعا مانگیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہی ہوں اس امر کے ظاہر ہونے کے بعد کہ یہ لوگ دوزخی ہیں۔  
اس آیت سے معلوم ہو رہا ہے کہ زندہ مشرکوں کے لئے دعائے مغفرت جائز ہے کیونکہ ایسی دعاء کا معنی ہے مشرکوں کو توفیق ایمان ملنے کی درخواست (اور اس میں کوئی حرج نہیں بلکہ مستحسن) ہے حکم نے حضرت ابو ہریرہ کا بیان نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا سے فرمایا لا الہ الا اللہ کہہ دیجئے میں قیامت کے دن آپ کے لئے اس کی شہادت دوں گا چنانچہ کہا اگر یہ خیال نہ ہو تاکہ قریش عاردار میں سے لوگ کہیں گے کہ ابو طالب نے ذرا کر لیا تو میں یہ کہہ کہہ کر تسہاری آسکےں معذرتی کر دیتا ہے پر اللہ نے حجت انکف لا یتبدی من احسنیت و لکن اللہ یتبدی من یتنساہ ذہل فرمائی۔  
بندہ نے حضرت ابو سعید خدری کا قول نقل کیا ہے حضرت ابو سعید نے فرمایا میں نے خود سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا کو مذکورہ آنے کے وقت فرمایا شاید قیامت کے دن ان کو میری شفاعت (چہر) کا مذکورہ چچا نے اور ان کو بخشوں بخشوں تک آگ میں کر دیا جائے گا جس سے انکا مانع ہونے لگے۔ ابو ہریرہ کی روایت کردہ حدیث سے ثابت ہو رہا ہے کہ آیت منہ جہا لا کلمہ میں ابو طالب کے حق میں نازل ہوئی۔  
ترجمہ اور عالم نے بیان کیا اور ترجمہ نے اس روایت کو حسن بھی کہا ہے کہ حضرت علی نے فرمایا میں نے ایک شخص کو





# ابوطالب کا خاتمہ اسلام پر نہیں ہوا۔ تفسیر تبیان القرآن

## Abu Talib Ki Maut islam Per Nahi Howi,, Tibyan Ul Quran

Mufasssire Quran Gulam Rasool Saidi Sureh Tauba Ayat

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿٢٦٢﴾

Ki Tafsir Mein Ek Hadees Ke Aitraz Ke Jawab Mein Likhte Hain Ke "is Hadees Per Aitraz Kiya Gaya Hai Ke abu Talib ki Maut Hijrat Se 3 Saal Pehle Howi Hai Aur Sureh Tauba Un Suratun Mein Se Hai Jo Madina Mein Aakhar Mein Nazil Howin imam Wahidi Ne iska Ye Jawab Diya Hai Ke Hosakta Hai Ke Nabi Karim ﷺ us Waqat Se Astagfar Karte Rahe Hun Hat, ta Ke Madina Mein is Surat ke Nazil Hone Tak Astagfar Karte Rahe Hun Aur jab Ye Aayat Nazil Howi Tu Aap ﷺ Ne Astagfar Tark Kar Diya is Jawab Ko Aksar Ajilla Ulama Ne Pasand Kiya Hai imam Raazi Aur Allama Aalosi Aur Alama Abu Hafas Damishqi Wagerhum inmen Shamil Hain Allama Aalosi Ne Ek Aur Jawab Ye Zikr kiya Hai Ke Sureh Tauba Ke Madni Hone Ka Maana Ye Hai ke iski Aksar Aur Galib Aayat Madni Hain is Liye Agar Ye Aayat Makka Mein Nazil Howi Ho Tu Wo Sureh Tauba Ke Madni Hone Ka Munafi Nahi Hai., is Hadees Mein Tasreeh Hai Ke Abu Talib Ne Taa Dame Marg Kalma Nahi Padha Aur islam Ko Qubol Nahi Kiya.... Tafsir e Tibyan Ul Quran Vol 5 Page 271

٢٤١

بعض ذروں ۱۱

التوبه ٩: ۱۱۳ — ۱۱۱

ابوطالب کا مرتے وقت کلمہ نہ پڑھنا

اس سے پہلے آجوں میں اللہ تعالیٰ نے زعمہ کافروں اور منافقوں سے ترک تعلق اور محبت نہ رکھنے کا حکم دیا تھا اور اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مردہ کافروں سے بھی اکتھار برہمت کرنے کا حکم دیا ہے اس آیت کے ضمن نزول میں اختلاف ہے، صحیح یہ ہے کہ یہ آیت ابوطالب کے متعلق نازل ہوئی ہے جیسا کہ اس صحیح حدیث سے واضح ہوتا ہے:

سعید بن مسیب اپنے والد مسیب بن حزن سے روایت کرتے ہیں کہ جب ابوطالب پر موت کا وقت آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے۔ اس وقت اس کے پاس ابوجہل اور عبد اللہ بن ابی اسیر بھی تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے چچا لالہ! لا الہ الا اللہ کہنے، میں اس گلہ کی وجہ سے اللہ کے پاس آپ کی سفارش کروں گا تو ابوجہل اور عبد اللہ بن اسیر نے کہا: ابوطالب کیا تم عبدالمطلب کی ملت سے اعراض کرتے ہو؟ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تک مجھے منع نہ کیا جائے میں تمہارے لیے استغفار کرتا رہوں گا تب یہ آیت نازل ہوئی ماکان للنسی والذین امنوا ان يستغفروا للمشرکین۔ الآیہ۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۳۶۰۰ صحیح مسلم رقم الحدیث: ۴۳۰ سنن ابوالثعالی رقم الحدیث: ۴۰۳۵ سنہ ۵۵ حج ۱۳۳۳ ۱۱ سہاب الترمذی رقم الحدیث: ۵۰۳۰ سیرت ابن اعلیٰ ج ۳ ص ۳۳۸۔ ۳۳۷)

اس حدیث پر یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ ابوطالب کی موت ہجرت سے تین سال پہلے ہوئی ہے اور سورۃ التوبہ ان سورتوں میں سے ہے جو مدینہ میں آخر میں نازل ہوئیں، امام واحدی نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سے استغفار کرتے رہے ہوں حتیٰ کہ مدینہ میں اس سورت کے نازل ہونے تک استغفار کرتے رہے ہوں، اور جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ نے استغفار ترک کر دیا۔ اس جواب کو اکثر اجلہ علماء نے پسند کیا ہے، امام رازی اور علامہ آلوسی اور علامہ ابو حفص دمشقی وغیرہم ان میں شامل ہیں۔ علامہ آلوسی نے ایک اور جواب یہ ذکر کیا ہے کہ سورہ توبہ کے مدنی ہونے کا معنی یہ ہے کہ اس کی اکثر اور غالب آیات مدنی ہیں، اس لیے اگر یہ آیت مکہ میں نازل ہوئی ہو تو وہ سورہ توبہ کے مدنی ہونے کے متعلق نہیں ہے۔

اس حدیث میں تصریح ہے کہ ابوطالب نے توم مرگ کلمہ نہیں پڑھا اور اسلام کو قبول نہیں کیا۔

ابوطالب کے ایمان کے متعلق ایک روایت کا جواب

امام ابن اعلیٰ نے اپنی سند کے ساتھ حسب ذیل روایت بیان کی ہے، اس سے شیعہ ابوطالب کا ایمان ثابت کرتے ہیں:

از عباس بن عبد اللہ بن سعید ابو یوسف اعلیٰ خود از ابن اعلیٰ: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوطالب کی بیماری کے ایام میں اس کے پاس گئے تو آپ نے فرمایا: اے چچا لالہ! لا الہ الا اللہ کہنے، میں اس کی وجہ سے قیامت کے دن آپ کی شفاعت کروں گا۔ ابوطالب نے کہا: مجھے یہ خوف نہ ہو گا کہ میرے بعد تمہیں اور تمہارے اہل بیت کو یہ طعن دیا جائے گا کہ میں نے موت کی تکلیف سے گھبرا کر یہ کلمہ پڑھا ہے تو میں یہ کلمہ پڑھتا ہوں اور میں صرف تمہاری خوشنودی کے لیے یہ کلمہ پڑھا، جب ابوطالب کی طبیعت زیادہ بجزی نواس کے ہوتے تھے ہونے دیکھے گئے، عباس نے ان کا کلام سننے کے لیے اپنے کان ان کے ہونٹوں سے لگائے، پھر عباس نے اپنا سر اوپر اٹھا کر کہا یا رسول اللہ! اے تک اللہ کی قسم! اس نے وہ کلمہ پڑھا ہے جس کا آپ نے ان سے سوال کیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے نہیں سنا۔

(سیرت ابن اعلیٰ ج ۱ ص ۲۳۸ مطبوعہ دار الفکر)

تبیان القرآن

جلد پنجم

تبیان القرآن

جلد پنجم

التوبہ نایوسف

علامہ غلام رسول سعیدی

www.ashwajb.com

فریدیک سٹال ۳۸۔ اردو بازار، لاہور ۲۔

# ابوطالب کا خاتمہ اسلام پر نہیں ہوا۔ تفسیر مظہر القرآن

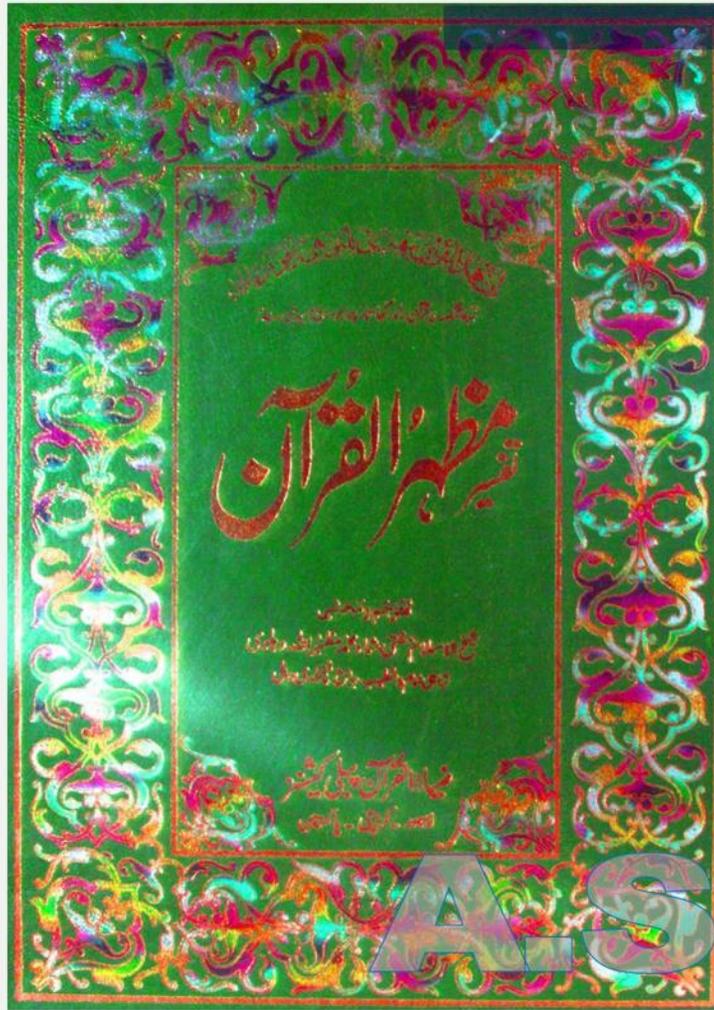
## Abu Talib Ki Maut Islam Per Nahi Howi,, Mazhar Ul Quran

Mufasssire Quran Mazhar Ullah Dehlvi Sureh Tauba Ayat

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ اللَّهَ مُصَدِّقَ الْوَحْيِ وَاللَّيْقِنِ ۗ

Farmate Hain Shane Nozul Hasil Matlab Ye Hai Ke Kai Sabbaun Ka Majnua Mil Kar is Aayat Ki Shane Nozul Hai Sahih Ye hai Ke Awal Sabab Abu Talib Ki Wafat hai Aan Hazrat عليه السلام Abu Talib Ke Paas Gaye Aur kaha Ke Aye Chacha is Waqat Bhi Tum Ikalma Moon Se Kaho Ge Tu Mujh Ko Allah Ki Bargah Mein Tumhari Shafa,, at Ka Mauqa Mile Ga Lekin Us Waqat Abu Jahal ibne Umaiya Bhi Wahan Maujud Tha Usne Abu Talib Ko Bahqaya Aur Kaha Kiya Aakhri Waqat Aye Abu Talib Tum Abdul Muttalib Ke Tariqe Se Phirte Ho ? Is Liye Aakhir Waqat Per Abu Talib Ne Yahih kaha Ke Main Abdulmuttalib Ke Tariqe Per Duniya Ko Chhurta Hun is Per Aan Hazrat عليه السلام Ne Farmaya Kahir Jab tak Allah Mujhko Manaa Na Farmaye ga Main Apne Cha Cha Abu Talib Ke Liye Magfirat Karta Rahun Ga is Per Allah Ne Ye Aayat nazil Farmai

Tafseer Mazhar Ul Quran Vol 1 Page 586



تفسیر مظہر القرآن ۵۸۶

بعض آیات التوبہ ۱۷

الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هُمْ يُشْرِكُونَ ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هُمْ يُشْرِكُونَ ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هُمْ يُشْرِكُونَ ۚ

اللَّهُ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ۗ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ اللَّهَ مُصَدِّقَ الْوَحْيِ وَاللَّيْقِنِ ۗ

۱۷

یہ ہے کہ لوگ ہیں جو توبہ کر نیوالے عبادت کر نیوالے، حمد کر نیوالے، روزہ رکھنے والے، رکووع کرنے والے، سجدہ کر نیوالے، نیک کاموں کا حکم کر نیوالے اور برے کاموں سے منع کر نیوالے اور احکام الہی کا لحاظ رکھنے والے ہیں، اور ایمانداروں کو خوشخبری سنا دوں (نبی کریم ﷺ) کو سن اور مسلمانوں کو لاکھ نہیں کہ بخشش طلب کریں مشرکوں کے واسطے اگر چہ وہ ان کے رشتہ دار (ہی) ہوں جب کہ ان کو یہ معلوم ہو چکا کہ وہ لوگ دوزخی ہیں

۱۔ اس آیت میں نو صفتیں بیان کی ہیں کہ جس میں یہ صفتیں ہوں گی اس کے واسطے خدا جنت مقرر کر چکا اور فرمایا کہ مومنوں کو اس کی خوشخبری سنا دو کیونکہ مومن وہی ہے جس میں یہ سب خوبیاں ہوں۔

مشرکوں کے لئے دعائے مغفرت کی ممانعت کا حکم

۲۔ شان نزول: حاصل مطلب یہ ہے کہ کئی سپہوں کا مجموعہ اس آیت کی شان نزول ہے۔ صحیح یہ ہے کہ اول سب ابو طالب کی وفات سے کہ آنحضرت ﷺ ابو طالب کے پاس گئے اور کہا کہ: "اے چچا! اس وقت بھی تم کہ منہ سے کہو گے تو مجھ کو اللہ کی بارگاہ میں تمہاری شفاعت کا موقع ملے گا"۔ لیکن اس وقت ابو جہل ابن امیہ بھی وہاں موجود تھا۔ اس نے ابو طالب کو بہکا یا اور کہا: "کیا آخری وقت اے ابو طالب! تم عبدالمطلب کے طریقہ سے پھرتے ہو"۔ اس لئے آخر وقت پر ابو طالب نے یہی کہا کہ: "میں عبدالمطلب کے طریقہ پر دنیا کو چھوڑتا ہوں"۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "خیر جب تک اللہ تعالیٰ مجھ کو کونچ نہ فرمائے گا میں اپنے چچا ابو طالب کے لئے مغفرت کی دعا کرتا رہوں گا"۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ مشرکوں کے لئے استغفار کرنا ہی (ﷺ) کو اور مسلمانوں کو سزاوار (مناسب) نہیں۔ دوسرا سب وہ ہے کہ ایک شخص صحابی اپنی مشرک ماں باپ کے لئے مغفرت کی دعا کیا کرتا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو منع کیا۔ اس شخص نے جواب دیا کہ "حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے مشرک باپ کے حق میں مغفرت کی دعا کیا کرتے تھے، اس لئے میں بھی مغفرت کی دعا کیا کرتا ہوں"۔ اس بات کا جواب اللہ تعالیٰ نے ان آیتوں میں یہ دیا کہ ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ آزر

www.marfat.com



# ابوطالب کا خاتمہ اسلام پر نہیں ہوا۔ تفسیر کبیر امام رازی

## Abu Talib Ki Maut islam Per Nahi Howi,, Tafsir imam Raazi

ما كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ

Ki Ke Shane Nuzul ke Taluk Se Hazrat imam Raazi Farmate Hain "Main Kehta Hun Ke is Ko Bai,ed Samjhna Bhi Aqal Se Ba,ed Hai kyun Ke Koi Harj Nahi Agar Ye Kaha Jaye Ke Nabi Karim Wafat Abu Talib Ke Waqat Nuzul E Aayat Astagfaar karte Rahe Be Shak Kuffar Ke sath Tashaddud is Surat Se Tu Biquil Zahir Hai Lekin Momkin Hai imandararon Ke Liye Apne Kuffar Walidain Ke Astagfar Ki ijazat Rahi Ho Aur Nabi Karim Bhi is Mein Dakhil Hun Phir is Aayat Ke Nuzul Ke Waqat Allah Ne Uneh Mana Kar Diya So Hargiz Ye Ba,ed Baat Nahi Hai

{ Yaan Ye Aayat Abu Talib Ke Taluk Se Nazil Howi hai }

Tafsire Kabeer Imam Raazi Vol 16 page 208,209

قوله تعالى «ما كان للنبي والذين آمنوا أن يستغفروا للمشركين» الآية ٢٠٩

التشديد مع الكفار إنما ظهر في هذه السورة فعمل المؤمنين كان يجوز لهم أن يستغفروا لأبويهم من الكافرين، وكان النبي عليه الصلاة والسلام أيضاً يفعل ذلك. ثم عند نزول هذه السورة منعهم الله منه، فهذا غير مستبعد في الجملة. الثالث: يروى عن علي أنه سمع رجلاً يستغفر لأبويه المشركين قال: فقلت له أنتستغفر لأبويك وهما مشركان؟ فقال: أليس قد استغفر إبراهيم لأبويه وهما مشركان فذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم. فنزلت هذه الآية. الرابع: يروى أن رجلاً أتى الرسول عليه الصلاة والسلام وقال: كان أبي في الجاهلية يصل الرحم، ويقرى الضيف، ويتبع من ماله. وأين أبي؟ فقال أمات مشركاً؟ قال نعم. قال في شخصك من النار، فويل الرجل بيك فدعاه عليه الصلاة والسلام. فقال «إن أبي وأباك وأبا إبراهيم في النار، إن أباك لم يقل يوماً أعوذ بالله من النار»

المعنى ما ينبغي  
معناه أن الكفار  
تأمران .  
قال (إن الله  
يدخلهم النار  
لما سبق فيه  
درجة النبي  
أنهم أصحاب  
أبوهائهم أن  
(ربنا أخرج  
أن هذا من  
الطبعة الأولى  
ويطلب من مقدم طبعه  
عبد بن محمد بن محمد بن محمد  
خزرجي ربيع وعقل مرقد ١٣٥٠  
طبع المطبعة السنية المصرية  
١٣٥٠ - ١٣٥١ - ١٣٥٢

١٦

قوله تعالى «ما كان للنبي والذين آمنوا أن يستغفروا للمشركين» الآية ٢٠٨

ما كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولَىٰ قَرَبٍ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَحْسَابُ الْجَحِيمِ ١١٣ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَنْ مَوْعِدَةٍ وَعَدَدَهَا إِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ لِلَّهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ ١١٤

على سبيل الاجمال .  
قوله تعالى «ما كان للنبي والذين آمنوا أن يستغفروا للمشركين ولو كانوا أولى قربي من بعد ما تبين لهم أنهم أصحاب الجحيم» وما كان استغفار إبراهيم لأبيه إلا عن موعدة وعدها إياه فلما تبين له أنه عدو لله تبرأ منه إن إبراهيم لأواه حلیم

اعلم أنه تعالى لما بين من أول هذه السورة إلى هذا الموضع، وجوب إظهار البراءة عن الكفار والمنافقين من جميع الوجوه بين في هذه الآية أنه يجب البراءة عن أمواتهم، وإن كانوا غاية القرب من الإنسان كالآب والأم، كما أوجبت البراءة عن أحيائهم، والمقصود منه بيان وجوب مقاطعتهم على أقصى التعاقبات والمنع من مواصلتهم بسبب من الأسباب وفيه مسائل:

المسألة الأولى: ذكروا في سبب نزول هذه الآية وجوهاً. الأول: قال ابن عباس رضي الله عنهما: لما فتح الله تعالى مكة سأل النبي عليه الصلاة والسلام «أى أبويه أحدث به عهداً» قيل أمك. فذهب إلى قبرها ووقف دونه، ثم قدم عند رأسها وبكى فسأله عمر وقال: نهيتنا عن زيارة القبور والبكاء، ثم زرت وبكيت، فقال: قد أذن لي فيه، فلما علمت ما في من عذاب الله وإنى لأغنى عنها من الله شيئاً بكيت رحمة لها. الثاني: روى عن سعيد بن المسيب عن أبيه قال: لما حضرت أباطالِب الوفاة قال له الرسول عليه الصلاة والسلام «يا عم قل لإله إلهائك حاج لك به عند الله» فقال أبو جهل وعبدالله بن أبي أمية أترغب عن عملة عبدالمطلب. فقال: أنا على عملة عبدالمطلب أبداً، فقال عليه الصلاة والسلام «لا تستغفرون لك ما لم أنه عنك» فنزلت هذه الآية قوله (إنك لا تهدي من أحببت) قال الواحدى: وقد استبدته الحسين بن الفضل لأن هذه السورة من آخر القرآن نزولاً، ووفاته في طلب كانت بمكة في أول الإسلام، وأقول هذا الاستبعاد عندي مستبعد، فأى بأس أن يقال إن النبي عليه الصلاة والسلام بقي يستغفر لأبي طالب من ذلك الوقت إلى وقت نزول هذه الآية، فإن

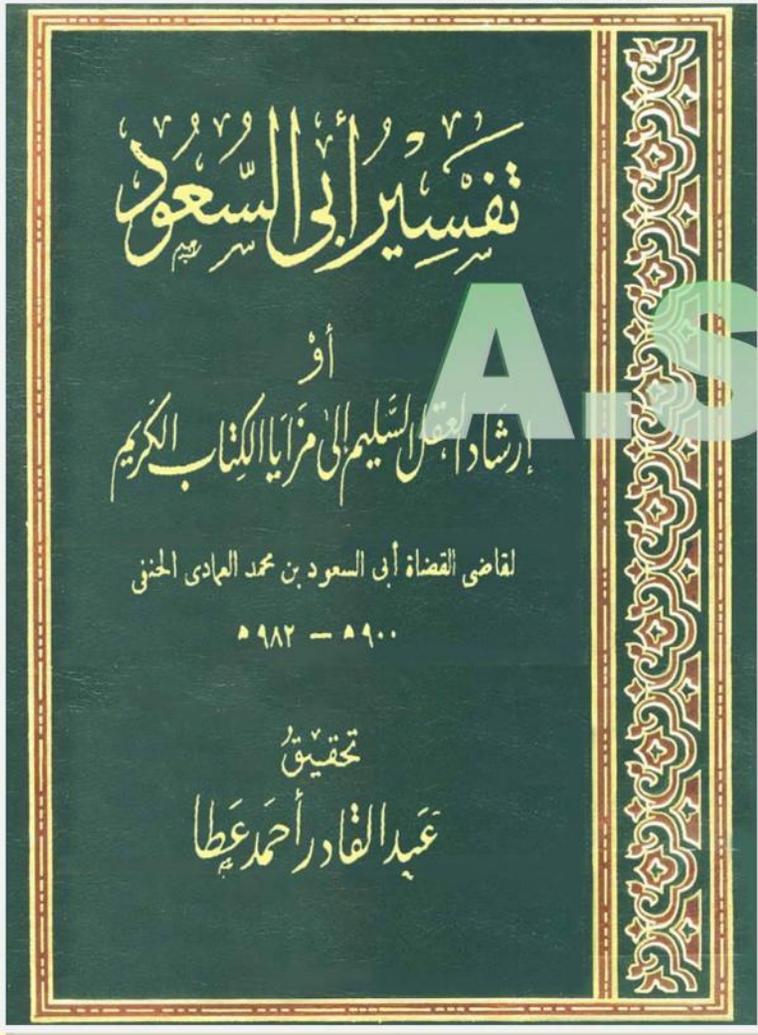
# ابوطالب کا خاتمہ اسلام پر نہیں ہوا۔ تفسیر ابی السعود

## Abu Talib Ki Maut Islam Per Nahi Howi,, Tafsir Abi Saud

مفسرہ قرآن ابی سعود حنفی سوره توبہ کی آیت ” مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ ”

Apni Tafsir Mein Likhte Hain” Riwayat Hai Ke Huzoor ﷺ Ne Apne Chacha Abu Talib Ko Uski Wafat Ke Waqt Farmaya Aye Chacha Kalma Padh Lo Taa Ke Main Allah Ke Huzoor Tumhare Haq Mein Hujjat Pakdon Pas Abu Talib Ne Inkar Kar Diya Huzoor ﷺ Ne Farmaya Main Us Waqt Tak Tumhare Liye Astagfaar Karta Rahun Ga Jab Tak Mana Na Kiya Jaye

TAFSEER ABI SAUD VOL 2 PAGE 611



# ابو طالب کا خاتمہ اسلام پر نہیں ہوا تفسیر خازن

## Abu Talib Ki Maut islam Per Nahi Howi,, Tafsir Khazin

Muffasire Quran Hazrat imam Khazin Sureh Tauba Ki Aayat " مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ "

Tafsir Mein Likhte Hain "Ahle Tafsir Ne is Aayat Ke Mukhtalif Shane Nuzul Bayan Kiye Hain Ek Jama,at Kehti Hai Ke Ye Aayat Nabi Karim ﷺ Ke Cha cha Hazrat Ali رضی اللہ عنہ Ke Walid Abu Talib Ke Haq Mein Nazil Howi Hai Aur Sabab Hai Ke Nabi Karim Ne Abu Talib Ke Liye Abu Talib Ki Maut Ke Baad Astagfar Karne Ka irada Farmaya Pas Allah Ne Mana Farmaya is Ki Dali Sai.ed bin Musaiyab Waali Hadees Hai

Tafsir E Khazin Vol 3 Page 195

تفسیر الخازن

المستحق

لباب التأويل في معاني التنزيل

للإمام علاء الدين علي بن محمد بن إبراهيم البغدادي

السهريل الخازن

المتوفى سنة ٧٢٥ هـ

ومعه

تفسير البغوي

المستحق

معالم التنزيل

للإمام أبي محمد الحسين بن مسعود

الفرزاني البغوي الشافعي

المتوفى سنة ٥١٦ هـ

ضبطه وصححه

عبد السلام محمد علي شاهين

المجلد الثالث

المحتوى

أول سورة الأنفال - آخر سورة الحجر

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

سورة التوبة/الآيات: ١١٢، ١١٣ ١٩٥

عن المنكر ﴿ يعني عن الشرك بالله . وقيل : إنهم يأمرون الناس بالحق في أديانهم واتباع الرشد والهدى والعمل الصالح ويتوهمون عن كل قول وفعل نهي الله عياده عنه أو نهي عنه رسول الله ﷺ قال الحسن : أما أنهم لم يأمروا الناس بالمعروف حتى كانوا من أهله ولم ينهوا عن المنكر حتى انتهوا عنه وأما دخول الواو في والتعاون عن المنكر فإن العرب تعطف بالواو على السبعة ومنه قوله سبحانه وتعالى : وثامنهم كلبيم وقوله تعالى في صفة الجنة : وفتح أبوابها . وقيل : فيه وجه آخر وهو أن الموصوفين بهذه الصفات الست هم الآمرون بالمعروف والناهون عن المنكر ، فمثل هذا يكون قوله تعالى التائبون إلى قوله الساجدون مبتدأ خبره الآمرون يعني هم الآمرون بالمعروف والناهون عن المنكر ﴿والحافظون لحدود الله﴾ قال ابن عباس : يعني القائمين بطاعة الله وقال الحسن : الحافظون لقرائن الله وهم أهل الوفاء ببيعة الله . وقيل : هم المداومون لقرائن الله المنتهون إلى أمره ونهيه فلا يضيغون شيئاً من العمل الذي أُرهم به ولا يتربصون منيها نهاهم عنه ﴿وبشر المؤمنين﴾ يعني بشر يا محمد المصدقين بما وعدهم الله به إذا فؤوا الله تعالى بعهده فإنه موف لهم بما وعدهم من إدخال الجنة . وقيل : وبشر من فعل هذه الأفعال التسع وهو قوله تعالى التائبون إلى آخر الآية بأن له الجنة وإن لم يعز .

قوله عز وجل : ﴿ ما كان للنبي والذين آمنوا أن يستغفروا للمشركين ولو كانوا أولي قربى ﴾ الآية واختلف أهل التفسير في سبب نزول هذه الآية فقال قوم : نزلت في شأن أبي طالب عم النبي ﷺ والد علي وذلك أن النبي ﷺ أراد أن يستغفر له بعد موته فنهاه الله عن ذلك ويدل على ذلك ما روي عن سعيد بن المسيب عن أبيه المسيب بن حزن قال لما حضرت أبا طالب الوفاة جاء رسول الله ﷺ فوجد عنده أبا جهل وعبد الله بن أبي أمية بن المغيرة فقال أي عم قل لا إله إلا الله كلمة أحاج لك بها عند الله فقال أبو جهل وعبد الله بن أبي أمية بن المغيرة : أترغب عن ملة عبد المطلب فلم يزل رسول الله ﷺ يعرضها عليه ويعودان لتلك المقالة حتى قالوا : أبو طالب آخر ما كلمهم أنا على ملة عبد المطلب وأبي أن يقول لا إله إلا الله فقال رسول الله ﷺ والله لاستغفرن لك ما لم أنه عنك فنزل الله تعالى ما كان للنبي والذين آمنوا أن يستغفروا للمشركين ولو كانوا أولي قربى وأنزل الله في أبي طالب ﴿ إنك لا تهدي من أحببت ولكن الله يهدي من يشاء ﴾ أخرجه في الصحيحين .

فإن قلت قد استبعد بعض العلماء نزول هذه الآية في شأن أبي طالب وذلك أن وفاته كانت بمكة أول الإسلام ونزول هذه السورة بالمدينة وهي من آخر القرآن نزولاً .

﴿ ما كان للنبي والذين آمنوا أن يستغفروا للمشركين ﴾ ، اختلفوا في سبب نزول هذه الآية ، قال قوم : سبب نزولها ما أخبرنا عبد الواحد بن أحمد المليحي أنا أحمد بن عبد الله النعيمي أنا محمد بن يوسف ثنا محمد بن إسماعيل ثنا أبو اليمان أنبأنا شعيب عن الزهري حدثني سعيد بن المسيب عن أبيه . قال : لما حضرت أبا طالب الوفاة جاء رسول الله ﷺ فوجد عنده أبا جهل وعبد الله بن أبي أمية بن المغيرة فقال : أي عم قل لا إله إلا الله كلمة أحاج لك بها عند الله ، فقال أبو جهل وعبد الله بن أبي أمية بن المغيرة : أترغب عن ملة عبد المطلب؟ فلم يزل رسول الله ﷺ يعرضها عليه ويعودان لتلك المقالة حتى قال أبو طالب آخر ما كلمهم : أنا على ملة عبد المطلب ، وأبي أن يقول : لا إله إلا الله ، فقال رسول الله ﷺ : ﴿ والله لاستغفرن لك ما لم أنه عنك ﴾ ، فنزل الله تعالى : ﴿ ما كان للنبي والذين آمنوا أن يستغفروا للمشركين ولو كانوا أولي قربى من بعد ما تبين لهم أنهم أصحاب الجحيم ﴾ ، وأنزل في أبي طالب : ﴿ إنك لا تهدي من أحببت ولكن الله يهدي من يشاء ﴾ [القصص : ٥٦] . أخبرنا إسماعيل بن عبد القاهر أنبأنا عبد الغافر بن محمد أنبأنا محمد بن عيسى ثنا إبراهيم بن محمد بن محمد بن سفيان ثنا مسلم بن الحجاج حدثني محمد بن حاتم بن ميمون ثنا يحيى بن سعيد ثنا يزيد بن كيسان حدثني أبو حازم

# ابوطالب کا خاتمہ اسلام پر نہیں ہوا۔ تفسیر نیشاپوری

## Abu Talib Ki Maut islam Per Nahi Howi,, Tafsir Neshapuri

Hazrat imam Neshapuri Apni Tafsir Mein Surah Tauba ki Tafsir Mein Hadees Naqal Farmate Hain

Tafseer Mein Likhte Hain "Jab Abu Talib Qareeb ul Maut Howe Tu Huzoor ﷺ Unke Paas Tashrif Legaye Us Waqt Unke Paas AbuJahal Aur Abdullah Bin Abi Umaiya Maujod Thy Tu Huzoor Nabi Karim ﷺ Ne Farmaya Aye Chacha Kaho Main iske Mutaliq Allah Ki Bargah Mein Tumhare Liye Shahadat Dun Ga Ye Sunkar Abu jahal Aur Abdullah Bin Abi Umaiya Dono Ne Kaha Aye Abu Talib Kya Tum AbdulMutalib Ke Deen Se Eraaz Karo Ge? Huzoor ﷺ Usper Kalma Shahadat Pesh Farmate Rahe Aur Abu Jahal Aur Abdullah Bin Umaiya Dono is Guftagu ke Bare Mein AbuTalib Ki Muawinat Karte Rahe Aakhir kaar Abu Talib Ne unse Guftagu Karte Howe Kaha Ke Wo Abdul Mutalib Ke Deen Per Hain Aur ﷺ Kehne Se inkar Kar Diya Tu Huzoor ﷺ Ne Farmaya Mein Zaror Ba Zaror Tumhare Liye Astagfar Karon Ga Jab Tak Ke Mujhe Tere Liye isse Se Rook Na Diya jaye Pas Ye Ayat Nazil Howi

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولَىٰ قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْحَجِيمِ ﴿١١٩﴾

Kar Diya Tafsire Gharab ul Quran Maroof Tafsire Neshapuri vol 3 page 538

تفسیر  
عَرَائِبِ الْقُرْآنِ  
وَرَعَائِبِ الْفُرْقَانِ

تأليف

العلامة نظام الدين الحسن بن محمد بن حسين القمي النيسابوري

سَيِّدُهُ وَخَرَّجَ آيَاتِهِ وَأَحَادِيثَهُ  
الشَّيْخُ زَكَرِيَّا عَمِيرَات

المجلد الثالث

الجزء ٧ - ١١

دارالكتب العلمية

بيروت - لبنان

تفسير سورة التوبة/ الآيات: ١١١ - ١١٩

٥٣٨

والمضرة إما في النفس وهو كتاب الجراح أو في الدين وهو كتاب الجهاد وباب الارتداد وأحكام البيعة، وإما في النسب وهو باب أحكام الزنا والنفق واللعان، وإما في العقل كباب تحريم الخمر، وإما في المال والضرر فيه إما على سبيل الإعلان والحصار وهو الغصب وقطع الطريق، أو على سبيل الخفية وهو الرقة. وهنا باب آخر وهو أن كل أحد لا يمكنه استيفاء حقوقه من المنافع ودفع المضار بنفسه عن نفسه لضعفه فهذا السبب أمر الله بنصب الإمام لتنفيذ الأحكام، وقد يكون للإمام نواب وهم الأمراء والقضاة وليس قول الغير مقبولاً إلا بحجة وهي الشهادة والأيمان فحصل من ذلك كتاب آداب القضاء وباب الدعوى والبيئات. فهذا ما أمكن من ضبط معاهد تكاليف الله تعالى وأحكامه وحدوده، وكلها منوطة بأعمال الجوارح دون أعمال القلوب التي لا يطلع عليها إلا الله تعالى. ولكن قوله: ﴿والمحافظون لحدود الله﴾ يشمل ذلك أيضاً بل رعايته أهم من رعاية أحوال الظواهر.

ثم ختم الآية بتكرير البشارة وفيه من كمال العناية ما فيه. ولما بين من أول السورة إلى هنا وجوب إظهار البراءة من المنافقين الكفرة الأحياء أراد أن يبين وجوب البراءة من أمواتهم أيضاً وإن كانوا أقارب فقال: ﴿ما كان للنبي﴾ ومعناه النهي أي ما صح له وما استقام وما ينبغي له ذلك. ثم علل المنع بقوله: ﴿من بعد ما تبين لهم أنهم أصحاب الجحيم﴾ لأنهم ماتوا على الشرك وقد قال تعالى: ﴿إن الله لا يغير أن يشرك به﴾ [النساء: ١١٦] فطلب غفرانهم جار مجرى طلب إخلاف وعد الله ووعده، وفيه حظ لمرتبة النبي حيث يدعو بما لا يستجاب له. وهذه العلة لا تختلف بأن يكونوا من الأبعد أو من الأقارب فهذا بالغ فيه بقوله: ﴿ولو كانوا أولي قربى﴾ روى الواحدي بإسناده عن سعيد بن المسيب عن أبيه قال: لما حضر أبا طالب الوفاة دخل عليه رسول الله ﷺ - وعنده أبو جهل وعبد الله بن أبي أمية - فقال: أي عم قل لا إله إلا الله كلمة أحاج لك بها عند الله. فقال أبو جهل وابن أبي أمية: يا أبا طالب أترغب عن ملة عبد المطلب؟ فلم يزالا يكلمانه حتى قال آخر شيء كلمهم به أنا على ملة عبد المطلب. فقال النبي ﷺ: لأستغفرن لك ما لم أنه عنه فاستغفر له بعد ما مات فقال المسلمون: ما يمتعنا أن نستغفر لآبائنا ولذوي قرابتنا قد استغفر إبراهيم لأبيه، وهذا محمد يستغفر لعمه فاستغفروا للمشركين فنزلت ﴿ما كان للنبي﴾ الآيات. وقيل عن ابن عباس: لما افتتح ﷺ مكة سأل أي أوبوه أحدث به ﷺ عهداً أي آخرهما موتاً؟ فقيل: أمك أمته. فزار ﷺ قبرها ثم قام باكياً فقال: إني استأذنت ربي في زيارة قبر أمي فأذن لي واستأذنته في الاستغفار لها فلم يأذن

# ابوطالب کا خاتمہ اسلام پر نہیں ہوا۔ تفسیر بیضاوی

## Abu Talib Ki Maut Islam Per Nahi Howi,, Tafsir Bayezawi

Hazrat imam Bayezawi Sureh Tauba Ki Aayat 113

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولَآئِي قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿١١٣﴾

Ka Shane Nuzul Likhte Hain " Riwayat Ki Gai Hai Ke Huzoor Ne Abu Talib Se Us ki Wafat Ke Waqt Farmaya Kalma Padh Lijiye Taaki Main Allah Kie Huzoor Tumhare Liye Hujjat Pakadun Bas Abu Talib Ne inkaar Kar Diya Ta Huzoor Ne Farmaya Main Tumhare Liye Us Waqt Tak Astagfar Karta Rahun Ga Jab Tak Mana Na Kar Diya Jaun

Tafsire Bayezawi vol 2 page 456

(ما كان لبي والذين آمنوا ان يستغفروا للمشركين) روى انه عليه الصلاة والسلام ﴿٤٥٦﴾ قال لابي طالب ما حضره الوفاة قل كما حاج

الكلاية والبعض الآخر فصله الامام الغزالي وامشاله في عمل الاخلاق وبموجها مندرج في قوله تعالى والمخلفون لحدود الله وقد تم السبع وهو قوله بالعرف والناهون من المنكر بناء على انها في حكم خصلة واحدة كما دل عليه تحفل الواو الجامعة بينهما والافتاد كقول قوله والمخلفون لحدود الله بماية او صاف وهو تسعها وقيل دخلت الواو فيه لانيها واو الثانية كقوله تعالى وتامنهم كلهم قال بعض السبعين هي لغة فصحة لبعض العرب يشولون اذا عدوا واحد اثنان ثلاثة اربعة خمسة ستة سبعة ثم ثمانية تسعة عشرة: قال القرطبي وهي لغة قريش قال ابوالقاه اما دخلت الواو في الثانية اذنا بان السبعة عندهم عدد تام وانما دلت على ذلك لان الواو تودن بان ما بعدها مغاير لما قبلها ولذلك صنف بها النوات المتعارف بالصفات المتعارفة وقيل هذا قول ضعيف لاسل له ﴿قوله لروى انه صلى الله عليه وسلم قال لابي طالب الى اخره﴾ يستبعد ان يكون سبب نزول هذا الآية قوله صلى الله عليه وسلم لعبد ابي طالب لا تزال استغفرتك امام الله عندي يا ابن هذه السورة الكريمة من آخر القرآن نزولا ووقاية ابي طالب كانت بمكة في اوائل الاسلام واجاب به لا يعذبه لم لا يجوز ان يقال انه صلى الله عليه وسلم يفي يستغفر لابي طالب من ذلك الوقت الى وقت نزول هذه الآية فان الاستغفار على الكفار انما نزل في هذه السورة قبل المؤمنين كان يجوز لهم ان يستغفروا لانهم من الكفار وكان صلى الله عليه وسلم يفعل ذلك ثم انه تعالى عنهم من ذلك عند نزول هذه السورة ولا يعذبه في ذلك ﴿قوله﴾ خرج الى الابد... هو يرضع العمرة وسكن الى مكة والدينية توفيت في شترضى الله عليه ذلك انه صلى الله عليه وسلم ولدوا ابو عبد الله كبريا وكانت له سنة ما بلغ ست سنين خرجت الى اخوالها بالدينية تزورهم ثم رجع الى مكة فلما كانت بال... ﴿قوله مستغفرا﴾ اي اياك من العمرة وهي الدعاء ﴿قوله ويدين على سرور الاستغفار﴾ وجه الامتنان متنازع الاستغفار ما هو بعد ان يتبين لهم اصحاب التيسير وديت اعم بيقين باستمرار نعرهم ان حين الموت قاله تعالى يعرمدون ذلك من يشاوان من مات على الكفر فاو اء جهنم خالد فيها ايدا فكان طلب الغفران ان مات على الكفر بمنزلة طلب ان يخلص الله عبده وعبيده وكان كل واحد من النبوة والايمان مانعا من الاستغفار لشركتين كونه من اصحاب الجحيم بوعته على الكفر لما فيه من تجوز تبدل حكم الله تعالى وقضائه واستغفار ابراهيم لايه كان قبل التبيين لقوله تعالى فلما تبين له انه عدو لله تبرأ منه اي قطع استغفاره وهذا خلاصة الجواب عن اللقن الوارد على قوله تعالى ما كان لبي والذين آمنوا ان يستغفروا للمشركين الآية فان ابراهيم انما استغفر لايه حال حياته بان يوفقه الله تعالى للإيمان بناء على انه وعد اياه بذلك ولم يستغفر له بعد موته على الكفر ﴿قوله وردها اياه﴾ يحتمل الوجهين الاول على ان يكون الضمير المرفوع واجبا الى ابراهيم والمنصوب واجبا الى اياه فلو كان اياه فالواو ابراهيم وعداياه ان يستغفر له وجه اسلامه ويؤيد هذا الاحتمال قرآن الحسن وغيره اياه باباء الوحدة والثاني على ان يكون الضمير المرفوع لابي ابراهيم والمنصوب لنفس ابراهيم والمعنى ان اياه وعده ان يؤمن فلذلك استغفره فلما تبين له بالوحي انه لا يؤمن او تبين له باصراره على الكفر بوعته عليه انه عدو لله تبرأ منه ﴿قوله لكثيرا تاتوا﴾ وهو ان يقول لرجل عند الشكاية والتوجه اء من كذا واصله او مسكون الواو وكسر الهاء قبلوا الواو انا وقالوا اء من كذا ورجمتوا الواو وكسروها وسكنوا الهاء قالوا الواو ورمجوا ذنوبها وقالوا الواو وبعضهم يرضع التوحيد فيقولوا وبعضهم يقول اء بالذو والتشديد وقنع الواو وسكون الهاء التطويل الصوت بالشكاية في الحديث الواو الماشع المتضرع وقيل معنى كون ابراهيم صلى الله عليه وسلم اءها انه كان كاذرا لنفسه تصيرا او ذكر له شيئا من عند الله لاخر كان يتاوه اشعافا واستغفا ما له والشكاية صعبة الملقى بشارل جلال شكاى اسمى سبب الملقى وغلبة القلب ﴿قوله﴾ وقيل انه في قوم مضوا على الامر الاول في القبلة والآخر وهو ذلك وفي الجنة دليل على ان العاقلة غير مكلف (ان الله تعالى على) يعلم امرهم في الخالين (ان الله عليم السموات والارض يخبى ويميت وما لكلم من دون الله من ولى ولا يصير) للمتهم عن الاستغفار للمشركين وان كانوا اولى قربى وتضمن ذلك وجوب التبرئة منهم اوساين لهم ان الله مالك كل موجود ومتولى امره والغالب عليه لانياتهم ولايتوا لتضرته الا انه ليتوجهوا بتمرا شرمهم اليه ويتزاوا بما عداه حتى لا يبق لهم مقصود فيما يتاون ويذرون سواه (لقد تاب الله على النبي والمهاجرين والانصار) من اذن المنافقين في الضلالت

هذا الجزء الثاني من حاشية شيخ زاده على تفسیر القاضی البیضاوی

شيخ زاده - محمد بن مصلح الدين مصطفى الفوجوى محي الدين الحنفى المعروف بشيخ زاده المدرس الرومى توفى سنة ٩٥١ احدى وخمسين و تسعمائة ل من الكلب الاخلاصية فى تفسير سورة الاخلاص. تعليقة على شرح الهداية لابن مكيوم. حاشية على انوار التنزيل للبيضاوى مجلدات مطبوع. حاشية اخرى على انوار التنزيل. شرح فى الفرج راجيه. شرح قصيدة البردة. شرح المشارق للصفائى. شرح مفتاح العلوم للسكاكى فى المعانى والبيان. شرح الوقاية فى مسائل الهداية. (٩٥١ هـ. ١٥٤٤ م.)

قد طبع فى المطبعة العثمانية

قد اعنتى بطبعه طبعه جديدة بالافست

وقف الاخلاص

هجري قمرى	١٤١٥
هجري شمسي	١٣٧٣
ميلادي	١٩٩٥

يطلب من مكتبة الحقيقة بشارع دار الشفقة بفتح ٥٧ استانبول - تركيا

من اراد ان يطلع هذه الرسالة وحدها او ترجمها الى لغة اخرى فله من الله الاجر الجزيل و منا الشكر الجميل وكذلك جمع كتبنا كل مسلم ملذون بعلها بشرط جودة الورق والتصحيح



# جمہور مفسرین کے نزدیک ابوطالب کا خاتمہ اسلام پر نہیں ہوا۔ تفسیر البحر المحیط

## Abu Talib Ki Maut islam Per Nahi Howi,, Tafsir Bahar Ul Moheet

Tafsire Bahar ul Moheet Mein Hazrat Muhammad Bin Yusuf Undlosi Sureh Tauba Ki Ayat

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿١٣٧﴾

Ka Shane Nuzul Bayan Karte Howe Likhte Hain " Jamhoo Ulamae Ahle Sunnat Ka Qaul Hai Aur is Qaul Ka Madar Hazrat Sai, ed Bin Musaiyab ؓ Aur Hazrat Umer Bin Dinaar ؓ Per Hai Ke Ye Ayat Abu Talib Ke Mutaliq Nazil Howi Hai

Tafsir Bahar ul Moheet Vol 5 Page 107

تفسیر

الْبَحْرُ الْمَحِيْطُ

محمد بن يوسف الشيباني حيان الانديسي

المتوفى سنة ٧٤٥ هـ

دراسة وتحقيق وتعليق

الشيخ عادل محمد عبدالرحيم

شركة في تحقيقه

الكرتور كرا با عبد الجبار السوي  
الكرتور احمد النوراني  
أساتذة اللغة العربية بجامعة الأزهر  
أساتذة تفسير وعلم القرآن بجامعة الأزهر

قوله

الأساذ الكرتور عبد الحميد الغفاري

أساذ التفسير وعلم القرآن كلية أصول الدين - جامعة الأزهر

المجلد الخامس

المحتوى

أول التوبة - آخر النحل

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

سورة التوبة/ الآيات : ٩٣- ١٢١ ..... ١٠٧

(والحافظين) نعباً على المدح ، قال الزعشري<sup>(١)</sup> : ويعوز أن يكون صفة للمؤمنين ، وقاله أيضاً ابن عطية ، وقيل : يجوز أن يكون (التائبون) بدلاً من الضمير في (يقاتلون) قال ابن عباس : التائبون من الشرك ، وقال الحسن : من الشرك والفاق ، وقيل : عن كل معصية ، وعن ابن عباس : العابدون بالصلاة ، وعنه أيضاً : الطيعون بالعبادة وعن الحسن : هم الذين عبدوا الله في السراء والضراء ، وعن ابن جبير المؤحدون الساتحون ، قال ابن سعد وابن عباس وغيرهما : الصائمون شهبوا بالساتحين في الأرض لامتناعهم من شهواتهم ، وعن عائشة : «سباحة هذه الأمة الصيام» ، ورواه أبو هريرة<sup>(٢)</sup> عن النبي ﷺ ، قال الأزهري : قيل : للصائم سائح ، لأن الذي يسبح في الأرض متعب لا زاد معه كان ممسكاً عن الأكل ، والصائم ممسك عن الأكل ، وقال عطاء : الساتحون المجاهدون ، وعن أبي أمامة أن رجلاً استأذن رسول الله - ﷺ - في السباحة ، فقال : «إن سباحة أمّتي<sup>(٣)</sup> الجهاد في سبيل الله» صححه أبو محمد عبد الحق ، وقيل : المراد السباحة في الأرض ، فقيل : هم المهاجرون من مكة إلى المدينة ، وقيل : للمسافرون لطلب الحديث والعلم ، وقيل : للمسافرون في الأرض لينظروا ما فيها من آيات الله وغرائب ملكه نظراً واعتباراً ، وقيل : الجائلون بأفكارهم في قدرة الله وملكوته ، والصفات إذا تكررت وكانت للمدح أو الذم أو الترحم جاز فيها الإتيان للمعوت ، والقطع في كلها أو بعضها ، وإذا تباين ما بين الوصفين جاز العطف ، ولما كان الأمر مباحناً للنبي ، إذ الأمر طلب فعل والي ترك فعل حسن العطف في قوله (والناهون) ودعوى الزيادة أو وإو الثانية<sup>(٤)</sup> ضعيف ، وترتيب هذه الصفات في غاية من الحسن ، إذا بدأ أولاً بما يخص الإنسان مرتبة على ما سعى ، ثم بما يتعدى من هذه الأوصاف من الإنسان لغيره ، وهو الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر ، ثم بما شمل ما يخصه في نفسه وما يتعدى إلى غيره ، وهو الحفظ لحدود الله ، ولما ذكر تعالى مجموع هذه الأوصاف أمر رسوله - ﷺ - بأن يبشر المؤمنين ، وفي الآية قبلها (فاستبشروا) أمرهم بالاستبشار ، فحصلت لهم المزية الثابتة ، بأن الله أمرهم بالاستبشار ، وأمر رسوله أن يبشرهم .

﴿ ما كان للنبي والذين آمنوا أن يستغفروا للمشركين ولو كانوا أولي قربى من بعد ما تبين لهم أنهم أصحاب الجحيم وما كان استغفار إبراهيم لأبيه إلا عن موعدة وعدها إياه فلما تبين له أنه عدو لله تبرأ منه إن إبراهيم لأواه حليم ﴾ قال الجمهور : ومداره على ابن المسيب والأزهري وعمر بن دينار ، نزلت في شأن أبي طالب حين احتضر فوطعه ، وقال : «أي عم قل لا إله إلا الله ، كلمة أحاج لك بها عند الله» ، وكان بالحضرة أبو جهل وعبد الله بن أبي أمية ، فقالوا له : يا أبا طالب أتربح عن ملة عبد المطلب فقال أبو طالب : يا محمد لولا أني أخاف أن يعبر بها ولدي من بعدي لأفرت بها عنك ، ثم قال : أنا على ملة عبد المطلب ومات فنزلت ﴿ إنك لا تهدي من أحببت ﴾ [ القصص : آية ٥٦ ] ، فقال رسول الله - ﷺ - « لا استغفرون لك ما لم أنه عنك ، فكان يستغفر له حتى نزلت هذه الآية ، فترك الاستغفار لأبي طالب» ، وروي أن المؤمنين لما رأوه يستغفرون لأبي طالب جعلوا يستغفرون لموتاهم ، فلذلك ذكروا في قوله ( ما كان للنبي والذين

(١) انظر الكشاف ٣١٣/٢ .

(٢) ذكره الحافظ العراقي في تخرجه الإحياء ١/٢٦٦ وعراه لأبي داود من حديث أبي أمامة ، والبيهقي من طريق آخر وكلامها ضعيف ، وانظر شعب الإيمان ١٤/٤ (٤٢٦٦) .

(٣) أخرجه البيهقي في الشعب من حديث أبي هريرة ، وقال البيهقي : المحفوظ عن عبد بن عمير عن عمر مرسلاً ، انظر شعب الإيمان ٢٩٦/٣ تابع حديث (٣٥٨٣) .

(٤) قال المرادي في الجني الداني : وأو الثانية : ذهب قوم إلى إنزال هذه الواو ، ومنهم ابن عابويه ، والحريري ، وجماعة من ضعفه التحسين قائلوا : خصائص كلام العرب إحدان الواو في اللين من اللين ، فيقولون واحد ، التان ، ثلاثة ، أربعة ، خمسة ، ستة ، سبعة ، وثمانية إثناً عشر بأن السبعة عندهم عدد كامل ، واستدلوا بقرآنه - تعالى - : (التائبون الماعفون ..... ) الآية انظر الجني الداني ١٩٤ - ١٩٥ .

A.S.W.J.D

# ابو طالب کا خاتمہ اسلام پر نہیں ہوا۔ تفسیر السراج المنیر Abu Talib Ki Maut Islam Per Nahi Howi,, Tafsir Siraj Al Maneer

Hazrat imam Sharbeni Sureh Tauba Ki Aayat

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿١١٣﴾

ka Shane Nuzul Bayan Karte Howe likhte Hain

Hazrat Sai,ed Bin Musaiyab Apne Walid Se Riwayat Karte Hain Ke Ye Aayat Abu Talib Ke Mutalliqliq Nazil Howi Hai  
Tafsir Siraj Ul Maneer vol 1 657

## تفسیر السراج المنیر

الجزء الاول من السراج المنير في الاعانة

على معرفة بعض دعواته صلى الله عليه وسلم

الحكيم المنير للشهيد الامام

المطيب الشريفي قدس

الله روحه وعم بالرحمة

ضرب بنصه

آمين

م

١٥٦

نماية المشوع والتعظيم والثناء السابعة والثامنة قوله تعالى (الأمرون بالمعروف والنهي عن المنكر) أي الأمرون بالإيمان والطاعة والناهون عن الشرك والمعصية ودخول الواو في والناهون عن المنكر للدلالة على أنه جاء عطف عليه في حكم خضلة واحدة تكاليفه قال الجامعون بين الوصفين ولأن العرب تعطف الواو على السبعة منه قوله تعالى وتلبيهم كلهم وقوله تعالى في صفة الجنة وقتصت أوامها بالذات بأن التعداد قد تم بالسابع من حيث إن السبعة هو العدد التام والتام ابتدأ بعد اداء آخر معطوف عليه ولذلك نسي واو الفتحة وقيل الموصوفون بهذه الصفات هم الأمرون بالمعروف والناهون عن المنكر وعلى هذا يكون قوله تعالى التالين إلى قوله الساجدون حيث أخص بهم الأمرون بالمعروف والناهون عن المنكر الصفة التاسعة قوله تعالى (والخائفون لحدود الله) أي لأحكامه بما عمل بها والمقصود أن تكاليف الله تعالى كثيرة وهي محصورة في نوعين أحدهما ما يتعلق بالعبادات والثاني ما يتعلق بالمعاملات (فان قيل) ما الحكمة في أن الله تعالى ذكر تلك الصفات الثمانية على التفصيل ثم ذكر بعضها سائر أقسام التكاليف على سبيل الإجمال في هذه الصفة التاسعة (أجيب) بأن التورية والعبادة والاشتغال بحمد الله والسباحة والركوع والصدوق والامر بالمعروف والنهي عن المنكر أمور لا ينفك المكلف عنها في أغلب أوقاته فلهذا ذكرها الله تعالى على سبيل التفصيل وأما الصفة فقد ينقل المكلف عنها في أكثر أوقاته مثل أحكام البيع والشراء وأحكام الجنائز ودخول في هذه الصفة التاسعة رعاية أحوال القلوب بل البحث عنها والمبالغة في الكشف عن حقايقها أولى لأن أعمال الجوارح انما تزداد لاجل تفصيل أعمال القلوب ثم ذكر سبحانه وتعالى عقب هذه الصفات التسعة قوله تعالى (وبشر المؤمنين) تنبيها على أن الشارة في قوله تعالى فاستبشروا لم تتناول الا المؤمنين الموصوفين بهذه الصفات التسعة وسدق تعالى المبشرة للتعظيم فكانت قد قبل وبشرهم بما حصل عن اطاعة الانعام وتعبير الكلام واختلاف في سبب نزول قوله تعالى (ما كان للنبي والذين آمنوا أن يستغفروا للمشركين ولو كانوا أولي قربى) فقال سعد بن المسيب عن أبيه انه نزل في شأن أبي طالب وذلك أن النبي صلى الله عليه وسلم جاء لعنه أبي طالب لما حضرته الوفاة فوجد عنده أباهم وعبد الله من أمية فقال أي عم قل لا اله الا الله كلمة أحيا لك بها عند داغته فقال أبو جهل وعبد الله من أمية أتزعج عن مله عبد المطلب فلم يرزل صلى الله عليه وسلم يرضعها عليه ويعودان عليه إلى تلك المقاتلة حتى قال أبو طالب آخر ما كلمهم أنا على مله عبد المطلب وأني أن يقول لا اله الا الله فقال صلى الله عليه وسلم والله لا استغفرن لك ما لم أنه عن ذلك فنزل ذلك وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعنه قل لا اله الا الله أشهدك بها يوم القيامة قال لولا أن يغيري قومي يقولون انما جعله على ذلك الجزع لا قررت به صلحتك فأنزل الله تعالى انك لا تدري من أحببت الاية وقال بريدة لما تقدم إلى صلى الله عليه وسلم مكة أن قرأته أمية فوقف عليه حتى سميت اسمي وحيان يؤذن لي تغفر لما نزل ما كان للنبي

A.S.W

# آیت انک لا تھدی کا شان نزول و ایمان ابوطالب اور تفسیر در منشور Quran Ki Aayat ka Shane Nuzul Aur Iman

Hazrat imam Jalalluddin Siyuti Quran E Sharif Ki Aayat انک لا تھدی Ki Tafsir Mein Farmate Hain "Hazrat Abu Huraira Se Riayat Hai Ke Abu Talib Ki Wafat Ka Waqt Qarib Howa Nabi Karim Aapke Paas Aaye Aur Kaha Aye Chacha Kaho Main Qayamat Ke Roz Tere Haq Mei Gawahi Dun Ga Tu Abu Talib Ne Kaha Agar Qurs=esh Mujhe Aar Na Dilate Tu Wo Kehte Hain Maut Ke Khauf Ne ise is Baat per Aamaada Kiya Hai Tu Main Teri Ankh Ko thandi Karta Tu Allah Ne Ye Aayat Aap Per Nazil Ki ,, Phir Likhte Hain Hazrat Ibne Abbas Se Riwayat hai Ke Ye Aayat Abu Talib ke Haq Mein Nazil Howi  
Tafsir Durre Mansor Vol 5 Page 386

## تفسیر در منشور مترجم جلد پنجم

تالیف

امام جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر سیوطی

ترجمہ قرآن

ضیاء الانشا بحیرہ محمد کریم شاہ الازہری

مترجمین

سید محمد تقال شاہ، محمد بوستان، محمد انور کھانگوا

ادارہ ضیاء المصنفین بحیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور۔ کراچی۔ پاکستان

تفسیر در منشور جلد پنجم

386

إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ  
بِالْمُهْتَدِينَ ۝

"بیشک آپ ہدایت نہیں دے سکتے جس کو آپ پسند کریں البتہ اللہ تعالیٰ ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور وہ  
نوب جانتا ہے ہدایت یافتہ لوگوں کو۔"

امام عبد بن حمید، امام مسلم، امام ترمذی، ابن ابی حاتم، ابن مردودہ اور بیہقی نے "دلائل" میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے  
روایت نقل کی ہے کہ ابوطالب کی وفات کا وقت قریب ہوا۔ نبی کریم ﷺ آپ کے پاس آئے اور کہا اے چچا! لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
کہوں۔ میں قیامت کے روز تیرے حق میں گواہی دوں گا۔ تو ابوطالب نے کہا اگر قریش مجھے عار نہ دلاتے تو وہ کہتے ہیں موت کے  
خوف نے اسے اس بات پر برا بیعت کیا ہے تو میں تیری آنکھ کو کھنڈا کرتا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت آپ پر نازل کی۔ (1)

امام ابن ابی شیبہ، امام احمد، امام بخاری، امام مسلم، امام نسائی، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ، ابن مردودہ اور  
بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابن مسیب رحمہ اللہ سے اسی قسم کی روایت نقل کی ہے۔ (2)

امام ابن مردودہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ یہ آیت ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی۔  
امام سعید بن منصور، عبد بن حمید اور ابو داؤد نے "قدر" میں امام نسائی، ابن منذر اور ابن مردودہ سے حضرت ابوسعید رافع سے  
روایت نقل کی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر سے پوچھا کیا یہ آیت ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی؟ تو انہوں نے جواب دیا ہاں۔  
امام ابن عباس رحمہم اللہ نے حضرت ابوسعید رافع رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما  
سے اس آیت کے بارے میں پوچھا کہ کیا یہ آیت ابو جہل اور ابوطالب کے بارے میں نازل ہوئی ہے؟ فرمایا ہاں۔

امام فریابی، ابن ابی شیبہ، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے مجاہد سے یہ روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ابو  
طالب سے کہا کہ اظہار میں قیامت کے روز اس کے ساتھ تیری طرف سے جھگڑا کروں گا۔ ابوطالب نے کہا اے پیغمبر  
بزرگوں کا دین۔ وَكَيْفَ أَكْفُلُهَا لَكُمْ إِذْ لِقَاءِ رَبِّكُمْ أَعْتَبْتُمْ لِقَاءَ رَبِّكُمْ أَعْتَبْتُمْ لِقَاءَ رَبِّكُمْ أَعْتَبْتُمْ لِقَاءَ رَبِّكُمْ أَعْتَبْتُمْ لِقَاءَ رَبِّكُمْ  
امام عبد بن حمید رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ ہمارے سامنے یہ بات آئی کہ نبی کریم ﷺ نے رسول  
اللہ ﷺ سے پوچھا ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی رسول اللہ ﷺ نے ان کی موت کے وقت اس سے اتنا ہی کہہ دیا کہ وہ لا  
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہہ دے تاکہ اس کے حق میں شفاعت حلال ہو جائے۔ تو ابوطالب نے یہ بات تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

امام ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ یہ ابو  
طالب کے بارے میں ہے وَكَيْفَ أَكْفُلُهَا لَكُمْ إِذْ لِقَاءِ رَبِّكُمْ أَعْتَبْتُمْ اس کا مصداق حضرت عباس ہیں۔

امام ابوبکر اسری بن کلیند یس ابوری "خاص" میں عبد القدر کی سند سے وہ ابوصالح سے وہ حضرت ابن عباس رضی

# تفسير البحر الميظ مي آيت انك لاتهدى كا شان نزول وايمان ابو طالب

Tafsir Bahrul Mohit Mein Aayat انك لاتهدى ka Shane Nuzul Aur iman E Abu Talib

Hazrat imam Abu Haiyan Undlusi Quran E Sharif Ki Aayat انك لاتهدى Ki Tafsir Mein Farmate Hain " Tahqiq Musalmano Ka ijma Hai Ke Ye Aayat انك لاتهدى Abu Talib Ke Haq Mein Nazil Howi Aur Abu Talib Ke Marte Waqat Ki Huzoor Ke Sath Guftagu tu Biquil Mash, hoor Hai Tafsir Bahar Ul Moheet Vol 7 Page 126

تفسير

الْبَحْرُ الْمَيْظُ

لمحمد بن يوسف الشيباني حيان الانديسي

المكتوف سنة ٧٤٥هـ

دراسة وتحقيق وتعليق

الشيخ عادل احمد عبدالرصيد الشيخ علي محمد عوض

شكرات في تحقيقه

الدكتور زكريا عبدالمجيد الشوفي الدكتور احمد النعول في الجمل  
استاذ اللغة العربية بجامعة الأزهر استاذ تفسير وعلم القرآن بجامعة الأزهر

قطفه

الأستاذ الدكتور عبدالمجيد الغفاري

استاذ التفسير وعلم القرآن كلية أصول الدين - جامعة الأزهر

المجلة السكاع

المحتوى

أول الشعراء - آخر الشورى

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

١٢٠ سورة القصص / الآيات : ٥١ - ٥٧

فَقُلْ لِيُنزِلَ مِثْلَ مَا نَزَّلَ آيَاتِي يَهْبِيلُ فَجَعِلْنَا لَآيَاتِي آيَاتٍ مُّؤْتَلَفًا

وهذه الأقوال معانها توصيل المعاني فيه بها إليهم . وقالت فرقة التوصيل بالنسبة إلى الألفاظ أي : وصلنا لهم قولاً معجزاً دالاً على نبوتك . و«أهل الكتاب» هنا جماعة من اليهود أسلمت، وكان الكفار يؤذونهم، أو «بحيرا الراعب»، أو «النجاشي»، أو «سلمان الفارسي» و«ابن سلام» و«أبو رفاعه وابنه» وفي عشرة من اليهود أسلموا، أو أربعون من أهل الإنجيل كانوا مؤمنين بالرسول قبل بعثته . اثنان وثلاثون من الحبشة أقبلوا مع جعفر بن أبي طالب، وثمانية قدموا من الشام بحيرا، وأبرهة، وأشرف، وأريد، ونمام وإدريس، ونافع، وراذ، أو ابن سلام، وتميم الداري، والجارود العبيدي، وسلمان . سبعة أقوال . آخرها لفتادة . والظاهر أنها أمثلة لمن آمن منهم، والضمير في (به) عائد على القول، وهو القرآن، وقال الفراء : عائد على الرسول وقال أيضاً إن عاد على القرآن كان صواباً، لأنهم قد قالوا (إنه الحق من ربنا) انتهى (إنه الحق من ربنا) لتعليل للإيمان به، لأن كونه حقاً من الله حقيق بأن يؤمن به، (إننا كنا من قبله مسلمين) بيان لقوله (أما به) أي إيماننا به متقدم، إذ كان الآباء الأقدمون إلى آباؤنا قرأوا ما في الكتاب الأول، وأعلموا بذلك الأبناء، فحين مسلمون من قبل نزوله وتلاوته علينا، والإسلام صفة كل موحد مصدق بالوحي، وإيتاء الأجر مرتين لكونه آمن بكتابه وبالقرآن، وعلل ذلك بصرهم أي على تكاليف الشريعة السابقة لهم، وهذه الشريعة وما يلقون من الأذى . وفي الحديث : ثلاثة يؤتهم الله أجرهم مرتين، رجل من أهل الكتاب آمن بنبيه وآمن بي<sup>(١)</sup>، الحديث . (ويدروون) يدفعون (بالحسنة) بالطاعة (السنية) المعصية المتقدمة، أو بالحلم الأذى، وذلك من مكارم الأخلاق، وقال ابن مسعود : يدفعون بشهادة أن لا إله إلا الله الشرك، وقال ابن جبير : بالمعروف المنكر، وقال ابن زيد : بالخير الشر، وقال ابن سلام : بالعلم الجهل، وبالكظم الغيظ وفي وصية الرسول ﷺ لمعاد : «أتبع السنية الحسنة فتحها وخالف الناس بخلق حسن»<sup>(٢)</sup> و«اللغو» سقط القول، وقال مجاهد : الأذى والسب، وقال الضحاك : الشرك، وقال ابن زيد : ما غيرته اليهود من وصف الرسول، سمعه قوم منهم فكروه ذلك، وأعرضوا . (ولكنكم أفعالكم) خطاب لغائل اللغو، المفهوم ذلك من قوله (وإذا سمعوا اللغو أعرضوا عنه) (سلام عليكم) قال الزجاج : سلام متاركة، لا سلام تحية (لأنبغى الجاهلين) أي لا تطلب مخالفتهم (إنك لا تهدي من أحببت) أي لا تقدر على خلق الهداية فيه، ولا تنافي بين هذا وبين قوله (وإنك لاتهدى إلى صراط مستقيم) [الشورى ٥٢] لأن معنى هذا وإنك لاترشد، وقد أجمع المسلمون على أنها نزلت في «أبي طالب» وحديثه مع رسول الله ﷺ حالة أن مات مشهوراً، وقال الزمخشري<sup>(٣)</sup> : لا تقدر أن تدخل في الإسلام كل من أحببت، لأنك لا تعلم المطبوع على قلبه من غيره، ولكن الله يدخل في الإسلام من يشاء، وهو الذي علم أنه غير مطبوع على قلبه، وأن اللطاف تنفع فيه فتقرب به اللطاف حتى يدعو إلى القبول (وهو أعلم بالمهتدين) بالغالبين من الذين لا يقبلون . انتهى . وهو على طريقه الاعتزال في أمر اللطاف، وقالوا : الضمير في (وقالوا) لقريش، وقيل : القائل والحارث بن عثمان بن نوفل بن عبد مناف) إنك على الحق ولكننا نخاف إن اتبعناك وخالفنا العرب فذلك، وإنما نحن أكلة رأس، أي قلوبنا أن يتخطفونا من أرضنا . وقولهم (الهدى معك) أي على زعمك، قطع الله حجبتهم، إذ كانوا وهم كفار بالله عُباد أصنام قد آمنوا في خزيمهم، والناس في غيره يتقاتلون، وهم مقيمون في بلد غير

(١) البيت من الطول للأصل نظر فيرواه (٢٧١) جاز القرآن (١٠٨/٢) .

(٢) أخرجه البخاري ١٧٤٤ (دار الفكر) وترجمي (١١١٦) والنسائي (١١٥/٦) وأحمد في المسند ٤/١٠٥ (الداريم) ١٥٥/٢ والطبراني في الصغير ٤٤/١ والطبراني في الكبير ٢٧/١٤٠ وابن الجوزي في زاد السير ١٧٨/٨ .

(٣) أخرجه أحمد في المسند ٥/١٥٣ (الداريم) ٣٣٣/٣ وأبو يعين في الحلية ٤/٣٧٦ .

(٤) انظر الكشاف ٤٢٦/٣ .

# تفسیر نیشاپوری میں آیت انک لاتھدی کا شان نزول اور ایمان ابو طالب

## TAFSIR NESHAPURI MEIN انک لاتھدی KA SHANE NUZUL AUR IMAN E ABU TALIB

Mufasssire Quran Allama Hasan Neshapuri Ayat Ki Tafsir Mein Likhte Hain " Hazrat Zujaj Kehte Hain ke Musalmano Ka ijam Hai Ke Ye Aayat Abu Talib Ke Haq Mein Nazil Howi

Tafsir E Nishapuri Vol 5 Page 353

Not. Jab Abu Talib Ne islam Laane Se Inkar Kiya Tab is Aayat Ka Nuzul Howa

### تفسیر عزائم القرآن ورعائب الفرقان

تأليف  
العلامة نظام الدين الحسن بن محمد بن حسين القمي النيسابوري

صَبَّحَ وَخَجَّ آيَاتِهِ وَأَحَادِيثَهُ  
السَّبَّحَ زَكْرًا وَعَمِيرَاتٍ

المجلد الخامس  
الأجزاء ١٧-٢٣

دارالكتب العلمية  
بيروت - لبنان

تفسير سورة القصص/ الآيات: ٤٣ - ٧٠

٣٥٢

نسخ. ثم ذكر أن الهداية إنما تتعلق بمشيئة الله. قال الزجاج: أجمع المسلمون على أنها نزلت في أبي طالب وذلك أنه قال عند موته: يا معشر بني هاشم أطيعوا محمداً وصدقوه تفلحوا وترشدوا فقال النبي ﷺ: يا عم تأمرهم بالتصيحة لأنفسهم وتدعها لنفسك؟ قال: فما تريد يا ابن أخي؟ قال: أريد منك كلمة واحدة أن تقول لا إله إلا الله أشهد لك بها عند الله. قال: قد علمت أنك صادق ولكنني أكره أن يقال جبن عند الموت. وقد مر مثل هذا النقل في سورة الأنعام في تفسير قوله تعالى ﴿وهم ينهون وينأون عنه﴾ [الأنعام: ٢٦]. واعلم أنه لا منافاة بين هذه الآية وبين قوله ﴿وانك لتهدى إلى صراط مستقيم﴾ [الشورى: ٥٢] لأن الذي نفاه هداية التوفيق وشرح الصدر والتي أثبتتها هداية الدعوة والبيان، وبحث الأشاعرة والمعتزلة ههنا معلوم. وحيث بين أن وضوح الدلائل لا يكفي ما لم ينضم إليه هداية الله سبحانه حكى عنهم شبهة أخرى متعلقة بالدنيا وذلك أنهم ﴿قالوا إن نزع الهدى معك تتخطف من أرضنا﴾ يروي أن الحرث بن عثمان بن نوفل بن عبد مناف قال لرسول الله ﷺ: أنا لنعلم أن الذي تقوله حق ولكن يمنعنا من ذلك أن تسلبنا العرب بسرعة أي يجتمعون على محاربتنا ويخرجوننا، فأجاب الله سبحانه عن شبهتهم بقوله ﴿أولم نمكن لهم حرماً آمناً﴾ يروي أن العرب كانوا يشتغلون بالنهب والغارة خارج الحرم وما كانوا يتعرضون ألبتة لسكان الحرم وقد زاد الله حرمة بقوله ﴿ومن دخله كان آمناً﴾ [آل عمران: ٩٧] وبين مزيتة بقوله ﴿يجسى إليه ثمرات كل شيء﴾ قالوا: الكل ههنا بمعنى الأكثر. قلت: يحتمل أن يكون على أصله. وانتصب ﴿رزقاً﴾ على أنه مصدر لأن ﴿يجبى﴾ بمعنى يرزق، أو على أنه مفعول لأجله. وإن جعلته بمعنى مرزوق كان حالاً من الثمرات لتخصصها بالإضافة. وحاصل الجواب أنه لما جعل الحرم آمناً وأكثر فيه الرزق حال كونهم معرضين عن عبادة الله تعالى مقبلين على عبادة الأوثان، فبقاء هذه الحالة مع الإيمان أولى. ولا يخفى أن التخطف على تقدير وقوعه لا يصلح عذراً لعدم الإيمان، فإن درجة الشهادة أعلى وأجل، ومضرة التخطف أهون من العقاب الدائم إلا أنه تعالى احتج عليهم بما هو معلوم من عادة العرب وهو أنهم كانوا لا يتعرضون لقتل الحرم والأمر بين للحس أولى بأن يفحم به الخصم فلذلك قدمه الله تعالى. وفي الآية دلالة على صحة المحاجة. لإزالة شبهة المبتلين. قالت الأشاعرة: الأرزاق إنما تصل إليهم على أيدي الناس وقد أضاف الرزق إلى نفسه فدل ذلك على أن أعمال العباد مستندة إلى الله. ومن تأمل في الآية علم أن العبد يجب أن لا يخاف ولا يرجو إلا من الله.

ثم أجاب عن شبهتهم بحديث آخر مخلوط بالوعيد. وانتصب ﴿معيشتها﴾ بنزع

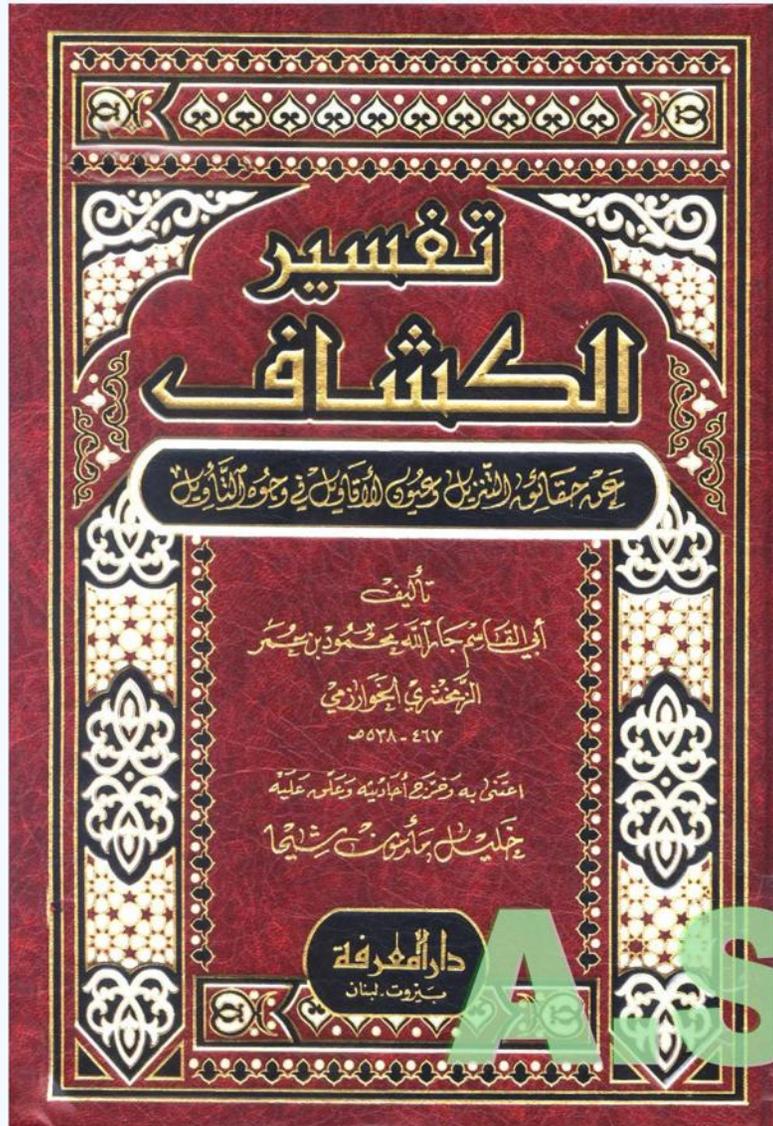
# تفسیر کشاف میں آیت انک لاتہدی کا شان نزول اور ایمان ابو طالب

## TAFSIR KASHSHAF MEIN انک لاتہدی KA SHANE NUZUL AUR IMAN E ABU TALIB

Mufasssire Quran Allama Zamashkhari Ayat Ki Tafsir Mein Likhte Hain " Hazrat Zujaj Kehte Hain ke Musalmano Ka ijam Hai Ke Ye Ayat Abu Talib Ke Haq Mein Nazil Howi

Tafsir E Kashaf Vol 1 Page 806

Not. Jab Abu Talib Ne islam Laane Se Inkar Kiya Tab is Ayat Ka Nuzul Howa



﴿مسلمین﴾ کا ثنید علی دین الإسلام لان الإسلام سفة کل موحد مصق للوحي.

أُولَئِكَ يُؤْتُونَ الْجَزْمَ مُرْتَبِينَ بِنَا سَرِيًّا وَيَتَذَكَّرُونَ بِالنَّسَبَةِ النَّبِيَّةِ وَمَا رَفَعَتْهُمْ يُبَيِّنُونَ ﴿٤٠﴾

﴿یما صبروه﴾ بصبرهم علی ایمان بالتوراة والایمان بالقرآن او بصبرهم علی ایمان بالقرآن قبل نزوله، وبعد نزوله او بصبرهم علی اذی المشركين واهل الكتاب، ونحوه یؤتکم کفلین من رحمته ﴿بالحسنة السینة﴾ بالطاعة المعصية المنتقمة او بالعلم الاذی.

وَأَيُّ سَمِيًّا أَلْفَرُّ أَرْضًا عَنَّا وَقَالُوا لَا آسَافًا وَكَلَّمَ اللَّهُكُمْ أَهْلَكُمْ سَلَّمَ عَلَيْكُمْ لَا يَنْبِي الْأَنْبِيَاءَ ﴿٤١﴾

﴿سلام علیکم﴾ تویح وبتارکة وعن الحسن رضي الله عنه كلمة حلم من المؤمنین ﴿لا ینبئ الجاهلین﴾ لا نريد مخالطتهم وصحبهم.

فإن قُلْتُ: مَنْ خاطبوا بقولهم ولكم اعمالکم قُلْتُ: اللاغين الذين دل عليهم قوله: ﴿وإذا سمعوا للغو﴾

إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿٤٢﴾

﴿لا تهدي من احببت﴾ لا تقدر ان تدخل في الإسلام كل من احببت ان يدخل فيه من قومك وغيرهم لانك عبد لا تعلم المطبوع علی قلبه من غيره ﴿ولكن الله﴾ يدخل في الإسلام ﴿من يشاء﴾ وهو الذي علم انه غير مطبوع علی قلبه وإن الاطلاق تنفع فيه، فيقرب به الطائفه حتى تدعوه إلى القبول ﴿وهو اعلم بالمهتدين﴾ بالقليلين من الذين لا يقبلون قال: الزجاج اجمع المسلمون انها نزلت في

ابي طالب وذلك ان ابا طالب قال: عند موته يا معشر بني هاشم اطيعوا محمداً وصنفوه تفلحوا وترشدوا، فقال النبي ﷺ: يا عم تاسرهم بالنصيحة لانفسهم وتدعها لنفسك قال: فما تريد يا ابن اخي قال: اريد منك كلمة واحدة، فإنك في آخر يوم من ايام الدنيا ان تقول لا إله إلا الله أشهد لك بها عند الله قال: يا ابن اخي قد علمت انك لسائق ولكني اكره ان يقال جزع عند الموت ولولا ان تكون عليك وعلى بني ابيك غضاضة ومسبة بعدي لقلت، ولاقررت بها عندك عند الفراق لما ارى من شدة وجدك وصنيجتك، ولكنني سوف اموت على ملة الاشياخ عبد المطلب وهاشم وعبد مناف.

وَقَالُوا لَئِنْ لَمْ يَنْجُ اللَّهُنَّ لَخَالِدِينَ فِيهَا وَمَا كُنَّا بِمُؤْمِنِينَ بِهِ قَوْلًا مِنْ رَبِّكَ فَاعْلَمُ ﴿٤٣﴾

قالت قريش وقيل: إن القائل الحرث بن عثمان بن نوفل بن عبد مناف نحن نعلم انك على الحق ولكننا نخاف ان تبغنا وخالفنا العرب بذلك، وإنما نحن اكلة راس ابي: قائلون ان يتخلفونا من ارضنا<sup>(١)</sup> فالقهم الله الحجر بانه مكن لهم في الحرم الذي آمنه بحرمه البيت وأمن قطنه بحرمته وكانت العرب في الجاهلية حولهم يتغابرون، ويتناحرون وهم آمنون في حرمهم لا يضافون وبحرمه البيت هم قارون بواد غير ذي زرع والثمار، والأزاق تجبى إليهم من كل اوب فإذا خولهم الله ما خولهم من الأمن والرزق بحرمه البيت وحدها، وهم كفرة عبدة لاسنام فكيف يستقيم ان يعرضهم للخوف والتخطف ويسلبهم الأمن إذا ضموا إلى حرمة البيت حرمة الإسلام وإسناد الأمن إلى اهل الحرم حقيقة وإلى الحرم مجاز ﴿يجبى إليه﴾ تجلب وتجمع قرى، بآياه والقاء، وقرى: تجبى بالذنون من الجنى وتعنيته بولي كقوله: يجنى إلى فيه ويجنى إلى الخافة، وثمرات بضم تين وبضمة وسكون، ومعنى الكلية الكثرة كقوله: ﴿وارثيت من كل شيء﴾<sup>(٢)</sup> ﴿ولكن اكثرهم لا يعلمون﴾ متعلق بقوله: ﴿من لنا﴾ أي: قليل منهم يقرون بأن ذلك رفق من عند الله واكثرهم جهلة لا يعلمون ذلك ولا يظنون له ولو علموا انه من عند الله لعلموا ان الخوف والأمن من عنده ولما خافوا التخطف إذا آمنوا به وخلعوا ائذاه.

فإن قُلْتُ: بم انتصب رزقا قُلْتُ: إن جعلته مصدرا جاز ان ينتصب بمعنى ما قبله، لأن معنى يجبى إليه ثمرات كل شيء، ويرتق ثمرات كل شيء واحد ان يكون مفعولا له وإن جعلته بمعنى: مرزوق كان حالا من الثمرات لتخصصها بالإضافة كما تنتصب عن النكرة المتخصصة بالصفة، هذا تخويف لاهل مكة من سوء عاقبة قوم كانوا في مثل حالهم من إنعام الله عليهم بالرفق في ظلال الأمن، وخفض العيش فعموا النعمة وقابلوها بالاشتر والبطر فغترهم الله وخرّب ديارهم.

وَكَمْ أَلْمَسْنَا مِنْ قَرْيَةٍ بَطَرَتْ مَيْسَتَهَا تِلْكَ سَكَنَتْكُمْ لِرَّ شَكَّ مِنْ بَطَرٍ إِذْ قِيلَ وَسَعْنَا عَنْ الْقَرْيَةِ ﴿٤٤﴾

وانتصبت ﴿معيشتها﴾ إما بحذف الجار، وإيصال الفعل كقوله تعالى: ﴿واختار موسى قومه﴾<sup>(٣)</sup> إما على الظرف بنفسها كقوله: زيد ظني مقيم أو بتقدير حذف الزمان المضاف اصله بطرت أيام معيشتها كحقوق النجم ومقدم الحاج وإما بتضمين بطرت معنى كقرت وغمطت وقيل: البطر سوء لحنم الناسي، وهو ان لا يحفظ حق الله فيها ﴿إلا قليلا﴾ من السكني قال ابن عباس رضي الله عنهما: لم يسكنها إلا المسافر وماز الطريق بوانا، أو سامة يحتمل ان شوم معاصي المهلكين بقي اثره في ديارهم، اكل من

(١) سورة الاعراف، الآية: 155.

(٢) قال القرطبي غريب جدا بهذا اللفظ، ريعني 31/3.

(٣) سورة النمل، الآية: 23.

حضور ﷺ کی وجہ سے ابوطالب کو کم عذاب دیا جاتا ہے بخاری شریف

# Huzoor Ne Abu Talib Ka Azab Halka Farma Diya

Hazrat Abdullah Bin Abdul Mutallib se Riwayat Hai Ke Nabi Karim ﷺ Se Pocha Gaya Ke Apne Chacha {Abu Talib} Ko Ap Ne Kya Nafa Pahunchaya Jabke Wo Ap Ki Himayat Kiya Karte Aur Ap Ki Khatir Logon Ka Ghussa Mol Liya karte Thy? Huzoor Ne irshad Farmaya Ab Wo Sirf Takhnon Tak Ag Mein hain Aur Agar Main {Darmiyan Mein} Na hOta Tu Wo {Abu Talib} Jahnam Ke Sabse Nichle Tabqe Mein Hote

Bukhari Sharif Bab Qissa Abi Talib Page 950

۶۳ - کتاب مناقب الأنصار

۹۵۰

## ۳۹ - باب تقاسم المشركين على النبي ﷺ

۳۸۸۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: «قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ أَرَادَ حُنَيْنًا: مَنْزِلُنَا غَدًا - إِنْ شَاءَ اللَّهُ - بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ».

[انظر الحديث: ۱۵۸۹، ۱۵۹۰].

## ۴۰ - باب قصة أبي طالب

۳۸۸۳ - حَدَّثَنَا مسدَّدٌ حَدَّثَنَا يحيى عن سفيان حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمَطْلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: مَا أَغْنَيْتَ عَنْ عَمِّكَ، فَإِنَّهُ كَانَ يَحْوِطُكَ وَيَغْضِبُ لَكَ، قَالَ: هُوَ فِي ضَخْضَاحٍ مِنْ نَارٍ، وَلَوْلَا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ». [الحديث ۳۸۸۳ - طرفاه في: ۶۲۰۸، ۶۲۰۹].

۳۸۸۴ - حَدَّثَنَا محمودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ أَبِيهِ: «أَنَّ أَبَا تَالِبٍ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ - وَعِنْدَهُ أَبُو جَهْلٍ - فَقَالَ: أَيَّ عَمٍّ، قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةً أَحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ. فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمِيَّةٍ: يَا أَبَا تَالِبٍ، تَرَعْبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمَطْلِبِ؟ فَلَمْ يَزَالَا يُكَلِّمَانِهِ حَتَّى قَالَ آخِرَ شَيْءٍ كَلِمَتِهِمْ بِهِ: عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمَطْلِبِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لِأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ، مَا لَمْ أَتَّعِمْهُ. فَزَلَّتْ: ﴿مَا كَانَتْ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أَوْلَىٰ قُرْبَىٰ مِنْ بَدَنِ مَا نَبِّئُكَ لَهُمْ فِيهِمْ أَصْحَابٌ الْجَحِيمِ﴾ [التوبة: ۱۱۳]، وَنَزَلَتْ: ﴿إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ﴾ [القصص: ۵۶].

[انظر الحديث: ۱۳۶۰].

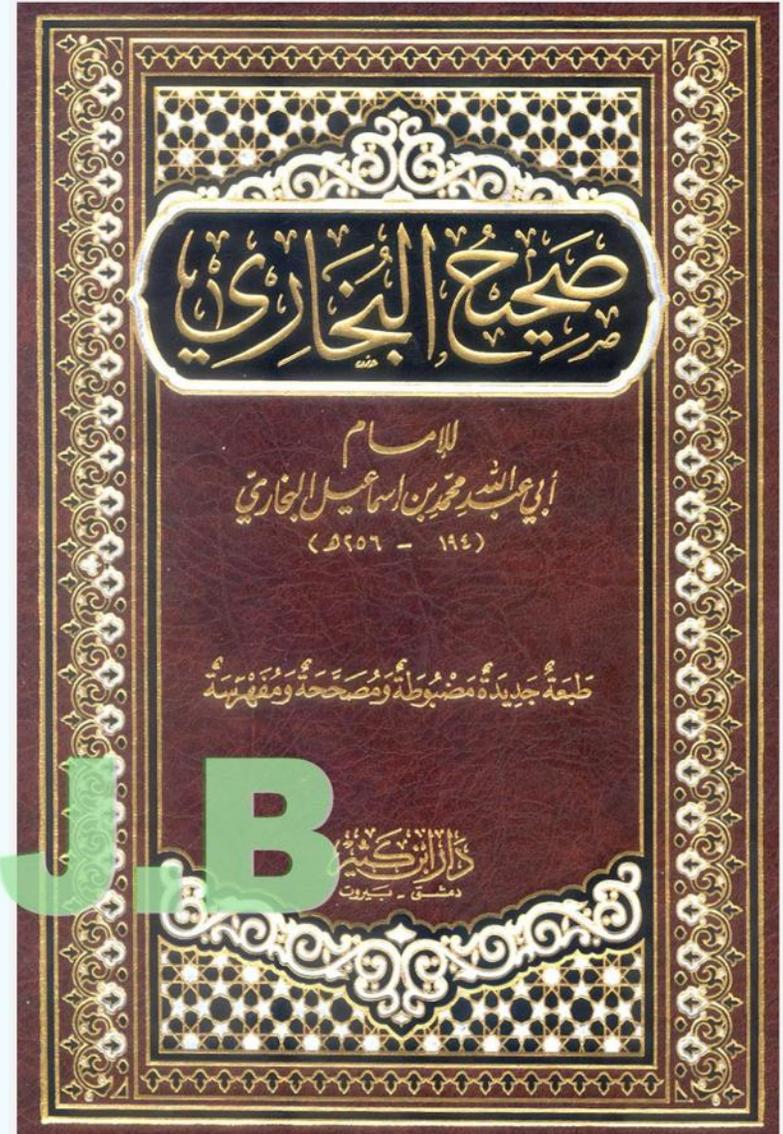
۳۸۸۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ الْبَاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَذَكَرَ عِنْدَهُ عَمَّهُ فَقَالَ: لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شِفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَجْعَلُنِي ضَخْضَاحٍ مِنَ النَّارِ يَبْلُغُ كَعْبِيهِ يَغْلِي مِنْهُ دِمَاغُهُ».

[الحديث ۳۸۸۵ - طرفه في: ۶۲۰۹].

## ۴۱ - باب حديث الإسراء، وقول الله تعالى:

﴿سُبْحٰنَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ، لَيْلًا بِرِكَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَا﴾

۳۸۸۶ - حَدَّثَنَا يحيى بن بكير حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: «سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَمَّا

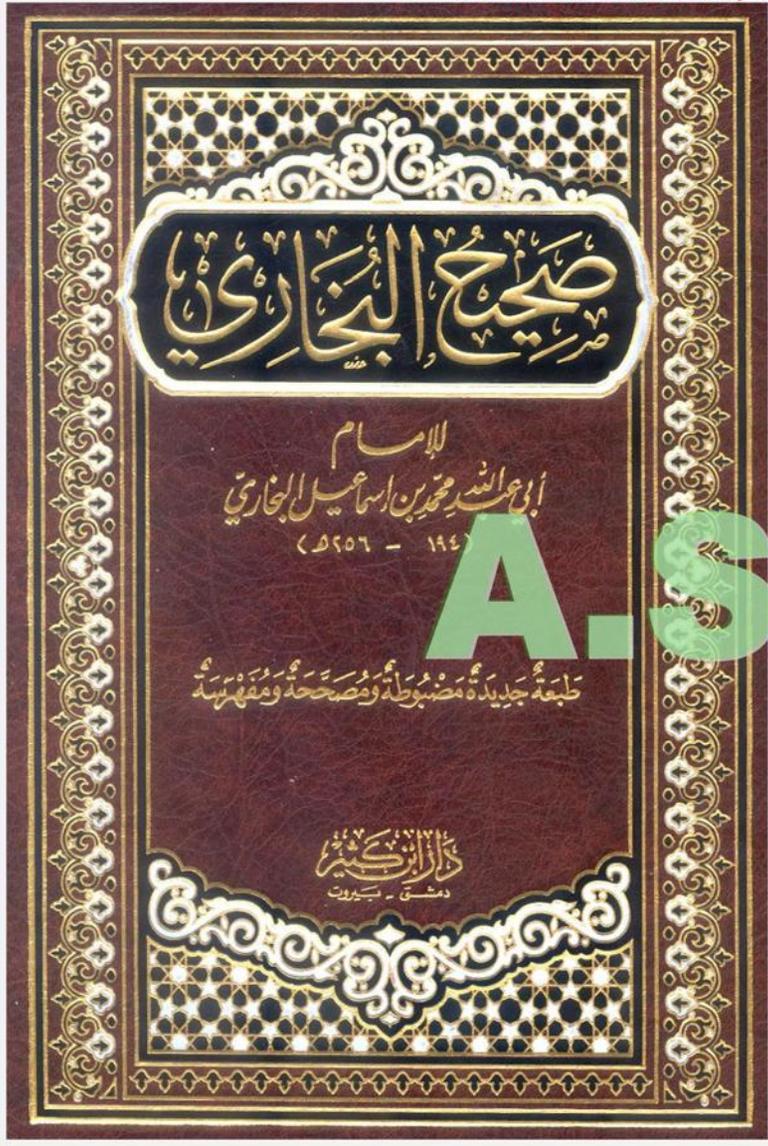


# ابو طالب کا عذاب ٹخنوں تک۔۔ بخاری شریف

## Abu Talib Ko Takhno Tak Azab Bukhari

Hazrat Abu Sai, ed Khudri Se Riwayat Hai Ke Rasool Allah ﷺ Ke Saamne Aap Ke ChaCha {Abu Talib} Ka Zikr Howa Tu Huzoor Ne irshad Farmaya Ke Shayad Qayamat Ke Roor Meri Shifa, at Uneh Khuch Fayeda Pahunchaye Ke Uneh Dozakh Ke Darmiyani Darje Mein Kar Diya Jaye Jahan Aag Unke Takhno Tak Pahunche Lekin isi Baa, ees Unka Dimag Kholne Lage ga

Bukhari Sharif Bab Qissa Abi Talib Hadees 3885Page 950



٦٣ - كتاب مناقب الأنصار

٩٥٠

٣٩ - باب تقاسم المشركين على النبي ﷺ

٣٨٨٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: «قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ أَرَادَ حُنَيْنًا: مَنَزَلْنَا غَدَاً - إِنْ شَاءَ اللَّهُ - بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ» .  
[انظر الحديث: ١٥٨٩ ، ١٥٩٠].

٤٠ - باب قصة أبي طالب

٣٨٨٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمَطْلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: مَا أَغْنَيْتَ عَنْ عَمِّكَ ، فَإِنَّهُ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَغْضِبُ لَكَ ، قَالَ: هُوَ فِي ضَخْضَاحٍ مِنْ نَارٍ ، وَلَوْلَا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ» . [الحديث: ٣٨٨٣ - طرفاه في: ٦٢٠٨ ، ٦٥٧٢].

٣٨٨٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمَسْبُوبِ عَنْ أَبِيهِ: «أَنَّ أَبَا طَالِبٍ لَمَّا حَضَرَتْهُ الرَّوَاةُ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ - وَعِنْدَهُ أَبُو جَهْلٍ - فَقَالَ: أَيُّ عَمٍّ ، قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةً أَحَاطَ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ . فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ: يَا أَبَا طَالِبٍ ، تَرَعَبْتَ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمَطْلِبِ؟ فَلَمْ يَزَلْ يَكَلِّمَانِهِ حَتَّى قَالَ أَخْرَجَ شَيْءَ كَلِمَتِهِمْ بِهِ: عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمَطْلِبِ . فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تَسْتَفْزِرُنَّ لَكَ ، مَا لَمْ أَتُكَلِّمْكَ عَنْهُ . فَزَلَّتْ: «مَا كُنْتُ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَفْزِرُوا لِلْمُنْكَرِ كَيْفَ وَلَوْ كَانُوا أَوْلَى قُرْبَى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ» [التوبة: ١١٣] ، وَنَزَلَتْ: «إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ» [القصص: ٥٦].

[انظر الحديث: ١٣٦٠].

٣٨٨٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «أَنَّ سَمْعَ النَّبِيِّ ﷺ وَذَكَرَ عِنْدَهُ عَمَهُ فَقَالَ: لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شِفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَجْعَلُ فِي ضَخْضَاحٍ مِنَ النَّارِ يَبْلُغُ كَعْبِيهِ يَغْلِي مِنْهُ دِمَاغُهُ» .

[الحديث: ٣٨٨٥ - طرفه في: ٦٥٦٤].

٤١ - باب حديث الإسراء ، وقول الله تعالى:

﴿سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ، لَيْلًا رَمَى الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَا﴾

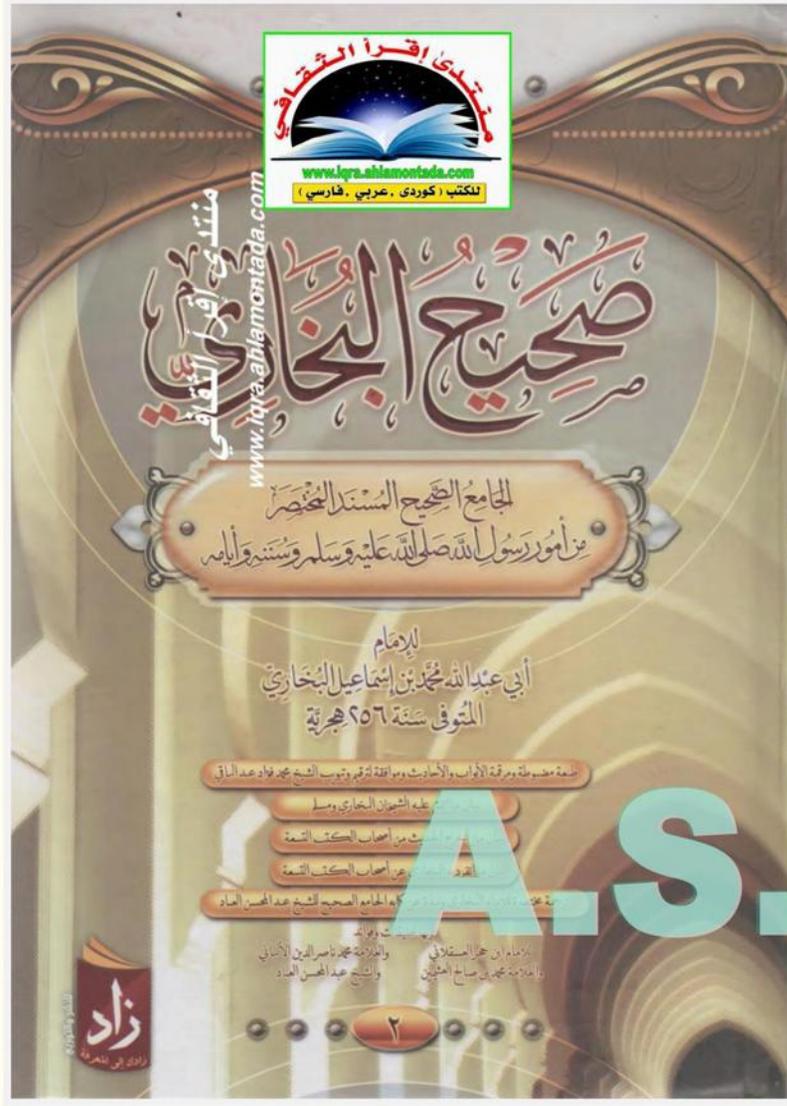
٣٨٨٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: «سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَمَّا

# ایمان ابو طالب اور قرآن پاک کی آیت کا شان نزول۔۔ بخاری شریف

## Abu Talib Ka Kalma Padhna Sabit Nahi

Hazrat Musaiyab Se marwi Hai Ky Jab Abu Talib ki Maut Ka Waqat Qareeb Aaya Tu Huzoor ﷺ Unke Paas Tashrif Legaye Us Waqat Abu Talib Ke Paas Abujahal Aur Abdullah Bin Abi Umaiya Baithe Howe Thy Huzoor ﷺ Ne Farmaya Aye Chacha ﷺ Keh Dein is Kalme Ki Badaulat Main Allah Ke Haan Aapki {Magfirat Ke Liye} Hujjat Pesh Karun Ga Abu jahal Aur Abdullah Bin Abi Umaiya Kehne Lage Aye Abu Talib Kya Tum Abdul Muttalib Ke Mazhab Se Eraaz Karo ge ? Abu Talib Ne Jawab Diya Ke Main Millate Abdul Mutalib Per Qayam Hun Tu Huzoor ﷺ Ne Farmaya Mein Aapke Liye Us Waqat Tak Astagfar Karta Rahun Ga Jab Tak Mujhe isse Mana Na Kardiya Jaaye Tu Us Waqat Ye Ayat Karima Nazil Howi **مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ**

Bukhari Sharif Kitab Tafsir Ul Quran Page 389



۱۵- باب قوله: ﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا يَدْخُلُونَ فِي مِلَّةِ أَبِيكُمْ أَلْبَانًا وَالَّذِينَ آمَنُوا يَدْخُلُونَ فِي مِلَّةِ أَبِيكُمْ أَلْبَانًا﴾ [التوبة: ۱۷۳]  
 ۴۶۷۴- حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ هُوَ ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِتْرَابِيمَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدَبٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَنَا: «إِنِّي الْمَلِيَّةُ أَيْتَانِ فَايْتَمَنَّا إِلَى مَدِينَةٍ مَبْنِيَّةٍ بَيْنَ ذَهَبٍ وَبَيْنِ يَمَضُوقَ فَتَلَقَانَا رِجَالٌ حُطَّرٌ مِنْ خَلْفِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَأَى وَحُطَّرٌ كَأَنْتَحَى مَا أَنْتَ رَأَى قَالَا لَهُمْ: ادْعُوا قَوْمَكُمْ فِي ذَلِكَ النَّهْرِ، فَوَقَفُوا فِيهِ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذَلِكَ الشَّيْءُ عَنْهُمْ فَضَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ قَالَا لِي: هَذِهِ جَنَّةٌ عَدْنٌ وَعَذَابُكَ مَنَزَلُكَ قَالَا: أَمَا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَانُوا حُطَّرُوا مِنْهُمْ حَسَنٌ وَحُطَّرُوا مِنْهُمْ قَبِيحٌ فَأَبْنَاهُمْ حُطَّرُوا عَمَلًا صَالِحًا وَأَخْرَجْنَا سَيِّئًا تَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهُمْ» [وخرجه مسلم (۲۷۵) مختصراً].

۱۶- باب قوله: ﴿مَا كَانَتْ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ﴾ [التوبة: ۱۷۳]  
 ۴۶۷۵- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِتْرَابِيمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ أبا تَالِبٍ الرَّفَاةُ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَعِنْدَهُ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَيُّ هُمْ قُلُوبُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَحْسَنُ لَكَ بِهَا جَنَّةُ اللَّهِ، فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ: يَا أبا تَالِبٍ أَرَأَيْتَ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَسْتَفْهِرُوا لَكُمْ مَا لَمْ يَكُنْ عَنْكُمْ، فَتَرَلْتُ: ﴿مَا كَانَتْ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَكَانُوا أُولَىٰ قُرْبَىٰ مِنْ بَنِيكُمْ لَمَّا آمَنُوا﴾ [التوبة: ۱۷۳]» [وخرجه مسلم (۲۷۵)].

۱۷- باب قوله: ﴿لَقَدْ نَكَحَ اللَّهُ عَلَىٰ النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ آمَنُوا فِي سَاعَةِ الْمُنْشَرَةِ مِنْ بَدْرٍ مَا كَسَاكَ بَدْرٌ مِنْهُمْ فَكَانَ قُلُوبٌ كَرِيمَةٌ يَنْهَضُونَ قَابَ عَلَيْهِمْ بِأَنَّهُمْ يَهْمُونَ وَمَوْجٌ كَجَيْشٍ﴾ [التوبة: ۱۷۷]  
 ۴۶۷۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ (ح) قَالَ أَحْمَدُ: وَحَدَّثَنَا عَيْبَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ كَعْبٍ بْنُ تَالِبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِي جَيْنٍ عَمِي قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ تَالِبٍ فِي حَدِيثِهِ ﴿وَعَلَّ الْكَلْبَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ [التوبة: ۱۷۷] قَالَ فِي آخِرِ حَدِيثِهِ: إِنَّ مِنْ تَرْبِيئِي أَنْ أَخْلَعُ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَنْسِكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ» [وخرجه مسلم (۲۷۷)].

۱۸- باب ﴿وَعَلَّ الْكَلْبَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا حَتَّىٰ إِذَا سَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَنْعَامَ بِنَاحَتِهِمْ وَسَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَنْعَامَ يَمْسِكُهَا فَهِيَ لَهُمْ حَلَالٌ﴾ [التوبة: ۱۷۸]  
 ۴۶۷۷- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي حَنِبَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَيْنٍ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ زَائِدَةَ أَنَّ الزُّهْرِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ تَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي حَسَنَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ أَخُو الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ رِيبَ عَلَيْهِمْ أَنَّهُ لَمْ يَتَخَلَّفْ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ عَمَا قَطَّ غَيْرَ غَزْوَتَيْ غَزْوَةِ الْعُسْرَةِ وَغَزْوَةِ بَدْرٍ قَالَ: فَاجْتَمَعْتُ صَدِيقِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ قَلْبًا يَتَقَدَّمُ مِنْ سَفَرٍ سَافَرَهُ إِلَّا أَحْسَنَ وَكَانَ يَبْدَأُ بِالسُّجُودِ فَيَرْكَعُ رَكَعَتَيْنِ، وَتَهَيَّأَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ كَلَامِي وَكَلَامِ صَاحِبِي وَلَمْ يَنْهَ عَنْ كَلَامِ أَحَدٍ مِنَ الْمُتَخَلِّفِينَ غَيْرًا فَاخْتَبَتِ النَّاسُ كَلَامَنَا فَلَبِثْتُ كَذَلِكَ حَتَّىٰ حَالَ عَلَيَّ الْأَمْرُ وَمَا مِنْ قَسِيءٍ أَعْمَىٰ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَمُوتَ فَلَا يُصَلِّيَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ أَوْ يَمُوتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

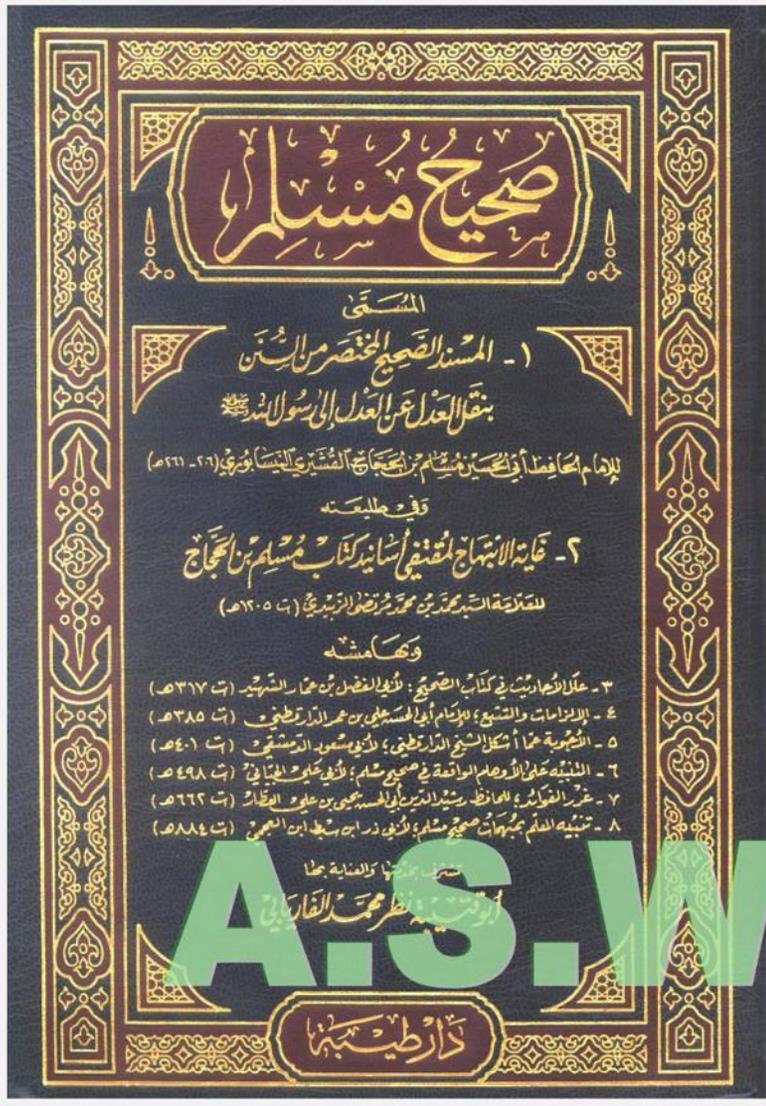
# حضرت امام مسلم کے نزدیک ابوطالب کا خاتمہ اسلام پر نہیں ہوا

## Abu Talib Ka Kalma Padhna Sabit Nahi. Muslim Sharif

Hazrat Musaiyab Se marwi Hai Ky Jab Abu Talib ki Maut Ka Waqat Qareeb Aaya Tu Huzoor ﷺ Unke Paas Tashrif Legaye Us Waqat Abu Talib Ke Paas Abujahal Aur Abdullah Bin Abi Umaiya Baithe Howe Thy Huzoor ﷺ Ne Farmaya Aye Chacha ﷻ Ke Deh is Kalme Ki Badaulat Main Allah Ke Haan Aapki {Magfirat Ke Liye} Hujjat Pesh Karun Ga Abu jahal Aur Abdullah Bin Abi Umaiya Kehne Lage Aye Abu Talib Kya Tum Abdul Muttalib Ke Mazhab Se Eraaz Karo ge ? Abu Talib Ne Jawab Diya Ke Main Millate Abdul Mutalib Per Qayam Hun Tu Huzoor ﷺ Ne Farmaya Mein Aapke Liye Us Waqat Tak Astagfar Karta Rahun Ga Jab Tak Mujhe isse Mana Na Kar Diya Jaaye Tu Us Waqat Ye Aayat Karima Nazil Howi

﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولَىٰ قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ صُلْبَ الْجَحِيمِ﴾ ﴿١١٣﴾

Muslim Sharif Kitab ul iman Vol 1 Page 33



(١) كتاب الإيمان ٣٣ ب ٩/٨ ح ٢٥-٢٤

٤٠- (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِزْرَاهِيمَ وَعَبْدُ  
ابْنِ حُمَيْدٍ، قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا  
مَعْمَرٌ، حَدَّثَنَا حَسَنُ الْخَلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ،  
قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِزْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ  
قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ، كَلَامًا عَنِ الزُّهْرِيِّ  
بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ، عَزَّيْرُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ  
عِنْدَ قَوْلِهِ: قَالَ نَزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ، وَلَمْ يَذْكَرِ  
الْآيَتَيْنِ، وَقَالَ: فِي حَدِيثِهِ: وَيُغْفَرُ فِي ذَلِكَ  
الْمَقَالَةِ، وَفِي حَدِيثٍ مَعْمَرٌ مَكَانَ هَذِهِ الْكَلِمَةِ، فَلَمْ  
يَزَلْ بِهَا.

٤١- (٢٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَابْنُ أَبِي  
عُمَرَ، قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ  
عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ لِعَمْرُو، عِنْدَ الْمَوْتِ: «قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ  
لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ» فَأَبَى، فَأَنزَلَ اللَّهُ: «وَإِنَّكَ لَا تَهْدِي  
مَنْ أَحْبَبْتَ» (القصص: ٥٦)

٤٢- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بِنِ  
مَيْمُونٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ  
كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ الْأَسَدِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَمْرُو: «قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ،  
أَشْهَدُ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ» قَالَ: لَوْلَا أَنْ خَشِيتُ  
قُرَيْشَ، لَقَوْلِي: «إِنَّمَا حَمَلْتُ، عَلَىٰ كَلِمَةٍ، الْحَرْجَ،

حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرِيُّ، ح وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ  
حَرْبٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ هَرُونَ، كَلَامًا عَنْ أَبِي  
مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ  
وَحَدَّ اللَّهُ ثُمَّ ذَكَرَ بِبَيْتِهِ.

(٩) باب أول الإيمان: قول لا إله إلا الله

٣٩- (٢٤) وَحَدَّثَنِي حُرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّجِيبِيُّ:  
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ  
ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ، عَنْ  
أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا خَضَرَتْ أَبَا تَالِبٍ الْوَفَاةُ، جَاءَهُ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَا جَهْلٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ  
ابْنُ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا  
عَمْرُ! قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، كَلِمَةً أَشْهَدُ لَكَ بِهَا  
عِنْدَ اللَّهِ» فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ ابْنُ أَبِي أُمَيَّةَ: يَا  
أَبَا تَالِبٍ! أَتَرُغِبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟ فَلَمْ يَزَلْ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْرُضُهَا عَلَيْهِ، وَيُعِيدُ<sup>(١)</sup> لَهُ ذَلِكَ  
الْمَقَالَةَ، حَتَّى قَالَ: أَبُو تَالِبٍ آخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ: هُوَ  
عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَأَبَى أَنْ يَقُولَ: لَا إِلَهَ  
إِلَّا اللَّهُ، فَسَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمَا وَاللَّهِ  
لَأَسْتَفِرَّنَّ لَكَ مَا لَمْ تَأْمُرْ أَنْتَ أَنْتَ» فَأَنزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ:  
﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ  
لَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أَلَيْسَ  
أَلَمَّ أَتَمَّ﴾ (النسبة: ١١٣)، وَأَنزَلَ اللَّهُ  
تَعَالَى فِي أَبِي تَالِبٍ، فَقَالَ يُرْسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَإِنَّكَ

(١) قوله: «ويُعِيد له» قال النووي: وفي نسخة: «ويُعِيدان  
له، على التثنية، لأي جهل، وابن أبي أمية.

(٢) قوله: «أما والله» وفي نسخة الشارح: أم والله، من  
غير ألف بعد الميم.

(٣) في (ع) «بتلك المقالة».

(٤) في (ع) «وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ».

# ابوطالب کا خاتمہ اسلام پر ہوتا تو ابوطالب کو عذاب نہیں ہوتا

## Abu Talib iman Laye Hote Tu Azab Mein Nahi Hote

Hazrat imam Muslim apni Sahih Mein Hadees Naqal Farmate hain Hazrat Abbas Bin Abdul Mutallib Bayan Karte hain Ke Unaho Ne Rasol Allah Se Pocha Ya Rasol Allah Kya Aapne Abu Talib Ko Koi Nafa Pahunchaya Wo Aap Ki Hifazat Karte Thy Aur Aap Ki Waje Se Logon Per Gazab Naak Hote Thy ? Rasol Allah Ne Jawab Mein Farmaya Haan Wo Jahanam Ke Sirf Baalai Tabqa Mein Hai Aur Agar Meri Shafa, at Se Usko Nafa Na Pahunchta Tu wo Jahanam Ke Sabse Nichle Tabke Mein Hota

Muslim Sharif Kitab ul iman Vol 1 Page 220

وَمَنْ تَقَصَّنَا فِي الدُّنْيَا سَوَّلْنَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ

www.PSEISLAM.COM

مصنفہ:

امام الحجاز القشيري رحمه الله

ترجمہ و تحشیہ:

علامہ غلام رسول سعیدی

گیا اور سورہ بقرہ میں آیت لکھی گئی ہے۔ اسی وقت نازل ہوئی  
 ”ابوطالب کے دونوں ہاتھ ہلاک ہو جائیں اور وہ خود بھی ہلاک  
 ہو جائے۔“

۵۰۸۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو حُرَيْبٍ قَالَا  
 تَأْتُوهُمُ بِهَذَا الْأَمْرِ مِنْ بَيْتِ الْأَسَدِ صَعِيدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ  
 ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ لَقِيَ قَالَ يَا صَبَّاحَهُ بَشِّرْهُ خَيْرَ خَبْرٍ أَبِي  
 أَسْمَةَ وَلَمْ يَدْكُرْ لِرَسُولِ الْأَبُو وَابْنِ عَشِيرَةٍ كَتَّكَ الْأَقْرَبِينَ.  
 (ساجد: ۵۰۲)

۹۰۔ بَابُ شَفَاعَةِ النَّبِيِّ ﷺ لِأَبِي طَالِبٍ  
 وَالتَّخْفِيفُ عَنْهُ بِسَبَبِهِ

حضرت عباس بن مہد اسٹلپ جان کرتے ہیں کہ انہوں  
 نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! کیا آپ نے  
 ابوطالب کو کوئی نفع پہنچایا وہ آپ کی حفاظت کرتے تھے اور  
 آپ کی جہ سے لوگوں پر غضب ناک ہوتے تھے؟ رسول اللہ  
 ﷺ نے جواب میں فرمایا ہاں اب وہ جہنم کے صرف بالائی  
 طبقہ میں ہے۔ اور اگر میری شفاعت سے اس کو نفع نہ پہنچتا تو وہ  
 جہنم کے سب سے نیچے طبقہ میں ہوتا۔

۵۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْكَلْبِيُّ وَابْنُ مَسْعُودٍ  
 بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْكَلْبِيُّ وَمُسْقِدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأَمْرِيُّ  
 قَالُوا تَأْتُوهُمُ بِهَذَا الْأَمْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
 بْنِ الصَّامِتِ بْنِ كَثِيرٍ عَنِ الْعَبَّاسِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ  
 قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِمْتُ أَنَّ أَبَا طَالِبٍ يَشْتَرِي وَيُقَاتِلُهُ كَانَ  
 يَمْشِي لِي وَبِقَضَائِي لَكَ قَالَ ﷺ نَعَمْ هُوَ لِي فَتَسْتَفْصِحُ  
 بَيْنَ سَائِرِ رُسُلِي لَا أَنْتَ لَكِنَّ يَسِي السُّؤْرِكِ الْأَسْطَلِ بَيْنَ  
 النَّارِ. (بخاری: ۲۸۸۳-۶۲۰۸-۶۵۷۲)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے  
 رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! ابوطالب آپ کی  
 حفاظت کرتا تھا؟ آپ کی خاطر لوگوں سے مجھڑتا تھا کیا ان  
 اعمال نے اس کو کچھ نفع پہنچایا؟ آپ نے فرمایا ہاں میں نے  
 اس کو آگ کی گہرائی میں پایا تو میں اس کو آگ کے اوپر والے  
 طبقہ میں لے آیا۔

۵۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عُمَرَ قَالَ تَأْتُوهُمُ عَنْ عَبْدِ  
 الْمَلِكِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ  
 الْعَبَّاسَ بْنَ مَرْثَدَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا طَالِبٍ كَانَ  
 يَمْشِي لِي وَبِقَضَائِي لَكَ قَالَ ﷺ نَعَمْ لِي فَتَسْتَفْصِحُ  
 بَيْنَ سَائِرِ رُسُلِي وَابْنِ عَمْرٍاءِ بَيْنَ النَّارِ فَاتَّخَذْتَهُ رِبِي  
 فَصَحَّاح. (ساجد: ۵۰۹)

نام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور حد کے ساتھ بھی یہ  
 روایت اسی طرح منقول ہے۔

۵۱۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ تَأْتِيهِمْ مِنْ  
 سَعِيدِ بْنِ شُعْبَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ عُمَرَ قَالَ  
 حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ  
 الْمُطَّلِبِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ تَأْتُوهُمُ  
 عَنْ سَعِيدَانَ بِهَذَا الْأَمْرِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَمْشُو خَيْرَ خَبْرٍ  
 بَيْنَ عَوَالِي. (ساجد: ۵۰۹)

# حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے نزدیک ابوطالب کافر ہیں

## Hazrat Usama Ke Nazdik Abu Talib Kafir

Hazrat Usam Bi Zaid رضی اللہ عنہ Bayan Karte Hain Ke Unaho Ne Huzoor صلی اللہ علیہ وسلم Se Arz Kiya Ya Rasul Allah صلی اللہ علیہ وسلم Kya Aap Makka Mein Apne Makan Per Utren Ge? Huzor صلی اللہ علیہ وسلم Ne Farmaya Aqeel Ne Makka Mein Hamra Koi Makan Ya Zamin Chhuri Hai Aqeel Aur Talib.. Abu Talib Ke Waris Howe Thy Aur Hazrat Jafar Aur Hazrat Ali Ko Unke Tarka Se Khuch Nahi Mila Tha Kyun Ke Ye Dono [Hazrat Ali رضی اللہ عنہ Aur Hazrat jafar رضی اللہ عنہ] Musalman Thy Aur Aqeel Aur Abu Talib Kafir Thy

Muslim Sharif Kitab Ul Haj Page 613, 614

وَكَانَ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ كَافِرِينَ. [ح ۱۵۸۸، ۳۰۵۸، ۴۲۸۲] ۴۴۲- (...). حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا شُعْبَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ لِحُجَسَائِهِ: مَا سَمِعْتُمْ فِي سَكَنِي مَكَّةَ؟ فَقَالَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ: سَمِعْتُ الْعَلَاءَ (أَوْ قَالَ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ) قَالَ

عَنْ م... عَشْرٍ رَشَوْلًا دَنُورًا مَثُولًا

ابن... صالح... حُسَيْنٍ أَنَّهُ قَا... وَذَلِكَ... تَقُولُ... بعد

۳- خلافت اور امت کی کتاب صحیح، طبع الفضل، بیروت، (ت ۱۳۳۷ھ)  
 ۴- بلاد اہرام والشمس، بیروت، دار الفکر، (ت ۱۳۸۵ھ)  
 ۵- الصحیح، حاشیہ اشکلاشی، دار الفکر، بیروت، (ت ۱۳۸۵ھ)  
 ۶- اللیلۃ، حاشیہ الفکر، دار الفکر، بیروت، (ت ۱۳۹۸ھ)  
 ۷- حرم القادسیہ، دار الفکر، بیروت، (ت ۱۳۶۲ھ)  
 ۸- تنبیہ اللہ، صحیح، دار الفکر، بیروت، (ت ۱۳۸۴ھ)

مترجم: حضرت مولانا عبد الحلیم  
 ابرقہ: یہ نظر حضرت القادریانی  
 دار طبع و نشر

عَبْدُ الرَّحْمَنِ، جَمِيعًا عَنْ شُعْبَانَ، كُلُّ هَوْلَاءٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَثَلِ حَدِيثِ مَالِكٍ.

۴۳۸- (۱۳۵۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَزُهَيْرُ ابْنِ حَرْبٍ (قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ) عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ آتَى هَذَا الْبَيْتَ قَلَمٌ يَرْفُثُ وَلَمْ يَفْسُقْ، رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ». [ح ۱۵۲۱، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰]

(...) وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي عَوَّانَةَ وَابْنِ الْأَخْوَصِ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَانَ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ. كُلُّ هَوْلَاءٍ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا: «مَنْ آتَى هَذَا الْبَيْتَ يَرْفُثُ وَلَمْ يَفْسُقْ».

(...) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا هُنَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

(۸۰) باب النزول بمكة للحجاج، وتورث دورها ۴۳۹- (۱۳۵۱) حَدَّثَنِي أَبُو الْقَاسِمِ وَخَرَمَلَةُ ابْنُ يَحْيَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ ابْنُ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَخْبَرَهُ عَنْ أَسَمَةَ بِنْتِ زَيْدِ ابْنِ خَارِثَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْتَ لَنْ تَزَالَ فِي دَارِكَ بِمَكَّةَ؟ فَقَالَ: «وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ مَنَظَرٍ أَوْ دُورٍ».

وَكَانَ عَقِيلٌ وَوَرِثَ أَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ، وَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِيٌّ شَيْئًا لِأَنَّهُمَا كَانَا مُشْرِكِينَ.

۴۳۷- (۱۳۴۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي طَالِبِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَقَارَةَ لِمَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ، لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ». [ح ۱۷۷۳]

(...) وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعُمَرُو بْنُ الْقَاسِمِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا شُعْبَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حَرْبٍ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ اللَّهُ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ، ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا

# حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے نزدیک ابوطالب جہنم میں ہیں

## Hazrat Abbas Ke Nazdik Abu Talib Jahannam Mein Hain

Hazrat ibne Abbas Nabi Karim Ka Ye Farman Naqal Karte Hain Jahanam Mein Sabse Halka Azab Abu Talib Ko Hoga Uneh {Aag Ke} Jote Pehnaye Jayen Ge Jiski Waje se Unka Dimagh Khaul Jaya Kare Ga

Muslim Sharif vol 1 Page 223

Agar abu Talib Ne Marte Waqat Kalima Padha Hota Tu Phir Uneh Azab Kyun Hota Malom Howa Ke Abu Talib Ka inteqal Halate Kufar Mein Howa Unaho Ne islam Qabul Nahi Kiya

مسلم شریف - (جزء) جلد اول (۲۲۳) کتاب الایمان

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ عِنْدَهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَيَجْعَلُ فِي صَخْرَةٍ مِنْ نَارٍ يُلْفَعُ كَحَمِيهِ يَغْلِي مِنْهُ دِمَاغُهُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے سامنے آپ کے چچا ابوطالب کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا: شاید قیامت کے دن انہیں میری شفاعت سے فائدہ پہنچے انہیں اب جہنم کے اوپر والے حصے میں رکھا گیا ہے اور آگ کے ٹٹوں تک پہنچتی ہے لیکن اس کی وجہ سے ان کا دماغ کھولتا ہے۔

422- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْبِلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ أَبِي عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَنْتَعِلُ بِتَعْلِينٍ مِنْ نَارٍ يَغْلِي دِمَاغَهُ مِنْ حَرِّ آوَةِ تَعْلِيهِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جہنم میں سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہوگا جو آگ کے جوتے پہنے گا اور ان جوتوں کی گرمی کی وجہ سے اس کا دماغ کھول جایا کرے گا۔

423- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَبِي غُنْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَهْوَنُ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا أَبُو طَالِبٍ وَهُوَ مُتَعَلِّقٌ بِتَعْلِينٍ مِنْهُمَا دِمَاغُهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جہنم میں سب سے ہلکا عذاب ابوطالب کو ہوگا انہیں (آگ کے) جوتے پہنائے جائیں گے جس کی وجہ سے ان کا دماغ کھول جایا کرے گا۔

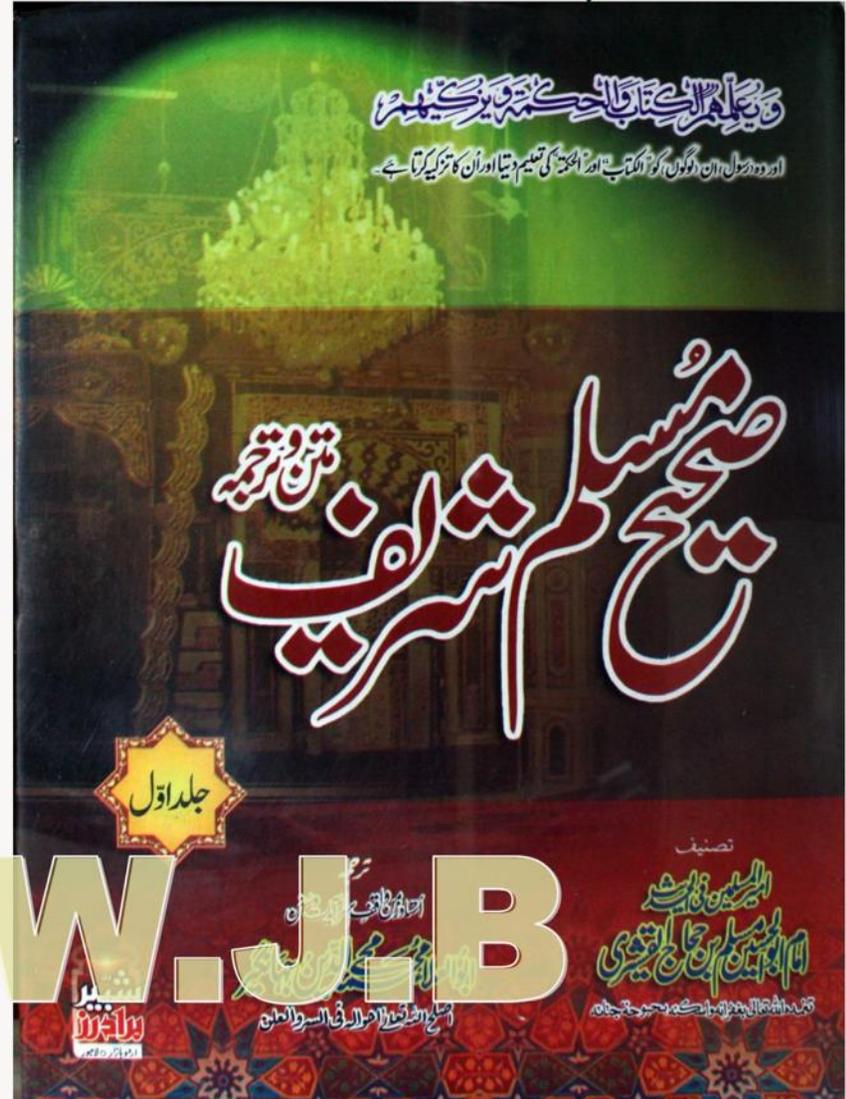
424- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَقَ يَقُولُ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ وَهُوَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ لَوْ جُلَّ يَوْضَعُ فِي أَحْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: قیامت کے بعد جہنم میں سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہوگا جس کے پاؤں کے نیچے انکار سے رکھے جائیں گے جن کی وجہ سے اس کا دماغ کھول جایا کرے گا۔

425- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ نَسِيبٍ حَدِيثٌ 121 (3670) (3672) (5855) (1763) (1768) (1774) ابن ماجہ (6271) ابویلی (6694) (6715)

حدیث 472 (6194) (6193) ابن ماجہ (6194) (6193) (2590) (9573) (9658) ابن ماجہ (7472) احمد (8729) (8730) (8733)

حدیث 423 ابن ماجہ (2648) (2636) حدیث 424 بخاری (6193) (6194) (2848) ابن ماجہ (9658) ابن ماجہ (7472) احمد (8734) (8735)

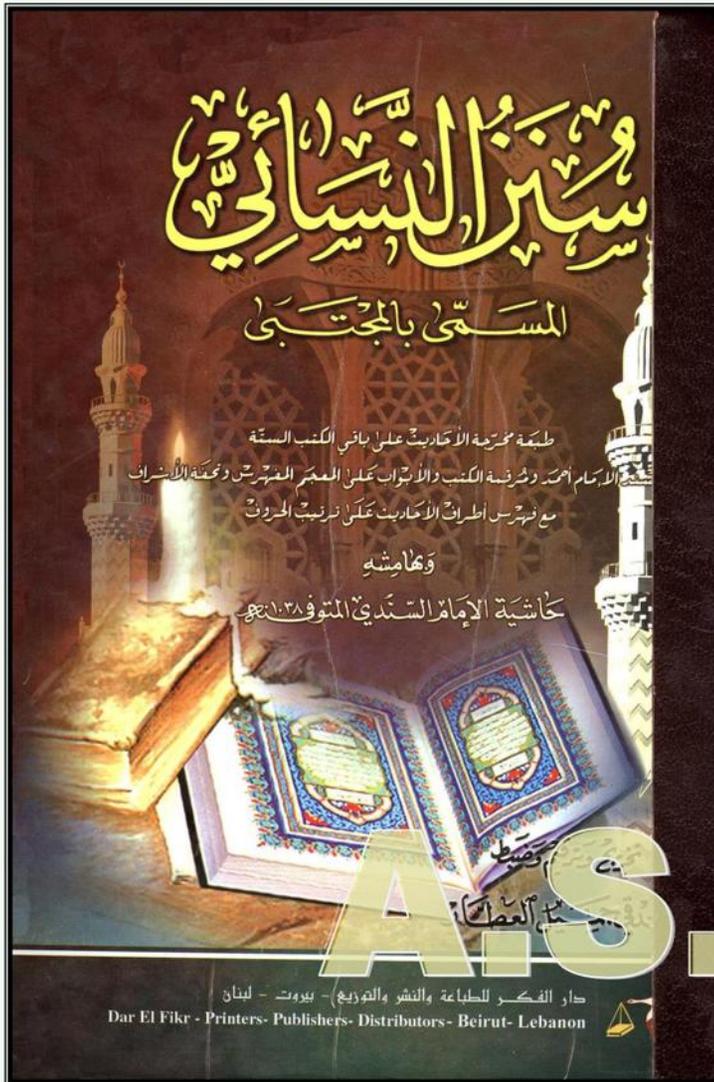


A.S.W.-J.B

# حضرت امام نسائی کے نزدیک ابوطالب مشرک ہیں

## imam Nasai Ke Nazdik Abu Talib Mushrik Hain

Hazrat imam Nasai Apni Sunan Mein Baab Bandha Hai "Mushrik Murde Ko Dafan Karne Se Ghusal Ka Wajob" Phir isi Baab Ke Tahat Hadees Sharif Naqal Farmate Hain " Hazrat Syedna Ali رضی اللہ عنہ Se Marwi Hai Ke Aapp Huzor رضی اللہ عنہ Ki Khidmat Mein Hazir Howe Aur Arz Kiya Ke Abu Talib Wafat Paa gaye Huzor رضی اللہ عنہ Ne irshad Farmaya Jayen Uneh Dafan Kar Dijiyee Main {Hazrat Ali رضی اللہ عنہ} Ne Arz Kiya Wo Tu Mushrik Faut howe Hain Huzor رضی اللہ عنہ Ne irshad Farmaya Jayen Dafan Kar Dain Jab Main Uneh Dafan Kar Ke Aap Ki Khidmat Mein Hazir Howa Tu Huzoor رضی اللہ عنہ Ne Farmaya Ghuzul Kijiyee .....Sunan Nasail Vol 1 Page 57



57 (1/1) كتاب الطهارة 57

الصُّبْحَ عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ: «أَنَّ أَسْلَمَ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَبِدُرٍّ». [د= 350، ت= 605، ج= 1، 2063].

(127/ 127) - باب تقديم غسل الكافر إذا أراد أن يسلم

189 - أَخْبَرَنَا ثَنِينَةُ قَالَتْ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: «إِنَّ ثَمَامَةَ بْنَ أَنَالٍ الْخَطَمِيُّ أَتَطَلَّقَ إِلَى نَجْلِ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَأَغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، يَا مُحَمَّدُ وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَيَّ الْأَرْضُ وَجْهَ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهَكَ أَحَبَّ الْوُجُوهِ كُلِّهَا إِلَيَّ وَإِنْ خَيْلَكَ أَخَذْتَنِي وَأَنَا أُرِيدُ الْعُقْبَةَ فَمَاذَا تَرَى قَبْرَهُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَمْرَهُ أَنْ يَنْتَقِرَ مُخْتَصِرًا». [ج= 427، 428، 469، م= 1764، د= 2679].

(128/ 128) - باب الغسل من مواراة المشرك

190 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ مُحَمَّدِ قَالَ: حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ نَاجِيَةَ بِنْتُ كَعْبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ أَبَا طَالِبٍ مَاتَ فَقَالَ: «أَذْعَبُ قَوَابِرَهُ» قَالَ: إِنَّهُ مَاتَ مُشْرِكًا. قَالَ: «أَذْعَبُ قَوَابِرَهُ، فَلَمَّا وَارَتْهُ وَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ لِي: «اغْتَسِلِ». [د= 3242، 2422، تقدم= 708، ج= 1، 709].

(129/ 129) - باب وجوب الغسل إذا التقى الختانان

191 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَمَامَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعْبَيْهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ اجْتَهَدَ فَقَدْ وَجِبَ الْغُسْلُ». [ج= 291، م= 348، د= 216، ج= 1، 610، 611، 612].

192 - أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ الْجَوْزْجَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ

189 - قال السندي: قوله: «إن ثمامة» بضم ثلثة وميم مخففة «ابن أنال» بضم ومثلة مخففة «إلى نجل» قبل بجم ساكنة وهو الماء القليل التابع وقيل هو الماء الجاري قلت: أو بقاء معجمة جمع نخلة أي إلى بستان لأن البستان لا يدخل عن الماء عادة وقد صرحوا أن الخاء رواية الأكثر وقال عياض: الرواية بالخاء وذكر ابن دريد بالجم «ثم دخل المسجد الخ» فقدم الاغسال على الإسلام وهو وإن كان فيه تعظيم الإسلام لكن تقديمه على الغسل أولى والله تعالى أعلم.

190 - قال السندي: قال: «فقال لي اغتسل» لعله أمره بذلك لإزالة ما أصابه من تراب أو غيره والله تعالى أعلم.

191 - قال السندي: قوله: «ثم اجتهد» كتابة عن معالجة الإبل.

# حضرت سعید بن مسعب رضی اللہ عنہ کے نزدیک ابوطالب مشرک ہیں

## Hazrat Sa'ed Bin Musaiyab Ke Nazdik Abu Talib Mushrik Hain

Hazrat imam Nasai Hadees Sharif Naql Farmate Han "Hazrat Sa'ed Bin Musaiyab Se marwi Hai Ky Jab Abu Talib ki Maut Ka Waqat Qareeb Aaya Tu Huzoor ﷺ Unke Paas Tashrif Legaye Us Waqat Abu Talib Ke Paas Abujahal Aur Abdullah Bin Abi Umaiyah Baithe Howe Thy Huzoor ﷺ Ne Farmaya Aye Chacha ﷺ keh Dein is Kalme Ki Badaulat Main Allah Ke Haan Aapki {Magfirat Ke Liye} Hujjat Pesh Karun Ga Abu jahal Aur Abdullah Bin Abi Umaiyah Kehne Lage Aye Abu Talib Kya Tum Abdul Muttalib Ke Mazhab Se Eraaz Karo ge ? Abu Talib Ne Jawab Diya Ke Main Millate Abdul Muttalib Per Qayam Hun Tu Huzoor ﷺ Ne Farmaya Mein Aapke Liye Us Waqat Tak Astagfar Karta Rahun Ga Jab Tak Mujhe isse Mana Na Kardiya Jaaye Tu Us Waqat Ye Aayat Karima Nazil Howi

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ أَهْوَاءَ وَلَا يَتَّبِعُوا أَوْلِيَاءَهُمْ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿١٣٧﴾

Sunan Nasai Kitab ul Janaiz page 499

499 (21/3) كتاب الجنائز 499

102/102 - باب النهي عن الاستغفار للمشركين

2031 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ الرَّهْبِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: «لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةَ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَعِنْدَهُ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ فَقَالَ: «أَبِي عَمَّ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةً أَحْسَنَ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ». فَقَالَ لَهُ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ يَا أَبَا طَالِبٍ أَتَرَعِبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَالَا يَتَكَلَّمَانِي حَتَّى كَانَ أَجْزَ شَيْءٍ كَلَّمَهُمْ بِهِ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَسْتَغْفِرُونَ لَكُمْ مَا لَمْ أَنَا عَنْكُمْ فَتَزَلْتُمْ» مَا كَلَّمَ النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ (النبوة: 113) وَتَزَلْتُمْ (إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ) (الفصص: 56). [ج= 1360، م= 24].

2032 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُوَيْبَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: «سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْتَغْفِرُ لِأَبِيهِ وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقُلْتُ: أَتَسْتَغْفِرُ لَهُمَا وَهُمَا مُشْرِكَانِ؟ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ يَسْتَغْفِرُ لِزَاهِمِمْ لِأَبِيهِ؟ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَتَزَلْتُ «وَمَا كَلَّمَ تَسْتَغْفِرُ لِزَاهِمِمْ لِأَبِيهِ إِلَّا عَنْ مَرَضٍ وَكَمَّأً إِتْلَاءً» (النبوة: 114). [ت= 3101].

103/103 - باب الأمر بالاستغفار للمؤمنين

2033 - أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ أَبِي جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي

2031 - قال السندي: «أحاج» أشفع وأشهد كما أشفع وأشهد لعنرك من المسلمين الذين ماتوا بالمدينة ونحوهم كما جاء «كنت له يوم القيامة شافعاً وشهيداً» قوله: «فنزلت» «وما كان استغفار» (النبوة: 114) والنازل في واقعة أبي طالب ما قبل ذلك وهو قوله تعالى: «ما كان للنبي» (النبوة: 114) الخ فلا منافاة.

2033 - قال السندي: «انقلب» أي رجع من صلاة العشاء «إلا ربما ظن» أي قدر ما ظن «وتنقمت إزارى» كذا في الأصول بغير ياء وكأنه بمعنى ليست إزارى فلذا عدى بنفسه «فأحضر» بمعنى العدو «فليس إلا أن اضطلجت» أي فليس بعد الدخول مني إلا الاضطجاع «حشياً» أي مرتفعة النفس متوارته كما يحصل للمسرع في المشي «وابية» أي مرتفعة البطن «فأنت السواد» أي الشخص «فلهزني» بزي معجبة في آخره (اللهم) الضرب بجمع الكف في الصدر، وفي بعض النسخ (فلهزني) بالدال المهملة من الهمد وهو الدفع الشديد في الصدر، وهذا كان تاديباً لها من سوء الظن «أن يحيف الله عليك ورسوله» من الحيف بمعنى أجور أي ياتر يدخل الرسول في نوبتك على غيرك، وذكر الله لتعظيم الرسول والدلالة على أن الرسول لا يمكن أن يفعل بدون إذن من الله تعالى فلو كان منه جور لكان بإذن الله تعالى له فيه وهذا غير ممكن وفيه لالة على أن القسم عليه واجب إذ لا يكون تركه جوراً إلا إذا كان واجباً «وقد وضعت» بكسر التاء لخطاب المرأة «أهل القبائل» أي القبور: شبيهة للقبور بالدار في الكون مسكناً. «المستقدمين» أي المتقدمين ولا طلب في السين وكذا المستأخرين «إن شاء الله» لعنرك أو الموت على الإيمان.

سيرة النبي ﷺ

المسعى بالمجتبى

طبعة محترمة الأكاديمية على ياني الكتب الستة

مترجمة الأسماء وترجمة الكتب والأبواب على المعبر المترجم ومجموعة الأشراف

مع فهرس أطراف الأكاديمية على ترتيب الحروف

وهامشه

كاشية الإمام السندي المتوفى 1028هـ

تأليف وترجمة وتصحيح

دقيق جميل العبد

دار الفكر للطباعة والنشر والتوزيع - بيروت - لبنان

Dar El Fikr - Printers- Publishers- Distributors - Beirut- Lebanon

# امام ترمذی کے نزدیک ابوطالب کا ایمان ثابت نہیں imam Tirmizi ke Nazdik Abu Talib ka islam Sabit Nahi

Hazrat ibne Abbas رضی اللہ عنہ Se Riwayat Hai Abu Talib Bimar Howe Tu Quresh Unke Paas Aaye Nabi Karim صلی اللہ علیہ وسلم Bhi Tashrif Laye Abu Talib Ke Paas Sirf Ek Aadmi Ke Baithne Ki Jaga Thi Abu Jahal Uneh Mana Karne Utha Aur Un Logon Ne Abu Talib Se Aapki Shikayat Ki Abu Talib Ne Pocha Bhatije Aap Apni Qaum Se Kya Chahate Hain ? Huzor صلی اللہ علیہ وسلم Ne Farmaya Main Unse Ek Kalma Chahta Hun Jis Ke Sabab Arab wale inke Matee Hun Jis Ke sabab Ahle Ajam ineh Juziya Ada Karen Abu Talib Ne Kaha Bas Sirf Ek Kalma? Phir Huzor Ne Farmaya Aye Chacha لا إله إلا الله Kahoe Quresh Ne Kaha Bas Sirf Ek Mabood ? Ham Ne Kisi Dusre Deen Mein Ye Baat Nahi Suni Ye Man Ghadat Baat hai Chunanchey is Per Un Logo Ke Bare Mein Quran Ki Aayat Nazil Howi

ص وَالْقُرْآنَ ذِي الذِّكْرِ نَلِّ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي عِزَّةٍ وَشِقَاقٍ {ص: 2}

Tirmizi Vol 5 Page 281,282

﴿ مَا سَمِعْنَا بِهَذَا فِي الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ إِنْ هَذَا إِلَّا خُلُقُنَا ﴾ [ص: 1]

هذا حديث حسن صحيح (2).

۳۲۳۲ (م) - حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ، وَقَالَ: يَحْيَى بْنُ عُمَارَةَ (3).

الجامع الكبير

للإمام الحافظ أبي عيسى محمد بن عيسى الترمذی  
التوفيق سنة ۱۲۹۱ هـ

المجلد الخامس  
فضائل القرآن - الدعوات

حَقَّقَهُ وَنَوَّهَ لِدَيْتِهِ وَنَعَّقَ عَلَيْهِ  
الدكتور عبد الرحمن بن عبد الرحمن بن عبد الرحمن

دار التراث الإسلامي

عن سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سُمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: «سَامُ أَبُو الْعَرَبِ، وَحَامُّ أَبُو الْحَبَشِ، وَيَافِثُ أَبُو الرُّومِ» (1).

(38) (39) باب «ومن سورة ص»

۳۲۳۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ وَعَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ الْمَعْنَى وَاحِدًا، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ يَحْيَى، قَالَ عَبْدُ: هُوَ ابْنُ عَبَّادٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَرَّصَ أَبُو طَالِبٍ فَجَاءَتْهُ فُرَيْشٌ، وَجَاءَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم، وَعِنْدَ أَبِي طَالِبٍ مَجْلِسُ رَجُلٍ، فَقَامَ أَبُو جَهْلٍ كَيْ يَمْتَنِعَهُ، قَالَ: وَشَكُوهُ إِلَى أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي مَا تُرِيدُ مِنْ قَوْمِكَ؟ قَالَ: «إِنِّي أُرِيدُ مِنْهُمْ كَلِمَةً وَاحِدَةً تَدِينُ لَهُمْ بِهَا الْعَرَبُ، وَتُوَدَّى إِلَيْهِمُ الْعَجْمُ الْجَزِيَّةُ». قَالَ: كَلِمَةً وَاحِدَةً؟ قَالَ: «كَلِمَةً وَاحِدَةً». قَالَ: «يَا عَمَّ يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ»، فَقَالُوا: إِلَهًا وَاحِدًا مَا سَمِعْنَا بِهَذَا فِي الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ إِنْ هَذَا إِلَّا اخْتِلَافٌ. قَالَ: فَنَزَلَ فِيهِمُ الْقُرْآنُ: ﴿ص وَالْقُرْآنَ ذِي الذِّكْرِ ﴿بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي عِزَّةٍ وَشِقَاقٍ ﴿إِلَى قَوْلِهِ:

(1) أخرجه ابن سعد 42/1، وأحمد 9/5 و10، والمصنف في علله الكبير (659)، والطبراني في الكبير (6871)، وفي مسند الشاميين (2645)، وانظر تحفة الأشراف 74/4 حديث (467)، والمسند الجامع 214/7 حديث (5027)، وضعيف الترمذي للعلامة الألباني (635)، وسيأتي بإسناده ومثته في (3931) إن شاء الله تعالى.

وأخرجه الحاكم 546/2 من طريق قتادة، عن الحسن، عن عمران بن حصين، عن سمرة.

والمصنف يثبت سماع الحسن من سمرة، وعندنا أنه لم يسمع كل ما رواه عنه، ورجال الإسناد ثقافت، فهذا على قاعدة المؤلف: حديث حسن صحيح.

# ابوطالب کا ایمان امام نسائی کی نظر میں

## Abu Talib ka iman imam Nasai ki Nazar Mein

Imam Nasail Sunan Ul Kubra Mein Hadees Naql Farmate Hain “ Hajjatul Wida Ke Mauqe Per Makka Sharif Mein Dakhil Hone Se Ek Din Pehle Hazrat Usama Bin Zaid ؓ Huzor ﷺ Ki Bargah Mein istafta Kiya Ke Ya Rasol Allah ﷺ Aap Apni Wiladat Makka Mukrama Mein Kahan Jalwa Farmayen Ge Mazid Farmaya Ke Kya Aqil Ne Koi Ghar Ya Makan Chhura Hai is ijmal Ki Tafsil Ye Hai Ke Abu Talib Ke 4 Bete Thy jin Mein Aqil aur Talib , Talib Ko Tu Abu Talib Ki Wirsat Mili Thi Magar Hazrat Jafar ؓ Aur Hazrat Ali ؓ Ko Koi Chiz Nahi Mili Thi Kyun Ke Ye Dono Musalman Thy Aur Aqil Wa Talib Kafir isi Waje Se Hazrat Omer ؓ Farmate Thy Ke Koi Musalman Kafir Ka Waris Nahi Ban Sakta

Sunan U Kubra imam Nasai Vol 4 Page 248,249

عن أسامة بن زيد، أنه قال: يا رسول الله، أتنزّل في دارك بمكة؟ قال: «هل ترك لنا عقيل من رباع أو دُور» وكان عقيل ورث أبا طالب هو وطالب، ولم يرثه جعفر ولا علي شيئاً؛ لأنهما كانا مسلمين، وكان طالب وعقيل كافرين، فكان عمر بن الخطاب من أجل ذلك يقول: لا يرث المؤمن الكافر<sup>(١)</sup>.

[التحفة: ١١٤].

٤٢٤٢- أخبرنا محمد بن رافع، قال: حدثنا عبد الرزاق، قال: أخبرنا معمر، عن الزهري وأخبرنا إسحاق بن منصور، قال: أخبرنا عبد الرزاق، قال: أخبرنا معمر والأوزاعي، عن الزهري، عن علي بن حسين، عن عمرو بن عثمان

عن أسامة بن زيد، قال: قلت: يا رسول الله، أين تنزل غدأ؟ وذلك في حجة، فقال: «وهل ترك عقيل منزلاً؟» واللفظ لإسحاق<sup>(٢)</sup>.

قال أبو عبد الرحمن: حديث الأوزاعي غير محفوظ.

[التحفة: ١١٤].

٤٢٤٣- أخبرنا قتيبة بن سعيد، قال: حدثنا ابن أبي عدي، عن داود، عن عامر عن عائشة، قالت: قال رسول الله ﷺ: «لا يدخل الدجال مكة، ولا المدينة»<sup>(٣)</sup>.

[التحفة: ١٦١٧٠].

٤٢٤٤- أخبرنا محمد بن المنني، عن الحجاج، قال: حدثنا حماد، قال: أخبرنا داود بن أبي هند، عن الشعبي

(١) أخرجه البخاري (١٥٨٨) و (٣٠٥٨) و (٤٢٨٢)، ومسلم (١٣٥١) (٤٣٩) و (٤٤٠)، وأبو داود (٢٠١٠) و (٢٩١٠)، وابن ماجه (٢٢٣٠) و (٢٩٤٢)، وسنن أبي يعقوب (٥١٤٩).  
(٢) سلف تخريجه في الذي قبله.  
(٣) تقدم به النسائي من بين أصحاب الكتب الستة.  
وهو في «مسند» أحمد (٢٦٠٤٧).

عن علي راحاً أرضي الله

٤٢٣٩  
عن ابن شهاب أن عبد علي راحته الله إلى الله

٤٢٤٠  
الزهري، عن أبيه عن أبيه والله إنك ما خرجت

عن علي راحاً أرضي الله

٤٢٣٩  
عن ابن شهاب أن عبد علي راحته الله إلى الله

٤٢٤٠  
الزهري، عن أبيه عن أبيه والله إنك ما خرجت

عن علي راحاً أرضي الله

٤٢٣٩  
عن ابن شهاب أن عبد علي راحته الله إلى الله

٤٢٤٠  
الزهري، عن أبيه عن أبيه والله إنك ما خرجت

### ٣٠٦- دُور مكة

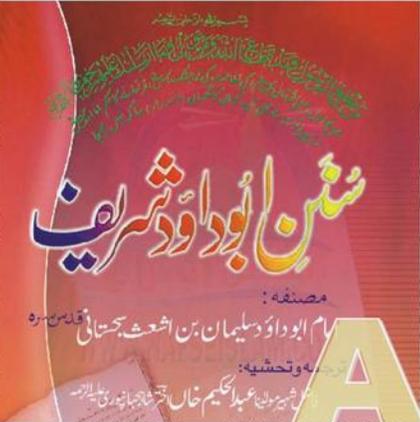
٤٢٤١- أخبرنا يونس بن عبد الأعلى، قال: حدثنا ابن وهب، قال: أخبرني يونس بن يزيد، عن ابن شهاب، أن علي بن حسين أخبره، أن عمرو بن عثمان أخبره

(١) أخرجه ابن ماجه (٣١٠٨)، والترمذي (٣٩٢٥)، وسنن أبي يعقوب (٢٩٤٢)، وهو في «مسند» أحمد (١٨٧١٥)، وابن حبان (٣٧٠٨).  
(٢) سلف تخريجه في الذي قبله.  
وقوله: «بالخزوة بمكة»، قال ابن أبي عمير في «التهذيب»: هو موضع بها عند باب الحنطين، وهو بوزن قسورة. قال الشافعي: الناس يُسكنون الحنونة والحدايب، وهما شعبةان.  
(٣) تقدم به النسائي من بين أصحاب الكتب الستة.  
وهو في «مسند» أحمد (١٨٧١٥).

# حضرت امام ابو داؤد کے نزدیک ابو طالب مشرک ہیں

## Hazrat Abu Dawood ki Nazar Mein Abu Talib Mushrik Hain

Hazrat imam Abu Dawood Sunnan Mein Hadees Naql Farmate Hain Najiya Bin Ka, ab Se Riwayat Hai Ke Hazrat Ali رضی اللہ عنہ Ne Farmaya Main Nabi Karim Ki Bargah Mein Arz Guzar Howa Ke Ya {Rasol Allah ﷺ} Aapka Bodha Chacha Gumrahi Ki Halat Mein Fauzt Hogaya {Rasol Allah ﷺ Ne irshad Farmaya} Jawo Aur Apne Walid Ko Dafan Kar Aawo Phir Mere Paas Aane Tak Koi Aur Kaam Na Karna Pas Mein Ne Jakar Uneh Dafan kiya Aur Aap ﷺ Ki Khidmat Mein Hazir Hogaya Huzoor ﷺ Ne Mujhe Hukam farmaya Ke Main Tumne Gusul Kiya Aur Apn ﷺ Ne Mere Liye Dua Framai.... Sunan Abu Dawood vol 2 page 422



**سُنَنِ ابُو دَاوُدِ مُشْرِكِ**

مصنفہ: امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث حسینی قسریہ

ترجمہ و تصنیف: شیخ الحدیث عبدالکافی محمد صالح

پہلی بار شریعتی پبلیشرز، لاہور

جس کا قرابت دار مشرک مرجائے

تاہم یہ کتب سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک کھال میں موز گزارا ہوا کہ آپ کا پورا چہرہ پھیل گیا اور آپ کی حالت میں فوت ہو گیا۔ فرمایا جاؤ اور اپنے والد کو دفن کر دو۔ پھر میرے پاس آئے کہ کوئی اور کام نہ رہا۔ پس میں نے جا کر انہیں دفن کیا اور آپ کی نودست میں ساجزہ جو گیا۔ آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں نے دفن کیا اور آپ نے میرے لیے دعا فرمائی۔

فہم ربی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شفیق چچا ابو طالب کے متعلق اس حدیث اور بعض دیگر احادیث سے جو صحیح حدیث سے صاف واضح ہو رہے ہیں کہ انہوں نے ان کا کھال میں موز گزارا ہے اور میں نے ان کا کھال میں موز گزارا ہے۔

تعمالی علیہ وسلم کی حمایت و تعریف کرنا نہ کر لیں قابل اعتماد طریقے سے ایمان لائے اسلام قبول کرنے کا ذکر موقوف نہیں۔ بعض حضرات کو روایتوں کے سہارے ابو طالب کو مومن ثابت کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ آج کل بعض فطرت پرستوں نے جن کے بے نظمیوں سے دل تو کتاب و سنت سے ایک جہاں نہیں لیکن محقق کلام نے ان تان اور روایات کو خوش کرنے کی اٹھان نہیں آرام سے بیٹھنے نہیں دیتی۔ وہ حضرات جو عقیدہ چاہیں رکھ سکتے ہیں۔ لیکن ایک متلاقی مسئلے میں اہل حق کا خلاف کر کے اہلسنت و جماعت میں اختلاف و انتشار پیدا کرنا نامناسب نہیں۔ گواہ گویا بدعتوں کے مقابلے پر اپنے تحقیق و ذوق کو کام میں لائیں تو ہم خود کو آپس میں یہ لکھا انصاف ہے کہ اگر صرف سلف کا سنت چلا لیں اور اپنی تحقیق کی کاٹری چلا لیں۔

پس اس مانفا تر تجاہل کے صدقے!

پراک دل کو چھیدا مراد دل سمجھ کے

جلد دوم



کتاب الجنائز

لس عند القبر

بحریر، عن الأعمش، عن وخرجتنا مع رسول اللہ ﷺ خذ بعدہ، فجلس الثیبي (۱)

ت إذا وضع لی قبرہ

ثم إن إبراهيم، ثنا هشام، عن ابن عباس، عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ قال: «بسم الله وعلى سنة رسول الله ﷺ هذا لفظ مثلي».

[ت ۷۰/۶۴، ۶۵] — باب الرجل يموت له قرابة (۳) مشرك

۳۲۴ — حدثنا مسدد، ثنا يحيى، عن شفيان، عن خديجة بنت خويلد، عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ قال: «أذهب قوار أباك ثم لا تخدثن شيئا حتى تأتي بي، فذهب قواريتي وحقته فأمرني فأغسلت ودعا لي».

[ت ۷۱/۶۵، ۶۷] — باب في تعميق القبر

۳۲۵ — حدثنا عبد الله بن مسعود القعقبي أن شفيان بن المغيرة حدثهم، عن حميد - يعني ابن جلال - عن هشام بن عمار قال: «جاءت الأنصار إلى رسول الله ﷺ يوم أُحُد فقالوا: أضاءنا قريح (۴) وجهك فكيف تأمرنا؟ قال: «اخفروا وأوسفوا واجعلوا الرُّجُلَيْنِ والثَّلَاثَةَ فِي الْقَبْرِ»، قيل: فأيهن يُقدَّم؟ قال: «أكثرهن قُرَّةً».

(۱) رسول الله: كذا في د.

(۲) رسول الله: كذا في د.

(۳) والد: كذا في د.

(۴) القريح بفتح القاف وسكون الراء أصله عض السلاح ونحوه.



# امام ابو یعلیٰ کے نزدیک ابو طالب مشرک ہیں

## imam Abu Yaala ki Nazar Mein Abu Talib Mushrik Hain

Hafiz Ahmed Bin Ali Apni Musnad Abu Yala Mein Hadees Sharif Naqal Farmate Hain " Hazrat Ali Bin Abu Talib رضی اللہ عنہ Farmate Hain Ke Jab Abu Talib Ka Wisal Howa Tu Main Huzor ﷺ Ke Paas Aaya Main Ne Arz Ki [Ya Rasol Allah ﷺ] Aapka Bodha Chacha Faut Hogaya Hai Huzoor ﷺ Ne Farmaya Jawo Fauran Kisi Ko Na Batana Yahan Tak Ke Mere Paas Awo Main Ne Aisa Hi Kiya Jo Mujhe Hukam Diya Gaya Tha Phir Main Aapke Paas Aaya Tu Muhje Farmaya isko Gusul Do Aur Mujhe Duayen Sikhayin Jo Mujhe Surkh Ont Sadqa Karne Se Ziyada Mehbob Hain

Musnad Abu Yala Vol 1 Page 335

«وَأَتَى السَّائِدَ، كَسَدَ الْعَدْنِيِّ وَبَشَرَةَ أَحْمَدَ بْنِ مَسْعُودٍ،  
رَجُلٍ كَانَتْ رَأْيَهُ أَنَّ بَشَرَةَ أَبِي بَشَرَةَ كَانَتْ بَشَرَةَ أَبِي بَشَرَةَ»

الحافظ إسماعيل بن محمد بن الفضل التميمي

مُسْنَدُ أَبِي يَعْلَى

الابام الحافظ احمد بن علي بن المشني التميمي

(٢١٠-٣٧٠ هـ)

حَقَّقَهُ وَحَدَّثَ أَحَادِيثَهُ

حُسَيْنُ سَلِيمُ أَسَدٌ

دار الحديث لمؤلفه

طبع في مكة المكرمة ١٤٢٢ هـ - ١٤٢٣ هـ

طَهْمَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ ، عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ كَعْبٍ .

عن علي بن أبي طالب ، قَالَ : لَمَّا مَاتَ أَبُو طَالِبٍ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ : إِنَّ عَمَّكَ الشَّيْخَ الضَّالَّ مَاتَ . فَقَالَ : «إِذْهَبْ فَوَارِهِ وَلَا تُحَدِّثَنَّ شَيْئًا حَتَّى تَأْتِيَنِي . فَفَعَلْتُ الَّذِي أَمَرَنِي بِهِ ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ لِي : «اغْتَسِلْ» وَعَلَّمَنِي دَعْوَاتٍ هُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ (١) .

١٦٤ - (٤٢٤) - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْوَاسِطِيُّ ، حَدَّثَنَا

الْحَسَنُ بْنُ يَزِيدَ الْأَصَمِّ ، قَالَ سَمِعْتُ السُّدِّيَّ يَقُولُ : عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ .

عن علي ، قَالَ : لَمَّا تُوُفِّيَ أَبُو طَالِبٍ ، أَتَيْتُ النَّبِيَّ فَقُلْتُ : إِنَّ عَمَّكَ الشَّيْخَ قَدْ مَاتَ . قَالَ : «إِذْهَبْ فَوَارِهِ وَلَا تُحَدِّثَنَّ شَيْئًا حَتَّى تَأْتِيَنِي» . قَالَ : فَوَارَيْتُهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ : «إِذْهَبْ فَاغْتَسِلْ وَلَا تُحَدِّثَنَّ شَيْئًا حَتَّى تَأْتِيَنِي» . قَالَ : فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَدَعَا لِي بِدَعْوَاتٍ مَا يُسْرُنِي أَنْ لِي بِهَا حُمْرُ النَّعَمِ أَوْ سَوْدَهَا . قَالَ : وَكَانَ عَلِيٌّ

(١) إسناده صحيح . إبراهيم بن طهمان قديم السماع من أبي إسحاق ،

توفي على الأصح سنة (١٦٣) .

وأخرجه أحمد ١ / ١٣١ ، وأبو داود في الجنائز (٣٢١٤) باب : الرجل يموت له قرابة مشرك ، والنسائي في الجنائز ٧٩ / ٤ باب : مواراة المشرك ، من طرق عن سفيان ، عن أبي إسحاق ، بهذا الإسناد .

وأخرجه أحمد ١ / ٩٧ ، والنسائي في الطهارة (١٩٠) باب : الغسل من مواراة المشرك ، والبيهقي ١ / ٣٠٤ ، وابن أبي شيبة ٣ / ٩٥ ، وأبو داود الطيالسي ص : (١٩) ، من طرق ، عن شعبة ، عن أبي إسحاق ، بهذا الإسناد . وانظر ما بعده .

# امام شافعی کے نزدیک ابوطالب صاحب ایمان نہیں تھے

## imam Shafai ke Nazdik Abu Talib Mushrik Hain

Hazrat imam Shafai Apni Musnad Mein Hadees Sharif Naql Farmate Hain "ibne Shuhab Bayan Karte Hain Hazrat imam Zainul Aabedin Ne Ye Baat irshad Farmai Hai Aqil Aur Talib , Talib Ke Waris Bane Thy Hazrat Ali Aur Hazrat Jafar Taiyar unke Waris Nahi Bane Thy Hazrat Zainul Aabdin Farmate Hain Yahi Waje Hai Hum Ne Shoyeb Abi Talib Mein Apna Hissa Tark Kardiya  
Musnad imam Shafai Page 384

### مُسْنَدُ الْإِمَامِ الشَّافِعِيِّ

جسیر الأئمة وإمام الأئمة  
الإمام أبو عبد الله محمد بن إدريس الشافعي رحمه الله

صَحِّتْ هَذِهِ النِّسْخَةُ بِكُلِّ دَقَّةٍ عَلَى النِّسْخَةِ الْمَطْبُوعَةِ  
فِي مَطْبَعَةِ بُلُوغِ الْأَمِيرِيَّةِ وَالنِّسْخَةُ الْمَطْبُوعَةُ فِي بِلَادِ الْهِنْدِ

دار الكتب العلمية  
سنة 1418

﴿ ومن كتاب الوصايا الذي لم يسمع من الشافعي رضي  
الله عنه ﴾

أخبرنا سفيان عن هشام بن حجير عن طاوس عن ابن عباس انه قيل له  
كيف تأمر بالعمرة قبل الحج والله يقول وأتموا الحج والعمرة فقال كيف تقرؤن ان  
الدين قبل الوصية أو الوصية قبل الدين قالوا الوصية قبل الدين قال فبأيها  
تبدؤن قالوا بالدين قال فهو ذلك ( قال الشافعي ) رضي الله عنه يعني ان التقديم  
جائز .

أخبرنا مالك عن ابن شهاب عن علي بن الحسين قال إنما ورث أبا طالب  
عقيل وطالب ولم يرثه علي ولا جعفر قال فلذلك تركنا نصيبنا من الشعب .

قال الشافعي قلت أخبرنا محمد بن الحسن أو غيره من أهل الصدق في  
الحديث أو هما عن يعقوب بن ابراهيم عن هشام بن عروة عن أبيه قال ابتاع  
عبد الله بن جعفر بيعاً فقال علي رضي الله عنه لا تبين عثمان ولا حجرتك عليك  
فاعلم ذلك ابن جعفر للزبير فقال أنا شريكك في بيعك فأتى علي عثمان فقال احجر  
علي هذا فقال الزبير أنا شريكه فقال عثمان احجر علي رجل شريكه الزبير .



# امام احمد بن حنبل کے نزدیک ابوطالب صاحب مشرک ہیں

## imam Ahmad Bin Hambal ke Nazdik Abu Talib Mushrik Hain

Imam Ahmad Bin Hambal Riwayat Naql Farmate Hain 'Ek martaba Hazrat Ali Nabi Karim Ki Khidmat Mein Hazir Howe Aur Abu Talib Ki Wafat Ki Khabar Di Nabi Karim Ne Farmaya Jakar Uneh Dafan Kardo Hazrat Ali Ne Arz Kiya Wo Tu Shirk Ki Halat Mein Faut Howe Hain Nabi Karim Ne Phir Yahi Farmaya Jakar Uneh Dafan Kardo Jab Main Abuu Talib Ko Dafan Kar Ke Nabi Karim Ki Ke Paas Wapas Aaya Tu Mujh Se Farmaya Jakar Gusal Karo Musnad imam Ahmad Vol 1 page 495

### المُسْنَدُ

لِلْإِمَامِ  
أَحْمَدَ بْنَ مُحَمَّدَ بْنَ حَنْبَلٍ

١٦٤ - ٢٤١

شَرَحَهُ وَصَنَعَ فَهْرَسَهُ  
أَحْمَدُ مُحَمَّدُ شَاكِرٌ

الجزء الأول

من الحديث ١  
إلى الحديث ٩٢٠

دار الحديث  
القاهرة

٧٥٩ - حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبة عن أبي إسحق قال سمعت ناجية بن كعب يحدث عن علي : أنه أتى النبي ﷺ فقال : إن أبا طالب مات : فقال النبي ﷺ : «أذهب فواره» ، فقال : إنه مات مشركاً ، فقال : «أذهب فواره» ، قال : فلما واريته رجعت إلى النبي ﷺ ، فقال لي : «اغتسل»

٧٦٠ - حدثنا محمد بن جعفر حدثنا سعيد ، يعني بن أبي عروبة ، عن الحكم بن عتيبة عن عبدالرحمن بن أبي ليلى عن علي بن أبي طالب قال : أمرني رسول الله ﷺ أن أبيع غلامين أحوين ، فبعتهما ففرقت بينهما ، فذكرت ذلك للنبي ﷺ ، فقال : «أدر كهما فارجهما ، ولا تبعهما إلا جمعاً» .

٧٦١ - حدثنا عبدالرحمن بن مهدي حدثنا سفيان عن أبي إسحق عن عاصم بن ضمرة عن علي قال : ليس الوتر بحتم كهيشة الصلاة ، ولكن سنة سنها رسول الله ﷺ .

(٧٥٩) إسناده صحيح . ناجية بن كعب : هو الأسدي ، وهو تابعي كوفي ثقة ، ترجم له البخاري في الكبير ١٠٧/٢٤٤ ولم يذكر فيه جرحاً ، وخلط بعضهم بينه وبين «ناجية بن خفاف أبي خفاف العنزي» الراوي عن عمار بن ياسر ، وهما اثنان قطعاً ، فرق بينهما البخاري في الكبير ، فترجم لكل منهما وحده ، وفرق بينهما أيضاً مسلم وأبو حاتم ، كما حقق ذلك الحافظ في التمهيد ، والحدِيثُ رواه أبو داود ٢٠٦٣ : ٣ والسلي ٢٨٢ : ٢٨٣ . وسأني مطولا ١٠٩٣ وانظر ١٠٧٤ .

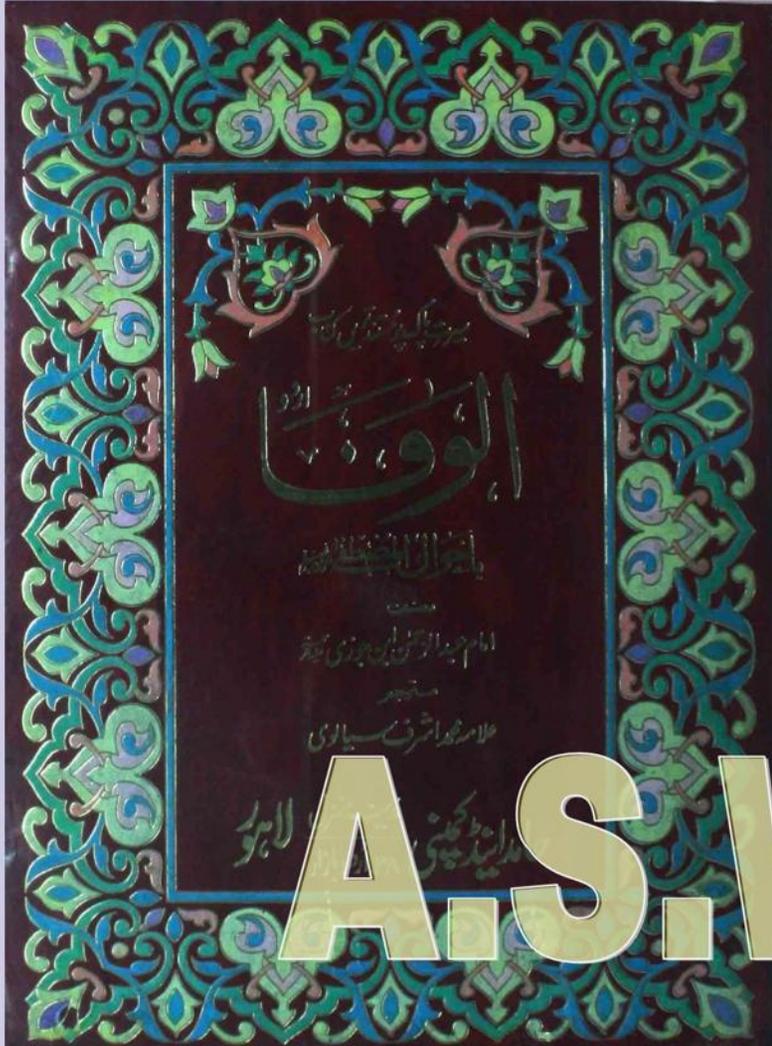
(٧٦٠) إسناده صحيح وفي تلخيص الحبير ٢٣٨ أنه رواه أيضاً الدارقطني . وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد ١٠٧ : ٤ ، رواه أحمد ورجال الصريح . وانظر ٨٠٠ والمتقى ٢٨٢٩ . ووقع في ح «تبعه» بدل «سببه» وهو خطأ . واستترك ذلك الشيخ أحمد شاكر فقال : منقطع لأنه . يعني عن سعيد بن أبي عروبة عن رجل عن الحكم فهو ضعيف . هكذا قال في استبصاره وأثبت هذا للأمانة .

(٧٦١) إسناده صحيح . وهو مكرر ٦٥٢ . ورواه الترمذي ١٠٦ : ٦٦ من شرحنا عن — بن بشار عن عبدالرحمن بن مهدي .

# امام ابن جوزی کے نزدیک ابوطالب مشرک ہیں

## imam Bin Jauzi ke Nazdik Abu Talib Mushrik Hain

Imam ibne Jauzi likhte Hain "Muhammad bin Ka,ab Se Manqol hai Ke Jab Abu Talib bimari Mei Mubtila Howe Jiske Andar Unka inteqal Hogaya Tu Quresh Ne Kaha Aye Abu Talib Apne Bhatije Ki Taraf Aadmi Bhej Kar Mutaliba Karo Ke Wo Tumeh is Jannat Mein Se Koi Chiz Mangwa Kar Dein Jiska Wo Har Waqat Tazkira Karte Hain Taki Wo Tumhare Liye Maujobe Shifa Ban Jaye Unaho Ne Aadmi Bhej Diya ,Jab Aapki Khidmat Mein Hazir Howa Tu Aaki Khidmat Mein Hazrat abubakar Siddiq Ko Bhi Hazir Paya Aapse Arz Kiya Aapke Chacha Aapse Arz Karte Hain Ke Main Umar Rasida Hun Zaif Wa Na Tawan Bhi Hun Bimar Bhi Lihaza Aap Mere Liye Jannat Ke Kahane Aur Mashrobat Mein Se Koi Chiz Bhejen Jiska Tazkira Karte Rahte Hain Take Main Shifa Yaab Ho Jauon Hazrat Abu Bakar Siddiq Ne armaya is Jannat Se istifada Ke Liye iman Shart Awal Hai Kyun Ke Allah Ne isko Kuffar Wa Mushrikin Per Ha-ram Farmaya Hai ..... Al Wafa imam ibne Jauzi Page 257



# A.S.W

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ آپ کے چچا ابوطالب آپ کی خاطر آپ کے اعدا پر غضبناک ہوتے تھے اور آپ کو نبوت کے شر سے محفوظ رکھنے کی جدوجہد فرماتے تھے۔ کیا یہ خدمات ان کو نفع دیں گی؟ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ناحشم کی تہی اور پیاب نہ میں ہیں یعنی آگ صرف ان کے ٹخنوں تک ہے اور اگر میرا وجود مسود نہ ہوتا تو وہ آگ کے پھلے پستے میں غرق ہوتے۔ یہ روایت بخاری و مسلم نے نقل فرمائی۔

محمد بن کعب قزحی سے منقول ہے کہ جب ابوطالب صاحب اس بیماری میں مبتلا ہوئے جس کے اندر ان کا انتقال ہو گیا تو قریش نے کہا اے ابوطالب اپنے بھتیجے کی طرف آدمی بھیج کر ابوطالب کو کہہ دو کہ وہ تمہیں اس جنت میں سے کوئی چیز تنگوار کریں جس کا وہ ہر وقت تذکرہ کرتے رہتے ہیں تاکہ وہ تمہارے لیے موجب شفا بن جائے انہوں نے آدمی بھیج دیا جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کی خدمت میں ابوبکر صدیق کو بھی حاضر پایا آپ سے عرض کیا آپ کے چچا آپ سے عرض کرتے ہیں کہ میں بھروسیدہ ہوں، صفت و ناقوان بھی ہوں اور پیار بھی لہذا آپ میرے لیے جنت کے طعام اور شروبات میں سے کوئی چیز بھیجیں جس کا آپ تذکرہ کرتے رہتے ہیں۔ تاکہ میں شقیاب ہو جاؤں۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس جنت سے استفادہ کے لیے ایمان شرط افضل ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو کفار و مشرکین پر حرام فرما دیا ہے۔

وہ آدمی واپس آگیا اور صورتحال سے ان کو مطلع کیا کہ میں نے محمد مصطفیٰ علیہ التیمتہ و الشناہ کو تمہارا پیغام پہنچا دیا انہوں نے مجھے جنت کی کوئی چیز عطا نہیں کی بلکہ خاموش رہے البتہ ابوبکر صدیق نے یہ جواب دیا کہ جنت اللہ تعالیٰ نے کفار پر حرام فرمادی ہے۔ کفار قریش نے پھر ابوطالب صاحب پر دباؤ ڈالا کہ وہ اپنی طرف سے آئی بھیجیں۔ انہوں نے آدمی بھیجا اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی جگہ موجود پایا۔ ابوطالب صاحب کا پیغام پہنچا تو نبی الخلق صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی جواب دیا جو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کے کھانے اور شروبات کفار پر حرام فرما دیے ہیں۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اچھی کے پیچھے چلے اداس کے ساتھ ہی ابوطالب صاحب کے گھر میں داخل ہوئے دیکھا تو سارا مکان لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ میرے چچا کے پاس سے اٹھ جاؤ اور تجھ کو قریش نے کہا ہم ایسا کرنے پر تیار نہیں ہوتے تم کوئی ان کے زیادہ حقار تو نہیں ہو۔ اگ تمہیں ان کے ساتھ رشتہ قرابت حاصل ہے تو میں بھی یہ شرف حاصل ہے۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھے اور فرمایا اسے چچا جان تمہیں بہتر جزا اور بدلہ دیا جائے تم نے مجھ میں میری تربیت و کفالت کی اور بڑا ہو جانے کی بعد بھی حفاظت و حرست میں کوئی کمی نہیں کی۔ لہذا تمہارے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے

# امام حلبی کے نزدیک ابو طالب کا ایمان ثابت نہیں

## imam Halbi ke Nazdik Abu Talib Ka iman Sabit Nahin

Hazrat imam Halbi iman Abu Talib Ke Masla Per Likhte Hain "Khuch Sakht Qisam Ke Hazrat Ne Dawa Kiya Hai Ke Abu talib Musalman Hogye Thy Ye Log is Ki Dalil Mein Be Buniyad Riwayaten Pesh Karte Hain Jin Ko Allama ibne Hujar Ne Apni Kitab isaba mein Zikr Kiya Hai Aur Likha Hai Ke Main Ne Khuch Aisi Riwayaten Dekhi Hain Jinko Shiyaun Ne Abu Talib Ke Musalman Hone Ki Dalil Ke Taur Per Jama Kiya Hai Magar Ye Sab Be Buniyad Riwayaten Hain Jin Se is Bare Mein Koin Dalil Nahi Li Jasakti

Hazrat imam Halbi Ek Aur Jaga Allah Ke Rasol Ka Farman Naqal Farmate Hain "Har Us Shaks Ki Qabar Jisne Allah Ki Wahdaniyat Aur Ek Hone Ki Gawahi Nahi Di Jahannam Ka EHissa Hai Main Ne Apne Chacha Abu Talib Ko Dozakh Ke Sabab Nichle Hisse Mein Paya Phir Allah Ne Meri Waje Unki Wahan Se Nikala Aur Chun ke Unhon Ne Mere Sath Neek Saluk Kiya Tha is Liye Unko Dozakh Ke Uper Yani Payaab Hisse Men Pahuncha dliya Gaya ... Sirat Halbi Vol 2 Page 433,434

سیرت حلبیہ اوردو ۳۳۳  
 و غیرہ پریقین نہیں رکھتے تھے (دورن مسلمان ہو جاتے) یہاں تک کتاب مواہب کا حوالہ ہے۔  
 مگر اس قول میں اشکال ہے کیونکہ ہر زبان سے ایمان کا اظہار تو لا الہ الا اللہ کہنے سے ہوتا ہے جبکہ ابو طالب نے یہ کلمہ کبھی نہیں کہا جیسا کہ یہ بات ظاہر ہے۔  
 اوسرہ یہ بات بیان ہو چکی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک انسان کو نفع پہنچانے والا ایمان جس سے وہ جنت کا مستحق ہوتا ہے اور ہمیشہ جہنم میں رہنے سے محفوظ ہو جاتا ہے وہ ہے جس میں دل سے اس بات کی تصدیق کی جائے کہ وہ رسول خدا محمد ﷺ کا دین ہے جو اس نے جانا ہے چاہے وہ قدرت کے باوجود اللہ تعالیٰ کی وحدانیت و یکتائی اور آنحضرت ﷺ کی رسالت کی کوئی گواہی کا زبان سے اقرار نہ کرے یعنی اس حالت میں کہ نہ اس سے اس کا مطالبہ کیا گیا کہ وہ انکار کر لے (یعنی اس کا انکار ظاہر ہونے کے لئے کلمہ شہادت پڑھنے کا مطالبہ ضروری تھا مطالبہ نہ ہونے کی صورت میں انکار کا سوال ہی نہیں بلکہ ایسے شخص کو اس قلبی تصدیق پر مومن کہا جائے گا) جبکہ ابو طالب سے اس اقرار کا مطالبہ کیا گیا تھا اور پھر انہوں نے انکار کر دیا تھا (لہذا ان کو مسلمان نہیں کہا جاسکتا) بغیر ایمان کے مثل خیر فائدہ مند نہیں ہے۔۔۔۔۔ کتاب طبرانی میں ام سلمہ سے روایت ہے کہ ابو جہل کے بھائی حرث ابن ہشام جینہ الوداع کے دن آنحضرت ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے کہنے لگے۔  
 ”یا رسول اللہ! آپ جن اچھائیوں پر زور دیتے ہیں وہ ہر شے داروں کی خبر گیری کی پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا یتیموں کی مدد کرنا اور ممانوں پر غریبوں کو کھانا کھانا ہیں۔ یہ ساری اچھائیاں میرے والد ہشام میں موجود ہیں لہذا ان کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟“ آپ نے فرمایا۔

”ہر اس شخص کی قبر جس نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور ایک ہونے کی کوئی نہیں دی جہنم کا ایک حصہ ہے میں نے اپنے بچا ابو طالب کو دوزخ کے سبب سے بچلے حصے میں پایا پھر اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے ان کو وہاں سے نکالا اور چونکہ انہوں نے میرے ساتھ نیک سلوک کیا تھا اس لئے ان کو دوزخ کے اوپر کی یعنی پلایب حصے میں پہنچایا گیا۔“

سر دار ان قریش کو آخر وقت ابو طالب کی وصیتیں..... ایک روایت ہے کہ جب ابو طالب کا آخری وقت آپ پہنچا تو ان کے پاس قریش کے تمام بڑے بڑے سردار جمع ہو گئے اور ابو طالب نے ان کو وصیتیں اور نصیحتیں کیں ان ہی میں سے ہیں کہ انہوں نے کہا۔

”اے کریمہ قریش! تم اللہ کی مخلوق میں بہتر لوگ اور عربوں کا دل ہو۔ تم میں عزت مند بھی ہیں اور ہمدرد فیاض اور خوش حال بھی ہیں عربوں میں کوئی عزت و مقام ایسا نہیں جس کو تم نے حاصل نہ کر لیا اور کوئی شرف اور سرور فرماؤ ایسی نہیں جس کو چھوڑ دیا ہو۔ اس طرح دوسرے لوگوں پر تمہیں ایک خاص فضیلت حاصل ہے اور اس کی بنا پر دوسرے لوگ تمہارے پیاز منہ ہیں۔ میں تمہیں اس گھر یعنی بیت اللہ کی تعظیم باقی رکھنے کی وصیت کرتا ہوں۔ بولنا اس میں ہر روز دو رکعت کا خوشنویں پڑھو اور اسی میں زندگی کی سر بلندی پوشیدہ ہے رشتے داروں کی بھی خبر گیری نہ کرنا۔ ہر سال سے کسی اور ہی کو نہ کہہ سکتے ہو کہ اس میں مسرت اور لادائیگی کثرت و برکت ہے۔ اس کے سرگئی پر شہرہ چلتی ہے۔ یہاں پر بڑے بڑے لوگوں سے پہلی قریش ہی کے نتیجے میں ہلاک و برباد ہوئی ہیں بلانے والے کی آواز پر لیکر کمانوں سالک اور مانگنے والے کو بھی مایوس نہ کرنا کیونکہ اسی میں زندگی اور موت کی عزت ہے۔ ہمیشہ سچائی اور لمبات داری کو اپنا دستور بنانا رکھنا کیونکہ ان ہی خوبیوں سے بڑے لوگوں کے دلوں

سیرت حلبیہ اوردو ۳۳۳  
 کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ یہ روایت موضوع اور من گھڑی ہو۔  
 ابو طالب کے بارے میں آپ کی شفاعت کے قبول ہونے کا تعلق سے ہے (یعنی ان کے عذاب میں کمی کا ہونا آپ کی خصوصیت ہے) ارشاد کی روشنی میں کوئی اشکال باقی نہیں رہتا کہ ان کو یعنی کافروں کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔ یعنی مستقل طور پر جہنم سے نکلنے ہوگی۔  
 پھر یہ کہ اس دوسری روایت میں یہ بات مناسب نہیں اور سنی کر دیے جانے کے متعلق سفارش فرمائی لیکن اس کے جواب میں پوئی۔  
 (قال) حضرت ابن عباس سے بھی ایک روایت ہے کہ دو چیزیں یعنی کفار میں جس کو سب سے کم عذاب دیا جوتے پھرانے جائیں گے جن سے ان کا دماغ تک کھوٹا رہے گا۔ طرح کھوٹا ہوگا جیسے وحش کا برتن کھوٹا ہے یہاں تک کہ ان کا دماغ روایت میں یوں ہے کہ ان کا دماغ اس طرح کھوٹا ہے جیسے کڑھائی میں جاہلیت میں عربوں کا یہ طریق تھا کہ وہ جلدی کپڑے کی وجہ سے تازہ ہجور پکا کر کھالیا کرتے تھے۔  
 علامہ سبکی نے عذاب کو ابو طالب کے بیروں کے ساتھ خاص کیے جانے کی حکمت بھی بیان کی ہے۔  
 کچھ سخت قسم کے شیعہ حضرات نے دعویٰ کیا ہے کہ ابو طالب مسلمان ہو گئے تھے۔ یہ لوگ اس کی دلیل میں بے بنیاد روایتیں پیش کرتے ہیں جن کو علامہ ابن حجر نے اپنی کتاب اصابہ میں نکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ میں نے کچھ ایسی چیزیں یعنی روایتیں دیکھی ہیں جن کو شیعوں نے ابو طالب کے مسلمان ہوجانے کی دلیل کے طور پر جمع کیا ہے مگر یہ سب بے بنیاد و اسی روایتیں ہیں جن سے اس بارے میں کوئی دلیل نہیں لی جاسکتی۔

ابو طالب نے ایک روایت بھی بیان کی ہے جس میں وہ کہتے ہیں کہ مجھے محمد ﷺ نے بتلایا کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے صلہ رحمی یعنی رشتہ داروں کی خبر گیری کرنا عذاب ہے اور اللہ تعالیٰ ان کو اس کی عبادت کرنے اور اس کے سوا دوسروں کی عبادت نہ کرنے کا حکم دیا ہے۔  
 ایسے ہی ابو طالب کہتے ہیں کہ مجھے میرے بچے نے یہ کہا۔  
 ”شکر کرنے پر اللہ تعالیٰ روز قیامت میں ان کو فرماتا ہے اور اگر نہ رہے پر عذاب جاتا ہے۔“

کون سا ایمان معتبر ہے..... کتاب مواہب میں علامہ ابن حجر نے شرح تفسیر کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ ابو طالب ان لوگوں میں سے ہیں جو آنحضرت ﷺ کے ظاہر و باطن پر تو ایمان لائے مگر ان کے دل میں کفر یعنی انکام پر یقین اور اعتقاد رکھ کر انہوں نے کفر کیا۔ کیونکہ وہ کہا کرتے تھے کہ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ میرا بھتیجہ جو کچھ کہتا ہے وہ سب حق اور سچ ہے اور اگر مجھے یہ ذر نہ ہوتا کہ قریشی عورتیں مجھ پر آوازیں گیں گی تو میں محمد ﷺ کی فرمائیں برداری کرتا۔ لہذا یہ بات حق کا زبان سے اعتراف اور دل سے اعتقاد ہے مگر یہ کہ وہ احکام

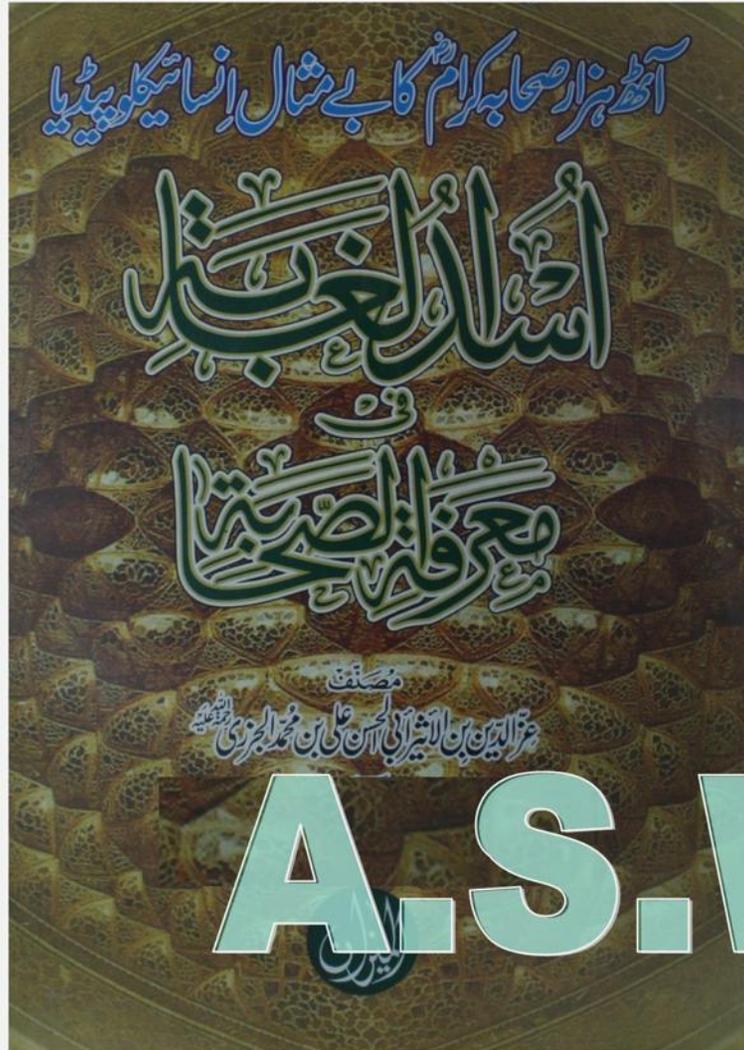


# حضرت امام جزری کے نزدیک ابو طالب کا ایمان ثابت نہیں imam Jazri Ke Nazdik Abu Talib Musalman Nahi Thy

Hazrat imam ibne Aseer Jazri Huzor Ke Ke Chachaun Ka Tazkira Farma Kar Likhte Hain "Huzoor Ke Chachaun Mein Se Siwa Hazrat Hamza Aur Hazrat Abbas Ke Koi islam Nahi Laya

Usdul Ghaaba Fi Marifat ul Sahaba Vol 1 Page 89

Kahan Hain Wo Log Jo Rafzi Shion Ke Baqawe Mein Aakar Ye Keh Rahe Thy Ke "Agar Koi Abu Talib Ko Musalman Na Mane Wo Musalman Hi Nahi " Wo Ye Batayen Ki imam ibne Jazri unke Nazdik Musalman Hain Ki Nahi?



89  
أسر الغابہ  
رسول اللہ اور (ایک چچا آپ کے) مقوم اور (ایک چچا آپ کے) نخل تھے اور نخل کا (اسلی) نام مغرہ تھا اور (ایک چچو بھی آپ کی) صفیہ جن سے عاتر بن حرب بن امیہ نے نکاح کیا اور عاتر کے بعد عوام بن خیلید نے ان سے نکاح کیا تو ان سے زبیر اور سائب اور عبد الکعب پیدا ہوئے جو بچپن میں انتقال کر گئے اور ان سب کی والدہ بالہ بنت اہیب بن عبد مناف بن زہرہ تھیں اور وہ رسول اللہ کی والدہ حضرت آمنہ بنت وہب بن عبد مناف کی چچا زاد بہن ہیں اور (ایک چچا آپ کے) عباس بن عبد المطلب تھے ان کی والدہ تنیلہ بنت جناب بن کلیب بن مالک تھیں جو قبیلہ نضر بن قاسط میں سے تھیں اور ایک چچا آپ کے ضرار بن عبد المطلب ہیں۔ اور وہ اسلام سے پہلے نکاح کر چکے تھے ماں ان کی بھی تنیلہ ہیں اور (ایک چچا آپ کے) عاتر بن عبد المطلب ہیں اور حضرت عبد المطلب کی اولاد میں سب سے بڑے یہی تھے اور انہیں کے ساتھ حضرت عبد المطلب کی کنیت تھی (یعنی ان کی کنیت ابوغارث تھی) والدہ ان کی صفیہ بنت جندب بن جحیر بن زباب بن صیب بن سوآۃ بن عمر بن صعصعہ تھیں اور (ایک چچا آپ کے) ختم بن عبد المطلب ہیں جو بچپن ہی میں انتقال کر چکے والدہ ان کی بھی صفیہ ہیں اور (ایک چچا آپ کے) عبد العزی بن عبد المطلب ہیں اور انہیں کی کنیت ابولہب تھی اور یہ بڑے تھے یہ کنیت ان کی رکھی تھی بعد ان کی خوبصورتی کے (اہب آگ کے شعلہ کو کہتے ہیں یعنی ان کا رنگ نہایت روشن اور سرخ و سپید تھا) اور ان کی والدہ لہنی بنت باجر بن عبد مناف بن ضامر بن صعصعہ ابن سلول خزاعی تھیں اور (ایک چچا آپ کے) عیداق بن عبد المطلب تھے ان کا (اسلی) نام نوفل ہے اور ان کی والدہ مومعہ بنت عمرو بن مالک بن مؤمل بن سویب بن سعد بن مشوہ بن عبد بن جحیر تھیں جو قبیلہ خزاعہ کی ایک خاتون تھیں اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ختم اور عیداق ایک ماں کے بیٹے تھے اور عاتر کی ماں کے بیٹے نہ تھے۔ آپ کے چچاؤں میں سے سوا حضرت حمزہ اور عباس کے کوئی اسلام نہیں لایا اور آپ کی چچو بھی حضرت صفیہ تو بالاقاف اسلام لائیں اور اردی اور عاتک کے بارے میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے جیسا کہ ہم نے ان دونوں کے ناموں میں ذکر کیا ہے۔

آپ کی بیویوں اور حرموں کا ذکر

سب سے پہلی خاتون جن سے رسول اللہ نے نکاح کیا حضرت خدیجہ ہیں اور ان کی موجودگی میں آپ نے کسی سے نکاح نہیں کیا یہاں تک کہ ان کی وفات ہوگئی۔ پھر آپ نے ان کے بعد حضرت سوڈہ بنت زمعہ سے نکاح کیا۔ امام زہری کہتے ہیں کہ آپ نے حضرت عائشہ کے نکاح سے پہلے مکہ میں ان سے نکاح کیا تھا اور مکہ ہی میں آپ نے ان سے خلوت فرمائی اور امام زہری کے علاوہ اور لوگ کہتے ہیں کہ آپ نے پھر حضرت عائشہ سے نکاح کیا تھا ہاں خلوت آپ نے حضرت سوڈہ کے ساتھ حضرت عائشہ سے پہلے فرمائی کیونکہ حضرت عائشہ (اس وقت) صفیہ (اس وقت) تھیں اور آپ نے حضرت عائشہ بنت ابی بکر (مصدق) سے مکہ میں نکاح کیا اور مدینہ میں سیدہ جحیر میں ان کے ساتھ خلوت فرمائی اور آپ نے حضرت حفصہ بنت عمر بن خطاب سے شہابان سیدہ ہجرت میں نکاح کیا اور حضرت زینب بنت خزیمہ (جن کا لقب باعتر فریہ ہے) پروری کے) اور سلمہ (جن کا لقب کنیا تھا) سے سیدہ ہجرت میں نکاح کیا وہ آپ کی خدمت میں دو مہینے یا تین مہینے رہیں۔ آپ نے بی بیوں میں سے سوال ان کے اور سوا حضرت خدیجہ کے آپ سے پہلے کسی کا انتقال نہیں ہوا۔ آپ نے حضرت ام سلمہ بنت ابی امیہ سے شہابان سیدہ میں نکاح کیا اور اس کے علاوہ بھی کہا گیا ہے اور آپ نے حضرت زینب بنت جحش اسدیہ سے سیدہ ۵ھ میں نکاح کیا اور آپ نے حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان سے سیدہ ۶ھ میں

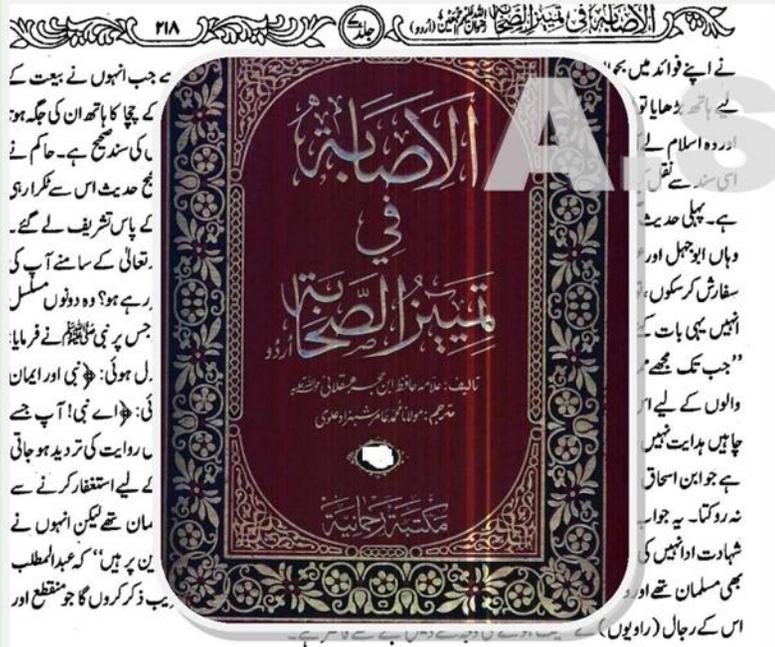
A.S.W

# ایمان ابوطالب پر امام ابن حجر نے کیا شیعہ روایات کا رد۔ الاصابہ

## Iman Abu Talib Per Shia Riwayat Ka Rad, ibne Hujar

Hazrat imam ibne Hujar imane Abu Talib Ke isbat per Shia Riwayat Ka Rad Karte Howe Farmate hain 'Rahi Dusri Hadees Jismen Abu Talib Ki Nabi Ki Tasdiq Karne ki Gawahi Hai iska Aur Abu Talib Ke Ashar Ka Jawab Ye Hai Ke iski Misaal Aise Hai Jaise Allah Ne Quresh Ke Kafiron Ka Haal Bayan Kiya Hai 'Aur Unke Munkir Howe Aur Unke Dilun Mein Unka Yaqin Tha Zulm Aur Takabbur Se Dekho Kaisa Anjam Howa (Namal 14) Phir Aage likhte Hain Rahi Teesri Hadees Jo Hozni Ka Asar Hai Aur Mursal Hai iske Bawa jod ismen Rishtedari Aapko Jode Rakhe Gi , Abu Talib Ke Musalman Hone Ki Koi Baat Nahi Balki iske Munafi Baat Maujud Hai Wo Ye Ke Huzur ﷺ Abu Talib Ke Janaza Ki Taraf Mukhalif Simt Se Aaye Warna Aap Janaze ke Sath Chalte Aur Khud Namaze Janaza Padhte isse Ziyada Sahih Riwayat Mein Hai Jo Abu Dawod Aur Nasai Ne Naqal Ki Hai Aur ibne Khuzaima ne ise Sahih Kaha Hai Batariqe Najiya Bin Ka, ab Bahawala Hazrat Ali ﷺ Marwi Hai Farmaya 'Jab Abu Talib Ka inteqal Howa Main Nabi karim Ke Paas Aaya Ke Aaka Gumrah Chacha Chal Basa Aap ﷺ Ne Farmaya Jawo Unki Lash Dafan Kardo Ye Kaam Khatam karne Tak Mujh Se Koi baat mat karna

Al Asaaba Fi Tameez Ul sahaba vol 7 Page 217, 218



نے اپنے فوائد میں جو...  
 نے ہاتھ بڑھایا تو...  
 اردو اسلام لے...  
 اسی سند سے نقل...  
 ہے۔ پہلی حدیث...  
 وہاں ابوجہل اور...  
 سفارش کر سکوں...  
 انہیں یہی بات کہ...  
 ”جب تک مجھے...  
 والوں کے لیے...  
 چاہیں ہدایت نہیں...  
 ہے جو ان اسحاق...  
 نہ روکتا۔ یہ جواب...  
 شہادت ادا نہیں کی...  
 بھی مسلمان تھے اور...  
 اس کے رجال (راویوں)...

دوسری حدیث جس میں ابوطالب کی نبی ﷺ کی تصدیق کرنے کی گواہی ہے اس کا اور ابوطالب کے اشعار کا جواب یہ ہے کہ اس کی مثال ایسے ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے قریش کے کافروں کا حال بیان کیا: ”انہوں نے اس کا انکار کیا جبکہ ان کے دل اس کا یقین رکھتے ہیں کہ یہی ظالم اور سرکش ہیں“۔ ان کا کفر عناد و ضدی وجہ سے تھا جو تکبر و نفرت سے پیدا ہوا، اس کی طرف ابوطالب نے اپنی اس بات سے اشارہ کیا ہے ”اگر قریش مجھے عار نہ دلائیں۔“ دہی تیسری حدیث جو ہوزنی کا اثر ہے اور مرسل ہے اس کے باوجود اس میں رشتہ داری آپ کو جوڑے رکھے گی۔ ان کے مسلمان ہونے کی کوئی بات نہیں بلکہ اس کے معنی بات موجود ہے وہ یہ کہ آپ ان کے جنازے کی طرف مخالف سمت سے آئے ورنہ آپ جنازے کے ساتھ چلتے اور خود نماز جنازہ پڑھاتے۔ اس سے زیادہ صحیح روایت میں ہے جو ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی اور ابن خزیمہ نے اسے صحیح کہا ہے، بطریق ناجیہ بن کعب بحوالہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مروی ہے، فرمایا: جب ابوطالب کا انتقال ہوا میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا کہ آپ کا گمراہ چچا چل بسا ہے۔ آپ ﷺ نے

یا: جاؤ ان کی لاش دفن کر دو اور یہ کام ختم کرنے تک مجھ سے کوئی بات نہ کرنا۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ جب وہاں آیا تو...  
 پ ﷺ نے مجھ سے دعا کی۔ مذکورہ رافضی نے ایک اور سند سے بواسطہ ناجیہ بن کعب بحوالہ حضرت علی یہ روایت ”لفظ شال...  
 راہ) کے بغیر“ نقل کی ہے۔

بیجا کہ مجھے اپنی جنت کے انور کھلائے، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اسے کافروں پر حرام کر دیا ہے، اور رافضہ کا...  
 لیا ہے کہ وہ مسلمان فوت ہوئے، انہوں نے اس بات کو لیا ہے جو ان کی طرف منسوب ہے: ”...  
 ”آپ نے مجھے دعوت دی اور میں جانتا ہوں کہ آپ سچے ہیں۔ آپ ﷺ نے سچ کہا، آپ اس سے پہلے...  
 امانت دار تھے، میں جانتا ہوں کہ محمد ﷺ کا دین دنیا کے تمام ادیان سے بڑھ کر ہے۔“  
 ابن عساکر رضی اللہ عنہ نے ترجمے کے شروع میں فرمایا: بعض کا قول ہے کہ وہ اسلام لائے اور ان کا اسلام صحیح نہیں۔

میں بعض شیعہ کی تصانیف سے واقف ہوں کہ انہوں نے ابوطالب کا اسلام لانا ثابت کیا ہے۔ اس میں سے وہ ہے جسے...  
 بس بن کعب کے طریق سے بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کیا گیا ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ابوطالب کے پاس ان کے مرض...  
 میں آئے تو ان سے کہا: ”اے چچا! لکھ لا الہ الا اللہ کہہ دیجئے، تاکہ قیامت والے دن میں آپ کی شفاعت کر سکوں“۔  
 فرماتے ہیں: اے نبی ﷺ! اللہ کی قسم! اگر مجھ پر اور میرے اہل پر میرے بعد عار نہ ہوتی کہ وہ کہیں گے کہ میں نے موت کی...  
 گھبراہٹ میں یہ لکھ کہا تو میں ضرور کہہ دیتا۔

تو ان کے ہونٹ حرکت کرتے ہوئے دکھائی دیئے۔ تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ ان کی طرف جھکے اور ان کی بات سنی۔ پھر اپنا...  
 سر ان سے اٹھایا اور کہا: انہوں نے اللہ کی قسم وہ لکھ کہا ہے جس کا آپ نے ان سے سوال کیا تھا۔  
 اسحاق بن عیسیٰ ہاشمی کے طریق سے بحوالہ ان کے والد مروی ہے میں نے مہاجر مولوی بغویں کو فرماتے ہوئے سنا فرماتے...  
 ہیں: میں نے ابورافع کو فرماتے ہوئے سنا، میں نے ابوطالب کو فرماتے ہوئے سنا: میں نے اپنے بیٹے محمد بن عبد اللہ کو فرماتے ہوئے...  
 سنا کہ انہیں ان کے رب نے صلہ رحمی کے ساتھ بھیجا ہے اور یہ کہ ایک اللہ کی عبادت کی جائے اس کے ساتھ کسی اور کی عبادت نہ کی...  
 جائے، اور محمد سے بڑے سچے اور امانت دار ہیں۔

ابن مبارک کے طریق سے بحوالہ ابوعامر ہوزنی مروی ہے کہ آپ ﷺ ابوطالب کے جنازے کے سامنے سے گزرے۔  
 اور آپ فرما رہے تھے: ”رشتہ داری تم سے بڑی رہے گی“۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے تو ابوطالب نے ان سے کہا:  
 اپنے چچا زاد کا ساتھ نہ چھوڑنا۔ عمران بن حصین سے مروی ہے کہ ابوطالب نے حضرت بن ابی طالب سے کہا: جب وہ اسلام لائے...  
 تھے، اپنے عم زاد کا بازو چومو چنانچہ حضرت جعفر نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: صدیق...  
 اکبر ابوقحافہ کو ساتھ لے کر آئے اور اہلبائی سن رسیدہ بزرگ تھے جن کی نظر بھی جاتی رہی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے دیکھتے ہی فرمایا:  
 ”بوڑھے میاں کو کیوں تکلیف دی میں خود ہی ان کے پاس آجاتا۔“  
 صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ...  
 انہیں اجر عطا فرمائے۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے، اگر آپ کے چچا ابوطالب اسلام لے آتے تو مجھے اپنے...  
 والد کی نسبت ان کے اسلام لانے سے زیادہ خوشی ہوتی کیونکہ اس سے آپ کو سرت ہوتی تھی۔ ان احادیث کی سندیں بے حد کمزور...  
 ہیں۔ آخری حدیث میں ابوطالب کے مسلمان ہونے کا ثبوت مراد نہیں، چنانچہ عمر بن شبر نے کتاب مکہ میں، ابویعلیٰ، ابوشرا اور سویہ

بخاری (۴۷۷۲) مسلم (۳۹) بدلیہ والنہایہ (۱۲۵/۳) مکتز العمال (۳۴۴۳)  
 المعجم الکبیر (۲۹/۹) مجمع الزوائد (۱۷۴/۶)

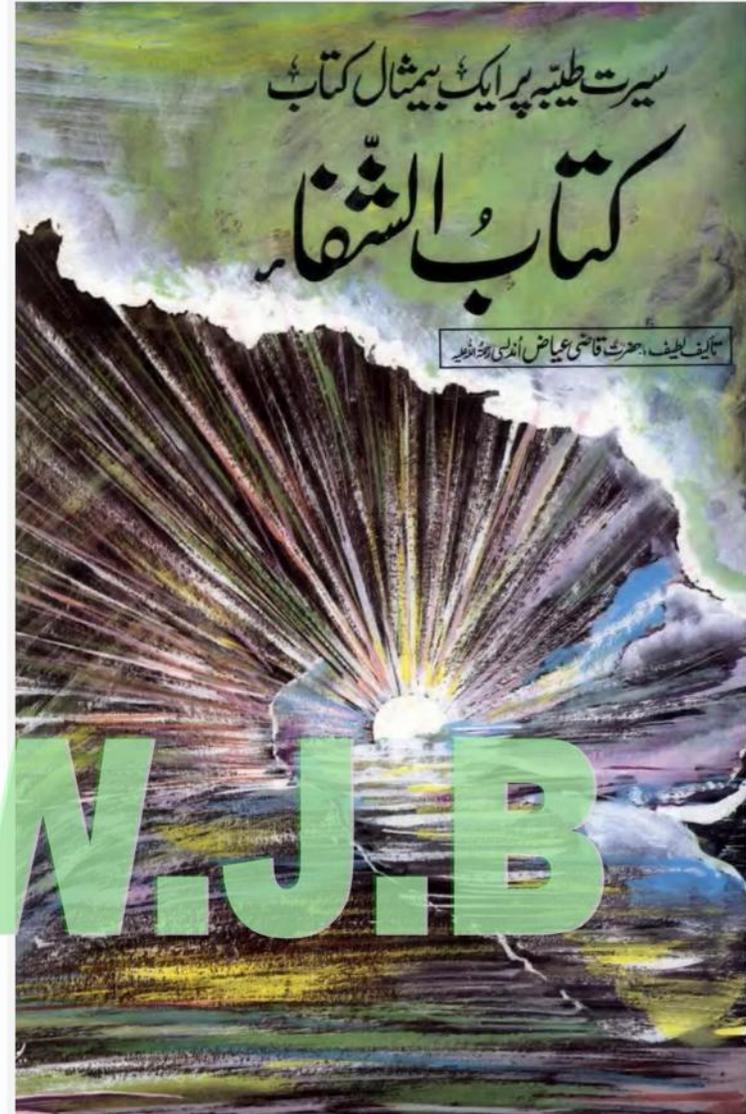
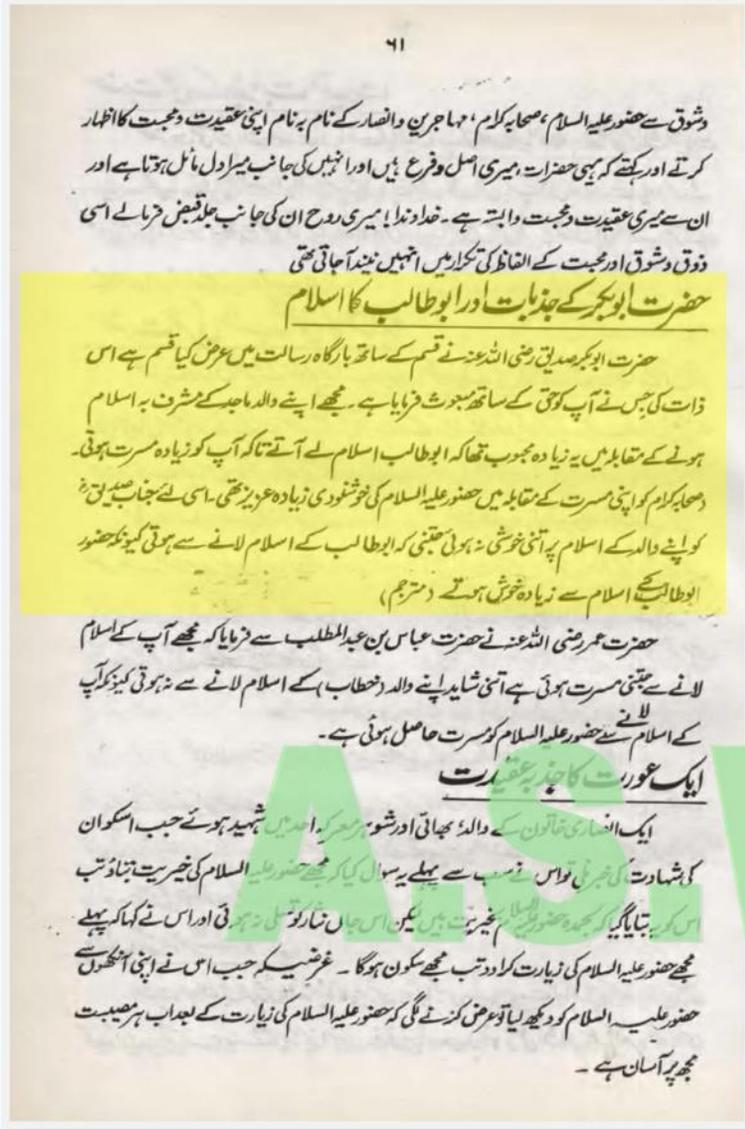
# امام قاضی عیاض کے نزدیک ابوطالب کا ایمان ثابت نہیں

## imam Qazi Ayaz Aur iman Abu Talib

Hazrat Qazi ayaz Kitabush Shifa Mein Hazrat Abubakar Siddiq رضی اللہ عنہ Ka Waqaya Naql Farmate Hain” Hazrat Abubakar Siddiq Ne Qasam Ke Sath Bargaah Risalat Mein Arz Kiya Qasam Hai is Zaat Ki Jisne Aap ﷺ Ko Haq Ke Sath Maboos Farmaya Hai Mujhe Apne Walid Ke Musharraf Ba islam Hone Ke Muqable Mein Ye Ziyada Mehboob Tha Ke Abu Talib islam Le Aate Taake Aap ﷺ Ko Ziyada Masarrat Hoti

KitabUsh Shifa Vol 2 Page 61

Is Riwayat Se Bhi Saaf Pata Chal Raha Hai Ke Abu Talib iman Laaye Bagair is Duniya Se Chale Gaye Agar iman Le Aaye Hote Tu Hazrat Abubakar Siddiq Yun Na irshad Farmate



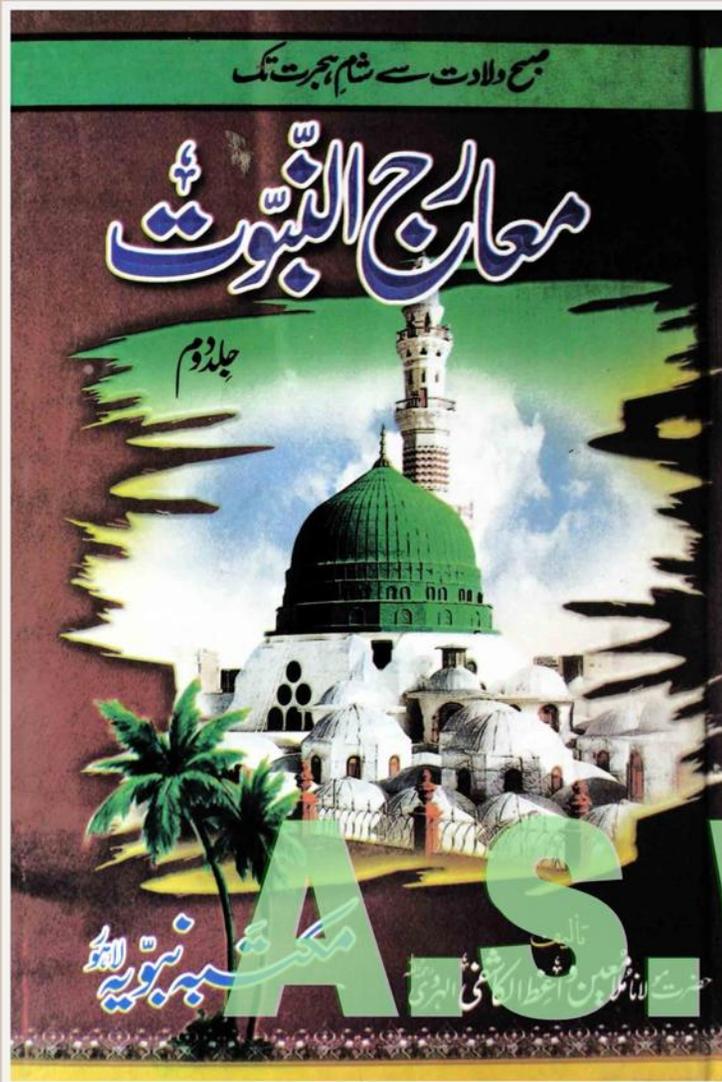
ملا معین الکاشفی اور ابوطالب کا ایمان

# Mulla Moin Kaashafi Aur iman Abu Talib

Mulla Moin Kaashafi Likhte Hain” Baaz Ulama Ka Qaul Hai Ke Kufr Ki 4 Qismen Hain 1, Kufr e inkaar 2, Kufr e Jahud 3 Kyfr e Nifaq 4, Kufr e inaad Phir Aage Abu Talib ke Kufr Se Mutaliq Likhte Hain “Kufr e inaad Ye Hai Ke Dil Se Allah Ko Pehchane Lekin Zuban Se Khuda Ka iqrar Na Kare Aur Na Hi Uske Ahkam Wa Faramin Ke

Samne Sare Taslim Kham Kare Jaise Abu Talib Ka Kufr us ne Kaha **Aur Ye Taye** ولقد علمت بان دین محمد من خیر ادیان البریادینا **Shuda Baat Hai Ke Jo Shaks Bhi Charon Aqsam Mein se Kisi Ke Sath Bhi Mutassif Hoga Wo Magfirat Se Mehroom Rahe Ga**

MUARJ UN NABOWAT VOL 2 PAGE 322



۳۲۲

دماغتہ، یعنی ابوطالب کا عذاب قیامت کے روز دوسرے تمام کافروں سے نرم اور ہلکا ہوگا، اس کے پاؤں میں آگ کی دو جوتیاں ہوگی ان جوتیوں کی حرارت سے اس کے سر کا مغز نکھوٹا ہوگا مگر اس کا خیال یہ ہوگا کہ مجھ سے زیادہ کسی کو عذاب نہیں ہو رہا۔

بعض علماء کا قول ہے کہ کفر کی چار قسمیں ہیں :

۱۔ کفر انکار	۲۔ کفر تجھود
۳۔ کفر نفاق	۴۔ کفر عناد

کفر انکار یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو نہ پہچانے، نہ دل سے اور نہ ہی زبان سے۔ کفر تجھود یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو دل سے جانے مگر زبان سے اقرار نہ کرے جیسے ابلیس کا کفر، اور ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہودیوں کا۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے :-

فلما جاء اہم عمر فوا کفروا بہ الیٰ جحد و ا۔

کفر نفاق یہ ہے کہ زبان سے خدا تعالیٰ کا اقرار کرے لیکن دل میں اعتقاد نہ ہو۔ کفر عناد یہ ہے کہ دل سے خدا تعالیٰ کو پہچانے لیکن زبان سے خدا تعالیٰ کا اقرار نہ کرے اور نہ ہی اس کے احکام و فرامین کے سامنے تسلیم خم کرے، جیسے ابوطالب کا کفر، اس نے کہا: ولقد علمت بان دین محمد من خیر ادیان البریادینا، اور یہ سطر شدہ بات ہے کہ جو شخص بھی ان چاروں اقسام میں سے کسی کے ساتھ بھی منصف ہوگا وہ مغفرت الہی سے محروم رہے گا۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فوتیگی جزائے خیر دے، نے کہا ہے کہ مشہور قول کے مطابق ابوطالب کی وفات کے تین روز بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا فوت ہوئیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسیت لگنی ہو گئی اور درود المادہ مسابب کی کوئی تہنہ نہ رہی، کیونکہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی فطرتاً تعین ہونے لگی اور وزن و ملال کی کثرت کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے بہت کم باہر نکلتے تھے، یہاں تک کہ رسالت اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سال کا نام عام الحزن

# امام قسطلانی شافعی اور ایمان ابوطالب

## imam Qustalani Aur iman Abu Talib

Hazrat imam Qustalani Mawahib Ul Luduniya Mein Farmate Hain” Ek Aur Riwayat Mein Hai Ke Aap ﷺ Ne Farmaya “Agar Main Na Hota Tu Abu Talib Dozakh Ke Asfal Tabqa Mein Thy” Sahih Bukhari Wa Muslim Mein Hai Ke Nabi Karim Ne Framaya “Yaqinan Meri Shafa,at Abu Talib Ko Qayamat Ke Din Nafa De Gi Wo Zohzaah Dozakh Mein Kiye Jayen Ge Unke Dono Takhno Tak Wo Aag Pahunche Gi Jis Se Unka Dimagh Josh Mare Ga

Mawahib Ul Luduniya Vol 1 Page 179

Wo Log Jo Abu Talib Ke iman Ke Qail Hain Aur Ulame Ahlesunnat Ko Apni Tanqid Ka Nishana Banate Hain Kiya Wo imam Qustalani Ke Taluk Se Kya Kahen Ge? Aur Bhi Batayen Ke Abu Talib iman Laye Thy Tu Uneh Azab Kis Liye Diya Ja Raha Hai?

﴿١٤٩﴾

سیرت صحیحہ ترجمہ اشب لہدیہ (۱۷۱)

شک پر ثابت کیا ہے۔

صحیح بخاری میں سعید بن المسیب کی حدیث میں روایت کیا گیا ہے کہ ابوطالب نے ابو جہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ ایسے لوگوں کی موجودگی میں جو آخری بات کہی وہ یہ تھی کہ:  
”وہ عبدالمطلب کی ملت پر ہے۔“

اور ابوطالب نے اس امر سے انکار کیا کہ لا الہ الا اللہ کہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ابوطالب سے فرمایا:

”میں تمہارے لیے ضرور استغفار کروں گا جب تک کہ مجھے تمہاری مغفرت چاہنے سے منع نہ کر دیا جائے۔“

اللہ تعالیٰ نے ابوطالب کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا:

وماکان النبی والذین امنوا ان يستغفرو المشرکین ولو کانوا اولی قربی

اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے یہ فرمایا:

انک لا تہدی من احببت ولكن اللہ یهدی من یشاء

اور اس طور پر بھی جواب دیا گیا ہے کہ ابوطالب اگر کلمہ توحید پڑھ لیتے تو اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو ان کی مغفرت چاہتے منع نہیں کرتا۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ ابوطالب:

- آپ کے ساتھ مراعات کرتے تھے اور
- آپ کو نصرت دیتے تھے اور
- آپ کے لیے دشمنوں پر غضب کرتے تھے۔

کیا یہ امور مرنے کے بعد ان کو نفع دیتے ہیں؟

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”بے شک یہ امور ان کو نفع دیتے ہیں۔ میں نے ان کو شہید عذاب دوزخ میں پلایا۔ میں نے ان کو بیکے عذاب کی طرف نکال دیا۔“

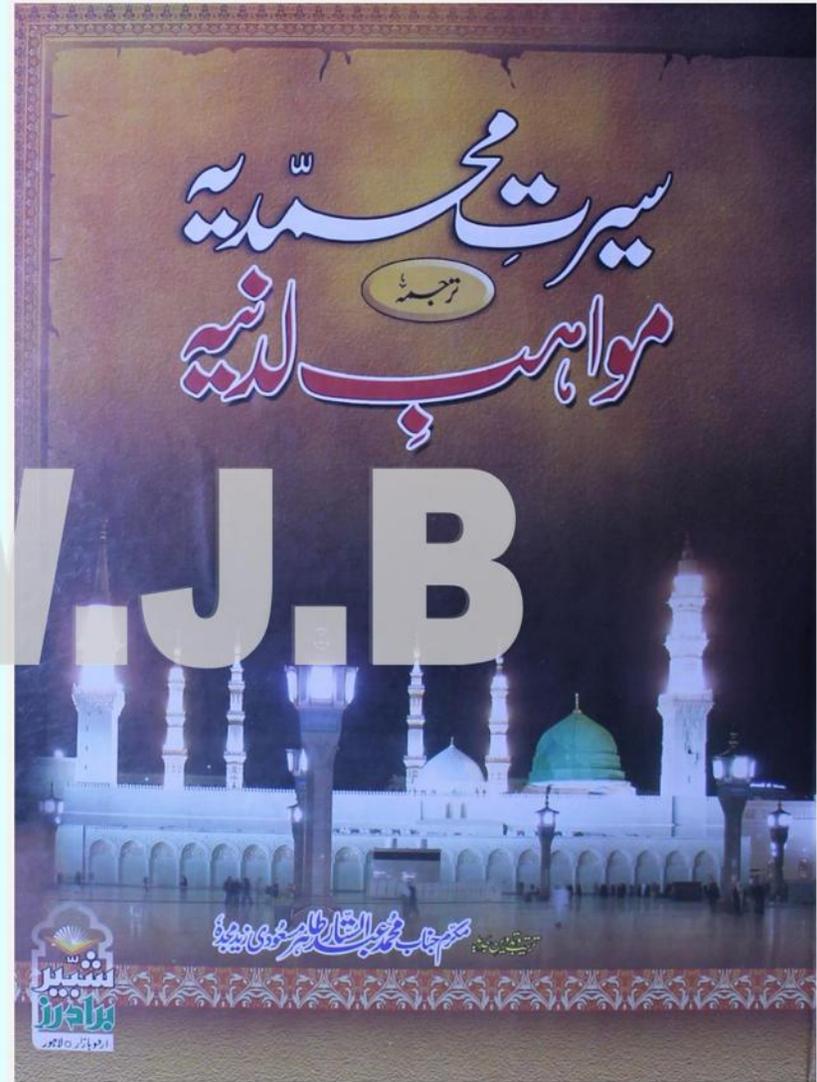
ایک اور روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا:

”اگر میں نہ ہوتا تو ابوطالب دوزخ کے اعلیٰ طبقہ میں ہوتے۔“

صحیح بخاری و مسلم میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

”یقیناً میری شفاعت ابوطالب کو قیامت کے دن نفع دے گی۔ وہ صحیح دوزخ میں کیے جائیں گے ان کے دونوں گھٹنوں تک وہ آگے پیچھے گی جس سے ان کا دماغ جوش مارے گا۔“

۱۷۴ صحیح بخاری، اس قدر پائی جاتی ہے کہ ان کے گھٹنوں تک پہنچے۔ آگ کے لیے اس آتش دوزخ سے استعارہ کیا گیا ہے یعنی جیسے ٹھیل پائی گھٹنوں تک پہنچتا ہے۔ ویسے ہی دوزخ کی آگ ابوطالب کے گھٹنوں تک پہنچی۔

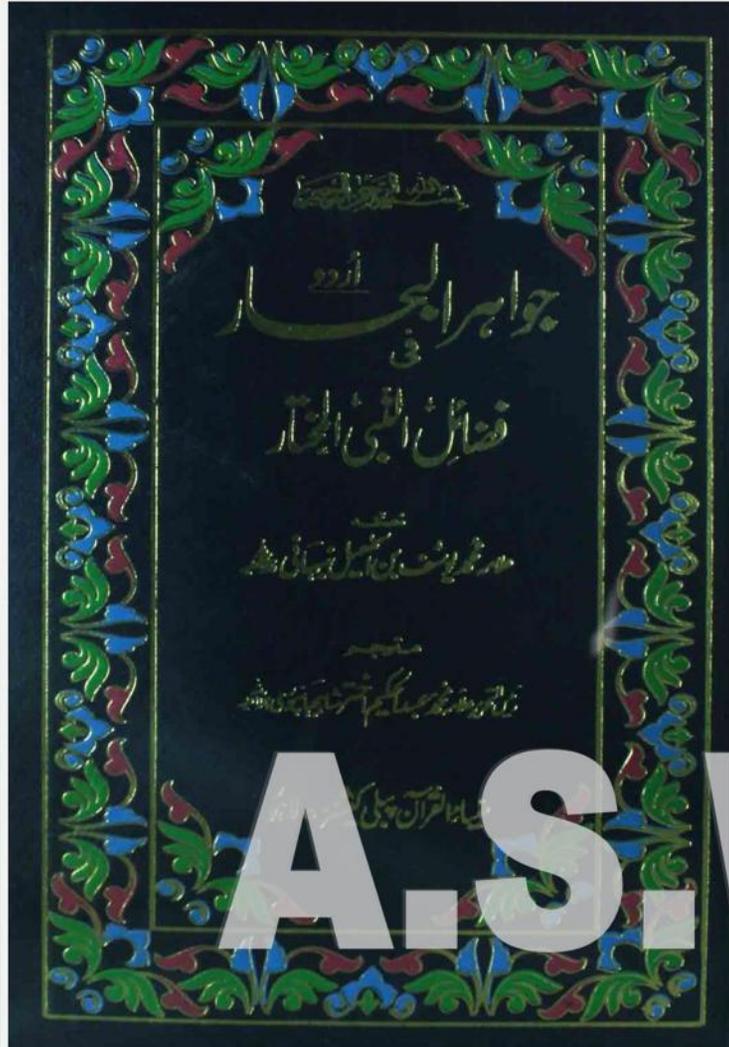


# امام نبھانی کے نزدیک ابوطالب نے اسلام قبول نہیں کیا

## imam Nabhani Ke Nazdik Abu Talib islam Qabol Na Kiya

Hazrat imam Nabhani Jawahar ul Bahar fi Fazaol Nabi Ul Mukhta Mein Huzoor ﷺ Ke Chachaun Ke Tazkira Mein Likhte Hain " Nabi Karim Ke 11 Chacha Thy Sabse Bade Haaris Thy ineh Ki Nisbat Hai {Hazrat Syedna} Abdul Mutallib Ki Abul Haaris Kunniyat Thi 2, Qussam 3, Zubair 4, Hamza 5, Abbas 6, Abu Talib 7, Abu Lahab 8, Abdul Kaaba 9, Hujal 10, Zarrar 11, Gheedaq in Mein Se Sirf Hazrat Syenda Hamza Aur Syedna Abbas Musharraf Ba islam Howe

Jahwahar Ul ahar Fi Fazail Nabi Ul Mukhtaar vol 2 page 44



### سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچاؤں اور چچو چھیوں کا بیان

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گیارہ چچے تھے۔ سب سے بڑے عمارت تھے۔ انہی کی نسبت سے حضرت سیدنا، عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی ابوالمحارث کنیت تھی۔ (۲۰) فقرہ (۳۰) زمیر (۴) حمزہ (۵) عباس (۶) ابوطالب (۷) ابولہب (۸) عبدالکعبہ (۹) جمل (۱۰) خزار (۱۱) عقیق ان میں سے (صرف) حضرت سیدنا، حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا، عباس رضی اللہ عنہ مشرف باسلام ہوئے۔ عمار کے لماذا سے حضرت سیدنا، حمزہ رضی اللہ عنہ سب سے چرسے ہیں۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی بھائی بھی ہیں۔ اور حضرت سیدنا، عباس رضی اللہ عنہ عمر میں حضرت سیدنا، حمزہ رضی اللہ عنہ کے لگ بھگ ہیں۔ حضرت سیدنا، عباس رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر میں تین برس بڑے تھے۔ حضرت سیدنا، عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت سیدنا، عباس رضی اللہ عنہ ہی چاؤ و نوزم کے متولی و نگران تھے۔

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی چچو چھیوں کی تعداد چھ ہے،

۱۔ حضرت صفیر رضی اللہ عنہما جو د اسد الرسول، حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی حقیقی چھیو اور حضرت سیدنا، زبیر ابن عوام رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ ہیں۔ موصوفہ اسلام و ہجرت

۲۔ ابن ہشام کی روایت کے مطابق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچاؤں کی تعداد ولس ہے۔

۳۔ ابوہریرہ کا اصل نام جو سنان ہے۔ یہ ابوہریرہ ابوہریرہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی چچا ہیں۔

۴۔ حضرت سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ مسلمان لی اسلام، عشو مشرف ہیں۔ چچاؤں میں سے تھے۔ ام المومنین حضرت سیدنا فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے حقیقی چچاؤں میں سے تھے۔

۵۔ امام علی رضی اللہ عنہ کے حقیقی چچاؤں میں سے تھے۔ امام علی رضی اللہ عنہ کے دادا ہیں۔ واقعہ جمل میں شہید ہوئے۔ اکبر کی بیوی کے قریب رہنے والے تھے۔ آپ کی

آرام گاہ زیادہ گام و عوام و عوام ہے۔ تربت اہراب بھی ہر آنے والے کو قیامت و غلام کا پیم ہے۔

رضی اللہ عنہ وارضاه عنہ

# امام جلال الدين سيوطي اور ايمان ابو طالب

## imam Siyuti Aur iman Abu Talib

imam jalaluddin Siyuti ibne Asakir Se Ba Tariq Hasan BinAmara Se Riwayat Ki Ke Rasol Allah Aur Hazrat Ali Qabre Abu Talib Per Gaye Taki Uke Liye Astagfaar Karen is Mauqa Per Allah Ne Ye Aayat Nazil Farmai

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَحْسَبُ الْخَالِحِينَ

Nabi Aur iman Walon Ko Layaq Nahi Ke Mushrikon Ki Bakshish Chahen Agarche Wo Rishtedar Hun Jabke Uneh Khul Chuka Ke Wo Dozakhi Hain {Kanzul iman}

Abu Talib Ki Kufr Ki Halat Mein Marna Nabi Per Bahut Shaq Guzra Tu is Baare Mein Allah Ne irshad Farmaya

انك لاتتهدي من احببت ولكن الله يهدي من يشاء

**KHASAIS UL KUBRA VOL 1 PAGE 148**

باب

اخرج ابن عساكر من طريق الحسن بن عمارة، عن رجال ساهم: أن النبي ﷺ وعلي بن أبي طالب ذهبا إلى قبر أبي طالب ليستغفرا له، فأنزل الله ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ﴾ (١) الآية، فاشتد على النبي ﷺ موت أبي طالب على الكفر، فأنزل الله تعالى ﴿إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ﴾ يعني به أبا طالب ﴿وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ﴾ (٢) يعني به العباس بن عبد المطلب. هذا مكان أبي طالب عوضاً للنبي ﷺ من أبي طالب، وكان العباس أحب عمومة النبي ﷺ بعد أبي طالب إليه.

باب

اخرج ابن عساكر، عن عبد الله بن جعفر قال: لما مات ابو طالب عرض لرسول الله ﷺ سفه من سفهاء قريش، فألقى عليه تراباً، فأنته امرأة من بناته تمسح عن وجهه التراب، وتبكي، فجعل يقول: «أبي بنيت لا تبكين فان الله مانع أباك».

باب اختصاصه ﷺ بحفظ الله اياه في شبابه  
عما كان عليه أهل الجاهلية

اخرج الشيخان، عن جابر بن عبد الله: «ان النبي ﷺ كان ينقل الحجارة للكعبة وعليه إزار فقال له العباس عمه: يا ابن اخي لو حلت ازارك فجعلته على منكبيك يريك الحجارة فحلها فجعله على منكبيه فسقط مغشياً عليه فها رؤي بعد ذلك اليوم عرباناً».

(١) سورة التوبة، الآية: ١١٣.

(٢) سورة القصص، الآية: ٥٦.

كفاية الطالب للبيب في خصائص الحبيب  
المعروف بـ

الخصائص الكبرى

للشيخ الإمام العلامة حافظ عصره ووحيد دهره

أبي الفضل جلال الدين عبد الرحمن أبي بكر السيوطي

الشافعي المتوفى سنة ٩١١ هـ رحمه الله

الجزء الاول

طلب من

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

# صوفي امام ابن عربي اور ايمان ابو طالب

## Sufi imam ibne Arabi Aur iman Abu Talib

Mashoor Sufi Buzurg Hazrat imam ibne Arabi Ke Nazdik Bhi Abu Talib Ka iman Sabit Nahi Hai  
Wo Apni Kitab Fususul Hikam Mein Farmate Hai jiska Mafhoom Hai” Ke Huzoor Ki Lakh Ko-  
shis Ke Bawajood Abu Talib Ne islam Qabol Nahi Kiya jis Per Quran Sharif Ki Aayat

انك لاتهدى من احببت ولكن الله يهدي من يشاء

Ka Nuzul Howa

Fususul Hikam Page 130

- ۱۳۰ -

الشفقة على قومه، فلا يريد أن يبالغ في ظهور الحججة عليهم، فإن في ذلك هلاكهم؛ فيبقى عليهم. وقد علم الرسول أيضاً أن الأمر المعجز إذا ظهر للجماعة (٥١-ب) منهم من يؤمن عند ذلك ومنهم من يعرفه ويحجده ولا يظهر التصديق به ظلماً وعلوّاً وحسداً؛ ومنهم من يُلجِح ذلك بالسحر والإيهام. فلما رأت الرسل ذلك وأنه لا يؤمن إلا من (١) أنار الله قلبه بنور الإيمان؛ ومق لم ينظر الشخص بذلك النور المسمى إيماناً فلا (٢) ينفع في حقه الأمر المعجز. فقصرته المهم عن طلب الأمور المعجزة لما لم يعم أثرها في الناظرين ولا في قلوبهم كما قال في حق أكمل الرسل وأعلم الخلق وأصدقهم في الحال « إنك لا تهدي من أحببت ولكن الله يهدي من يشاء ». ولو كان للهمة أفر ولا بد، لم يكن أحد أكمل من رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا أعلى ولا (٣) أقوى همة منه، وما أثرت في إسلام أبي طالب عمه، وفيه نزلت الآية التي ذكرناها؛ ولذلك قال في الرسول إنه ما عليه إلا البلاغ، وقال « ليس عليك هدام ولكن الله من يشاء ». وزاد في سورة القصص « وهو أعلم بالمهتدين » أي بالذين أعطوه

131

علم بهديتهم في حال عدمهم بأعيانهم الثابتة. فأثبت (٤) أن العلم تابع للمعلوم. فمن كان مؤمناً في ثبوت عينه وحال عدمه ظهر بتلك الصورة في حال وجوده. وقد علم الله ذلك منه أنه هكذا يكون، فلذلك قال « وهو أعلم بالمهتدين ». (٥٢-١) فلما قال مثل هذا قال أيضاً « ما يبدل القول لدي » لأن قولي على حد علمي في خلقي؛ وما أنا بظلام للعبيد، أي ما قدرت عليهم الكفر الذي يشق عليهم ثم طلبتهم بما ليس في وسعهم أن يأتوا به. بل ما علمناهم إلا بحسب ما علمناهم، وما علمناهم إلا بما أعطونا من نفوسهم مما هم عليه، فإن كان ظلم فهم الظالمون. ولذلك (٥) قال « ولكن كانوا

(١) ب : من قد (٢) «ا» و «ن» : وإلا فلا (٣) « لا » ساقطة في «ب» و «ن»

(٤) ب : وأثبت (٥) ١ : وكذلك

## فصوص الحكم

للشيخ الأكبر  
محيي الدين بن عربي

شرح  
الشيخ عبد الرازق القاشاني

آفاق للنشر والتوزيع

# صوفی مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ابو طالب کا ایمان ثابت نہیں

## Sufi Maulana Room Aur iman Abu Talib

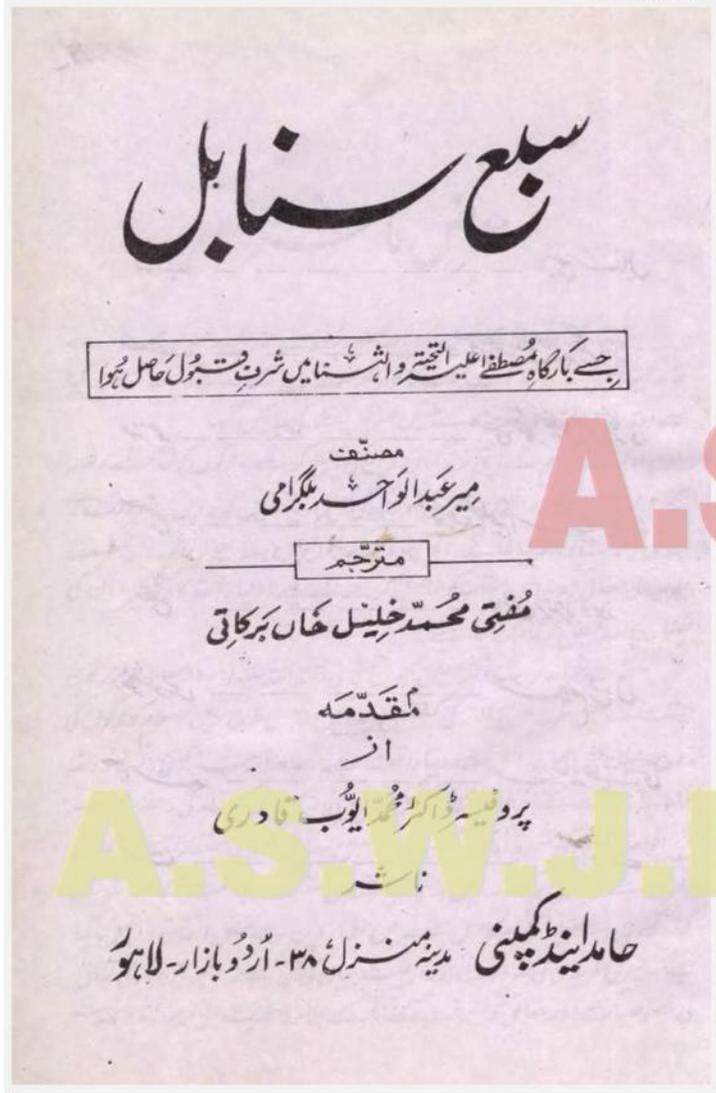
Hazrat Maulana Room Ko Kaun Nahi Janta Aap Sufiya Kiram Mein Mashoor wa Marof Buzurg Hain Aap Ki Masnvi Sharif Ka Dars Salon Se Diya Jaraha Hai Aur Wo Log Jo Sufiya Ka Jhota Libaada odhkar Sunni Hone Ka Dawa Karte Hain Wo Bhi Aapko Maane Ka Dawa Karte Hain Magar Shayad Unaho Ne Masnvi Sharif Nahi Padhi Hazrat Maulana Room Ne Apni Masnvi Jild 6 Page 32,33 Mein Abu Talib Ke islam Na Qabool Karne Ka Zikar Farmaya Hai Jo Aap Scan Page Mein BaKhubi Dekh Aur Padh Sakte Hain Wo Log Jo abu Talib Ke iman Wala Kehne Per Tashaddud Se Kaam Lekar Ye Keh Rahe Hain Ke Abu Talib Musalman Nahi Tu Koi Musalman Nahi Kiya Wo Yahi Baat Hazrat Maulana Room Ke Liye Kehne Ki Himmat Karen Ge?



# صوفی میر عبدالواحد بلگرامی کے نزدیک ابوطالب کا ایمان ثابت نہیں Sufi Abdul Waheed Bilgirami Aur iman Abu Talib

Hazrat Sufi Meer Abdul Waahid Bilgirami Farmate Hain "Mere Bhai Agar Mustafa ﷺ Ke Fazail Wa Sharf Ke Kamalat Ahle Marfat Ke Dilon Mein Nahi Sama sakte Aur Unke Nihaan Khano Mein Manzil Nahi Bana Sakte iske Bawajod unke in Nasab Walon Mein Apna Kamil Asar Nahi Dikha Sakte Khawa Aaba Ajad Hun Ya Aulad Dar Aulad Chunanche Abu Talib Mein is Nasab Ne Koi Asar Nahi Kiya Halanki Rasol Allah ﷺ Unke Baare Mein Baleegh Koshish Farmate Rahe Lekin Chunke Khudaye Quddus Unke Dil Per Roze Azal Hi Se Mohar Laga Di Thi Lihaza Jawab Diya "اخرت العار علی العار" Main Aar Per Naar Ko Tarjeeh Deta Hun Jaisa Ke Mashoor Hai Manqol Hai Ke Jab Abu Talib Ka inteqal Howa Maula Ali ﷺ Ne Rasol Allah ﷺ Ko Khabar Pahunchai Ke "مات عبد الصال" Huzor ﷺ Ke Gumrah Chacha Ka inteqal Hogaya {Baet} Kabhi Aise Gohar Paيدا Karne Wale Gharana Mein Abu Talib Jaise Ko {Khaliq Be Niyaz} Pathar Phenkne Wala Bana Deta Hai

Saba Sanabil Sharif Page 90



۹۰

ان کی سیادت کی صحت کی علامت یہ ہے کہ ان کے بال کو لوگ جلتی ہوئی آگ میں رکھتے ہیں اور وہ نہیں جلتے۔ مخدوم نے جواب دیا ہندوستان میں بھی ایسے ہی سید موجود ہیں۔ متعلو کو بہت تعجب ہوا اور دل میں کہنے لگے کہ مخدوم شیخ نے شیخی سے یہ بات کہی ہے۔ پھر کہنے لگے کہ ان میں سے ایک کو بلائیے۔ آپ نے مولف کے چچا کو جن کا نام طاہر تھا اور جنہیں لوگ سید طاہر کہتے تھے بلایا چونکہ آپ کا جسم مبارک طاہر تھا لہذا آپ کا ایک مبارک بال لے کر دیر تک آگ میں رکھا ذرہ برابر بھی اسے آگ نہ لگی اور جب آگ سے نکالا اسی طرح ٹھنڈا تھا اسے گرمی نہ پہنچی تھی۔ تمام مغل پشیمان اور شرمندہ ہوئے کبھی حضرت مخدوم کا مبارک بال بادل پر پڑتے اور کبھی میرے چچا کے قدموں پر گر تے اور بہت عذر و معذرت کرتے تھے۔ آج دنیا میں شیخ گندھک کی نیا نیا پ ہیں اور ایسے پیش قیمت لعل دریاں کان میں کہاں نظر آتے ہیں۔ بہر حال شیخ محمد ایوب پر بھی بالآخر خاتمہ کا قطعی فیصلہ لگائی نہ کہ وہ سات جن کے بالوں اور بال کے حصول کو یہ آگ جلا دیتی ہے۔

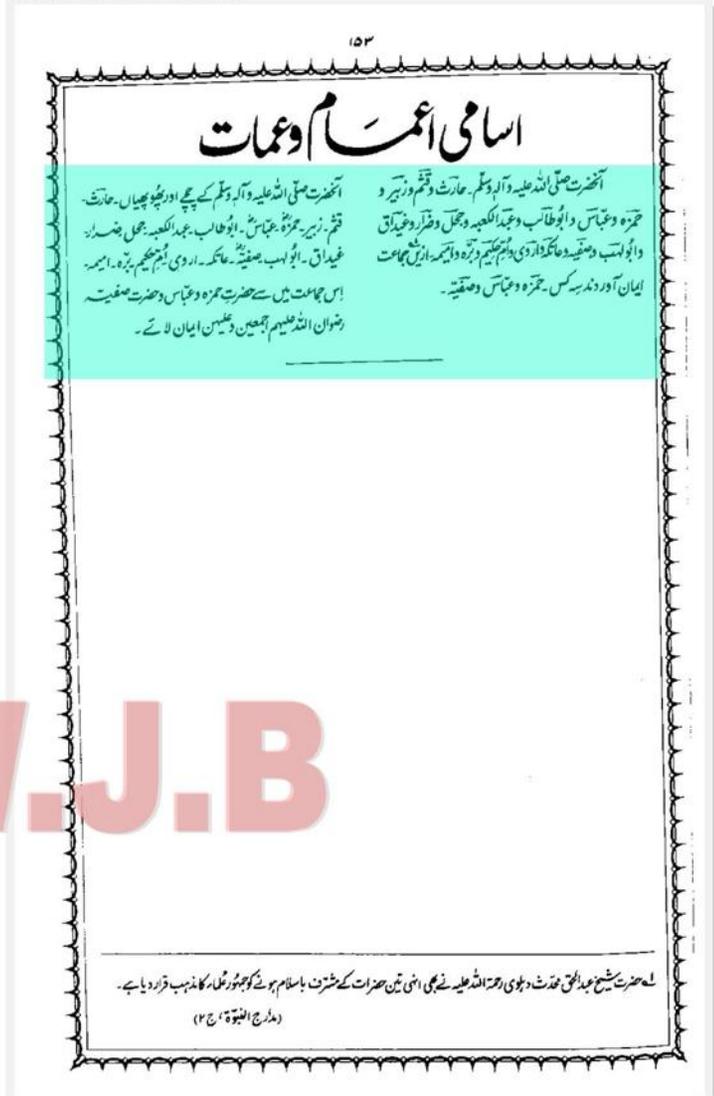
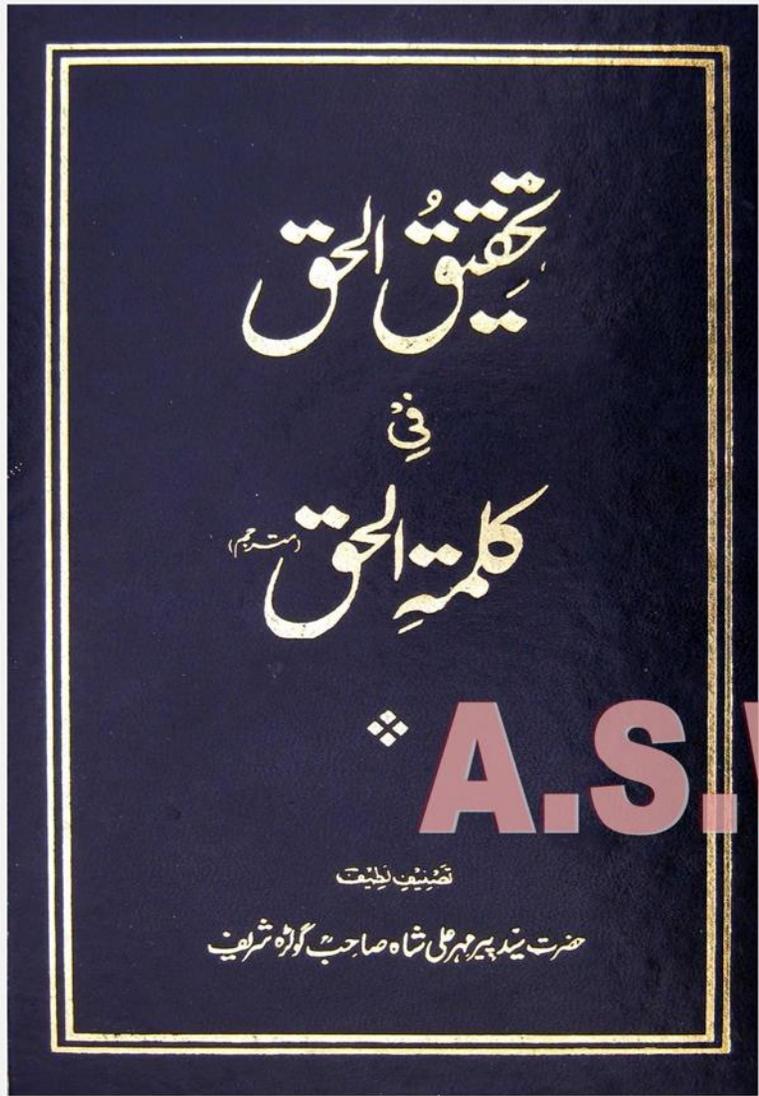
میرے بھائی اگرچہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل و شرف کے کمالات اہل معرفت کے دلوں میں نہیں سما سکتے اور ان کے سچے دوستوں کے نہاں خانوں میں منزل نہیں بنا سکتے، اس کے باوجود ان کے ان نسب والوں میں اپنا کامل اثر نہیں دکھا سکتے۔ وہ آقا و اجداد ہوں یا اولاد و دراولاد۔ چنانچہ ابوطالب میں اس نسب نے کوئی اثر نہیں کیا حالانکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان کے بارے میں بلیغ کوشش فرماتے رہے لیکن چونکہ خدا نے قدوس جل و علا نے ان کے دل پر روزانہ ہی سے جبر لگادی تھی لہذا جواب دیا۔ آخرت الشارعی العار میں عار پر ناک تو ترجیح دیتا ہوں " جیسا کہ مشہور ہے۔ منقول ہے کہ جب ابوطالب کا انتقال ہوا مولیٰ علیؑ رحم اللہ وہبہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچائی کہ مکات عن تک الضال۔ حضور کے گمراہ چچا کا انتقال ہو گیا۔ بہت کبھی ایسے گمراہ پیدا کرنے والے گمراہ میں ابوطالب جیسے کو، (خالق بے نیاز) پتھر پھینکنے والا بنا دیتا ہے۔ ضیائی بخشی نے مسکالہ سلوک

# صوفی مہر علی گوٹروی کے نزدیک ابوطالب کا ایمان ثابت نہیں Sufi Mehar Ali Golarwi Aur iman Abu Talib

Hazrat Peer Sufi Mehar Ali Golarwi Apni Kitab Mein Likhte Hain " Aanhzrat Ke Chachey Aur Phophiyan Haris, Quseem, Zubeer, Abbas, Abu Talib, Abdul Kaaba, Juhal, Zarrar,, Ghidaak, Abu Lahab, Sufeeya, Aatiqa, Arwi, Umme Hakim, Barra, umaima is Jamat Mein Se Hazrat Hamza Wa Abbas Wa Hazrat Sufeeya Rizwan Allah Alehim Ajmain iman Laaye

Tahqeeq UI Haq Fi Kalimatul Haq Page 153

Hazrat Sufi Peer Mehra Ali Ke Nazdik Bhi Abu Talib Ne islam Qaul Nahi Kiya jiska sabot Hazrat Ki is ibarat Se Pata Chal Raha Hai



# ابوطالب کا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوا... دلائل النبوة

## Abu Talib Ka Khatama iman Per Nahi Howa

Hazrat imam Behaqi Riwayat Naqal Farmate Hain "Jab Abu Talib Ki Wafat Aan Pahunchi Tu Nabi Karim ﷺ Unke Paas Pahunche Abu Jahal Bin Hisham Unke Paas Baitha Tha Aur Abdullah Bin Umaiya Kehte Hai Ke Nabi Karim Ne Unse Kaha Aye Chacha Aap Keh Dijiye ﷻ. Main Tumhare Liye iske Zariye Allah Se Hujjat Karun Ga Udhar Abu Jahal Ne Aur Abu Umaiya Abu Talib Se Kaha Kya Millat Abdul Mutallib Se Eraaz Aur Roogardani Karo Gay Kehte Hain Ke Abu Talib Ka Aakhri Jumla Jo Moon Se Nikla Wo Yahy Tha Ke Main Abdul Mutallib Ki Millat Per Hun Nabi Karim ﷺ Ne Mazid Farmaya Ke Main Zaror Tumhare Liye Astagfaar karun Ga ? Bakshish Mangon Ga Jab Tak Ke Mujhe isse Rook Na Diya Jaye Lihaza Ye Aayat Nazil Howi

ما كان للنبي والذين آمنوا أن يستغفروا للمشركين ولو كانوا أولي قربى من بعد ما تبين لهم أنهم أصحاب الجحيم

Kehte Hain Ke Jab انك لاتهدى من احببت

Abu Talib Ka inteqal Kufar Per Howa Phir Ye Aayat Nazil Howi

Dalalil Ul Nabawat Vol 1 Page 470,471

بوت ورسالت کے دلائل ۳۷۱ جلد دوم

لا اله الا الله میں تیرے لئے اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے جنت کروں گا۔ اُدھر سے ابوبہل نے اور ابوطالب نے کہا کیا ملت عبدالمطلب سے اعراض اور روگردانی کریں گے۔ کہتے ہیں کہ ابوطالب کا آخری جملہ جو اس نے منہ سے نکالا وہ یہی تھا، عیسیٰ مملہ عبدالمطلب کے میں ملت عبدالمطلب پر ہی ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے مزید فرمایا تھا کہ میں ضرور آپ کے لئے استغفار کروں گا، بخشش مانگوں گا جب تک مجھے اس سے روک نہ دیا جائے۔ لہذا یہ آیت نازل ہوئی:

ما كان للنبي والذين آمنوا ان يستغفروا للمشركين ولو كانوا اولي قربى من بعد ما تبين لهم انهم اصحاب الجحيم وما كان استغفار ابراهيم لايه الا عن موعدة وعدها اياه فلما تبين له انه عدو لله تبرء منه - (سورة توبه: آيت 113-114) (بخاری-حدیث ۳۶۵۹)

کہتے ہیں کہ جب وہ مرا تو کافر ہی تھا۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی:

انك لاتهدى من احببت

اسے بخیر! آپ ہدایت نہیں دے سکتے جس کو آپ چاہیں۔

بوت ورسالت کے دلائل ۳۷۰ جلد دوم

باب ۸۱

رسول اللہ ﷺ کے چچا ابوطالب کی وفات اور اسلام سے ان کا رُک جانا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وهم ينهون عنه وينأون عنه وان يهلكون الانفسهم وما يشعرون - (سورة الانعام)

وہ لوگ حضور ﷺ سے روکتے ہیں ان سے دور بھاگتے ہیں۔ وہ نہیں ہلاک کرتے مگر اپنے آپ کو ہلاک کردیتے ہیں۔

نیز ارشاد ہے:

انك لاتهدى من احببت ولكن الله يهدي من يشاء - (سورة بقره)

تو آپ (اسے) ہدایت نہیں دے سکتے جس کو چاہیں بلکہ اللہ تعالیٰ ہدایت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے۔

یہ الفاظ عمر کی حدیث کے اور شیعہ کی آپ

پاپا اور عبد اللہ بن ابی طالب کا فر آپ سے کہہ کر اس نے لا نازل کی۔ اور دوسری حدیثوں میں ہے کہ جب اس کو بخاری اور اس کو مسلم اور عبد بن (۳) اور ہمیں حدیث میں ان کا نام ہے یہ صحیح اس کی شہادت دواں مجبور کرو یا تھا تو میں کہتے ہیں اور ابو حازم سے۔ وہ حدیث کہنے لگا۔

اردو ترجمہ

دلائل النبوة

اور صاحب شریعت ﷺ کے اقوال کی معرفت

صدا: امام ابن کثیر احمد بن الحسن الصبیحی

تہذیب کو پیشہ ہونے سے اور وہ دونوں لقب پر ہوں یہ تعالیٰ نے آیت میں یہ بات

اردو میں لکھا ہے اور ابو حازم نے، اہمیت کے دن کوکلہ پڑھنے پر

(۱) ہمیں خبر دی کہ محمد بن عبد اللہ بن یحییٰ سگری نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی اسامیہ بن سفار نے، ان کو احمد بن منصور نے، ان کو عبد الرزاق نے، ان کو سفیان نے، ان کو ابو عبد اللہ حافظ نے، ان کو خبر دی ابو العباس مجہول نے، ان کو احمد بن یسار نے، ان کو محمد بن کثیر نے، ان کو سفیان نے، ان کو حبیب بن ابی ثابت نے اس شخص سے جس نے سنی تھی ابن عباس علیہ السلام سے۔ وہ اللہ کے اس فرمان کے بارے میں فرماتے تھے:

وهم ينهون عنه وينأون عنه وان يهلكون الانفسهم وما يشعرون

ابوطالب کے بارے میں نازل ہوئی تھی کیونکہ وہ مشرکین کو حضور ﷺ کو تکلیف پہنچانے سے روکتے تھے اور حضور ﷺ کا دفاع کیا کرتے تھے۔ اور عبد الرزاق کی ایک روایت میں ہے۔

(۲) ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ نے، ان کو علی بن ہشام نے، ان کو محمد بن اسماعیل نے، ان کو محمد بن حبیب نے، ان کو محمد بن ابی ثابت نے، اس نے سعید بن جبیر سے اس نے ابن عباس علیہ السلام سے اللہ کے اس قول کے بارے میں، وہ یہ ہیں انہوں نے عنہ وینأون عنہ۔ فرمایا کہ یہ ابوطالب کے بارے میں نازل ہوئی تھی کیونکہ وہ مشرکین کو رسول اللہ ﷺ کو تکلیف پہنچانے سے روکتے تھے اور حضور ﷺ کی لائی ہوئی کتاب سے بنانا اور دور کرتا تھا۔

(۳) ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے، ان کو خبر دی ابو الحسن علی بن احمد بن قریب التمار نے، ان کے ہمدان میں، ان کو ابراہیم بن حسین بن دینار نے، ان کو ابو ایمنان حکم بن تابع نے، ان کو حبیب بن ابیعتز نے زہری سے۔

ابوہل نے ابوطالب کو موت کے وقت عار دلایا ..... (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابو اسد بن علی بن محمد بن عبد اللہ بن بشران الحدلی نے، ان کو خبر دی اسامیہ بن سفار نے، ان کو احمد بن منصور مادی نے، ان کو عبد الرزاق نے، ان کو خبر دی عمر نے زہری سے جس قدر میں یاد نہیں رکھ سکتا۔ انہوں نے ابن حبیب سے اس نے اپنے والد سے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب ابوطالب کی وفات آن چکی تو نبی کریم ﷺ ان کے پاس پہنچے ابوبہل بن ہشام ان کے پاس بیٹھے تھے اور عبد اللہ بن امیہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے کہا ہے چچا آپ کہہ دیجئے



# امام ابن ہمام حنفی کے نزدیک ابو طالب کا ایمان ثابت نہیں

## Fiqa Hanafi Aur iman e Abu Talib, Fathul Qadi

Imam Hummam Hanafi Hidayah Ki Sharah Mein Farmate Hain "ibne Sa,ad Ne Hazrat Ali Se Basand Riwayat Ki Hai Ke Jab Main Rasol Allah Ko Abu Talib Ki Maut Ki Khabar Di Aap Roye Phir Farmaya Jaawo Usse Gusul wa Kafan Dekar Dafan Kar Do Pasa Main Gaya Phir Main Huzoor Ke Paas {Abu Talib Ko Dafan Karne Ke Baad} Aaya Aap Ne Farmaya Jawo Jakar Gusul Karo Aur Huzoor Ne Abu Talib Ke Liye Astagfar Shuro Kar Diya Chand Din Karte Rahe Aur Ghar Se Bahar Na Aate Thy Hatta Ke Jibrail Ye Aayat Lekar Nazil Howe

ما كان للنبي والذين آمنوا أن يستغفروا للمشركين  
 Tarjam. Nabi Aur iman Walon Ko Layaq Nahi Ke Mushrikon ki Bakshish Chahen Agarche Wo Rishtedar Hun Jabke Uneh Khol Chuka Ke Wo Dozakhi Hain

Sharah Fathul Qadeer Vol 2 Page 138

كتاب الصلاة

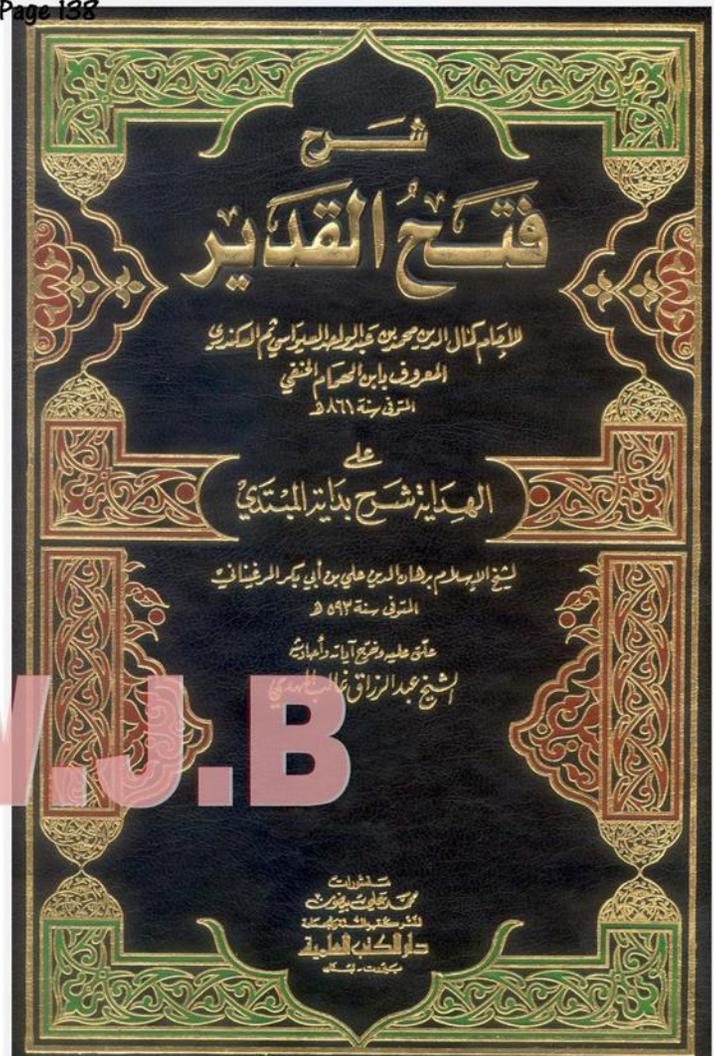
۱۳۸

ويلف في خرقة وتحفر حفرة من غير مراعاة سنة التكفين والحداد، ولا يوضع فيها بل يلقى.

بل فيه خلاف، قيل يكونون خدماً أهل الجنة، وقيل إن كانوا قالوا بلى يوم أخذ العهد عن اعتقاد فني الجنة إلا فني النار، وعن محمد أنه قال فيهم: إني أعلم أن الله لا يعذب أحداً بغير ذنب، وهذا نفى لهذا التفصيل، وتوقف فيهم أبو حنيفة رضي الله عنه، واختلف بعد تبعية الولادة. فالذي في الهداية تبعية الدار، وفي المحيط عند عدم أحد الأبوين تبعاً لصاحب اليد، وعند عدم صاحب اليد يكون تبعاً للدار ولعله أولى، فإن من وقع في سهمه صبي من النعمة في دار الحرب فمات يصلي عليه ويجعل مسلماً تبعاً لصاحب اليد قوله: (وله ولي مسلم) عبارة معنية، وما دفع به من أنه أراد القريب لا يفيد، لأن المواخاة إنما هي على نفس التعبير به بعد إرادة التقريب به. وأطلق الولي: يعني القريب فشمّل ذوي الأرحام كالأخت والخال والخالة. ثم جواب المسئلة مقيد بما إذا لم يكن له قريب كافر. فإن كان خلى بينه وبينهم ويتبع الجنائز من بعيد، هذا إذا لم يكن كفره والعياذ بالله بارتداد، فإن كان يحفر له حفرة ويلقى فيها كالكلب ولا يدفع إلى من انتقل إلى دينهم، صرح به في غير موضع قوله: (بللك أمر علي) روى ابن سعد في الطبقات: أخبرنا محمد بن عمر الواقدي، حدثني معاوية بن عبد الله بن عبيد الله بن أبي رافع عن أبيه عن جده عن علي رضي الله عنه قال «لما أخبرت رسول الله ﷺ بموت أبي طالب بكى ثم قال لي: اذهب فاغسله وكفنه وواره. قال: ففعلت ثم أتيت. فقال لي اذهب فاغسل. قال: وجعل رسول الله ﷺ يستغفر له أياماً ولا يخرج من بيته حتى نزل عليه جبريل عليه السلام بهذه الآية «ما كان للنبي والذين آمنوا أن يستغفروا للمشركين» [التوبة 113] الآية<sup>(۱)</sup> وروى ابن أبي شيبة الحديث بسند أبي داود والنسائي قال «إن عمك الشيخ الكافر قد مات فما ترى فيه؟ قال: أرى أن تغسله وتجهه وأمره بالغسل» وإنما لم تذكره نحن من السنن لأنه قال فيهما «اذهب فوار أباك ثم لا تحدث شيئاً حتى تأتيني. فلهجت فواريته وجتته، فأمرني فاغسلت ودعا لي<sup>(۲)</sup>» وليس فيه الأمر بغسله إلا ما قد يفهم من طريق الالتزام الشرعي بناء على ما عرف من أنه لم يشرع الغسل إلا من غسل الميت دون دفنه وتكفينه. وهو ما رواه أبو داود عن عائشة «كان عليه الصلاة والسلام يقتل من الجنابة ويوم الجمعة وغسل الميت»<sup>(۳)</sup> وهو ضعيف.

أقربائه الكفار من يتولى أمره، فإن كان ثمة أحد منهم فالأولى أن يخلي المسلم بينهم وبينه يصنعون به ما يصنعون بموتاهم (بللك أمر علي رضي الله عنه) روي أنه لما مات أبو طالب جاء علي إلى رسول الله ﷺ وقال: يا رسول الله إن عمك الصالح وفي رواية إن الشيخ الفضل قد مات، فقال النبي ﷺ اغسله وكفنه وواره ولا تحدث به حديثاً حتى تلقاني، أي لا تصل عليه. وقوله (لكن غسل الثوب التجسس) يعني لا يغسل كغسل المسلم من البداة بالوضوء وباليمان، ولكن يصب عليه الماء كما يصب في غسل النجاسة ولا يكون الغسل طهارة له، حتى لو حمله إنسان وصل على لم تجز صلاته، بخلاف المسلم فإنه لو حمله الصلي بعد ما غسل صلاته (ويلف في خرقة) يعني بلا اعتبار عدد ولا حنوط ولا كافور.

(۱) ضعيف. أخرجه ابن سعد في الطبقات 1/98-99 من طريق الواقدي عن علي به وإسناده ضعيف لضعف الواقدي، لكن يشهر له ما بعده.  
 (۲) حسن. أخرجه أبو داود 3214 والنسائي 79/4 وابن أبي شيبة 96/3 وأحمد 131/1 وأبو يعلى 423 والطبراني 120 وابن سعد 99/1 والبيهقي 304/1 كلهم من حديث ناجية بن كعب عن علي به. وناجية ثقة كما في التقريب وقع عند ابن أبي شيبة وأبي يعلى وابن سعد والطبراني: ثم أتيت، فأمرني أن اغسل. ويؤيده رواية السنن: فأمرني فاغسلت. لأن الفضل هو الذي أمر به علي، وهذا ليس بعيد، ولكن يمكن حمله على أنه متروك لأن وفاة أبي طالب كان في أول الإسلام، أو يحمل على التبدد والاستحباب والله أعلم. وقد أخرجه أبو يعلى 424 وأحمد 103/1 والبيهقي 304/1 من طريق أبي عبد الرحمن السلمي عن علي وفيه: فقال: «اذهب فاغسل». الحديث فهذا قد جاء من طريق آخر ورجاله ثقات.  
 (۳) ضعيف أخرجه أبو داود 328 و311 من حديث عائشة وفيه: ومن الجنابة.  
 وقال الزبيدي في نصب الراية 2/282: سنه ضعيف. أي.  
 وقال أبو داود عقب الرواية الثانية: حديث مصعب بن شيبة ضعيف. فيه خصال ليس العمل عليه. ونقله المنذري في مختصره وزاد وقال البخاري: حديث عائشة في هذا الباب ليس بذلك. وقال أحمد والمذهبي لا يصح في هذا الباب شيء. وكذا قال محمد بن يحيى.



# امام ابن نجيم حنفی کے نزدیکی ابو طالب کا ایمان ثابت نہیں

## ibne Najeem Hanfi Aur Iman Abu Talib

Fiqah Hanafi Ki Buniyadi Kutub Mein Se Ek Kitab Al Bahar ur Raeiq Sharah Kanzud Daqaiq Hai ismen Imam ibne Najeem Hanafi Farmate Hain "Musalman Wali Kafir Ko Gusul De Aur Dafan Kare Hazrat Ali رضی اللہ عنہ Ko Unke Walids {Abu Talib} Se Aisa Hi Karne Ka Hukum Diya Gaya Tha Jab {Abu Talib} Ka inteqal Howa Tha

Al Bahar ur Raeiq Sharah Kanzud Daqaiq Vol 2 page 337

الْبَحْرُ الرَّائِقُ

شَرْحُ  
كَزْرِ الدَّقَائِقِ  
(فِي فُرُوعِ أَحْنَفِيَّةِ)

للشيخ الإمام أبي البركات محمد بن أحمد بن محمود المعروف بحافظ الدين النسفي  
المتوفى سنة ٧١٠ هـ

والشرح البحر الرائق

للإمام العلامة الشيخ زين الدين بن إبراهيم بن محمد المعروف بأبي نجيم المصري الحنفي  
المتوفى سنة ٩٧٠ هـ

وسمعه المراسمي السامية  
نسخة الخاقاني على البحر الرائق

للعلامة الشيخ محمد أمين عابدين بن عمر عابدين بن عبد العزيز المعروف بأبي عابدين الدمشقي الحنفي  
المتوفى سنة ١٢٥٢ هـ

نسطه وفتح آياته وأهله  
الشيخ زكريا عميرات

تنبية  
نسطه وفتح آياته وأهله  
الشيخ زكريا عميرات

لمبتدئ الشافعي

مشاورات  
محمد علي بيضون

دار الكتب العلمية  
بيروت - لبنان

كتاب الجنائز/ فصل السلطان أحق بصلاته

٣٣٤

الولد تابعاً لأبويه إلى البلوغ ولا تزول التبعية إلى البلوغ. نعم تزول التبعية إذا اعتقد ديناً غير دين أبويه إذا عقل الأديان فحينئذ صار مستقلاً. وفي الظهيرية: وإذا ارتد الزوجان والمرأة حامل فوضعت المرأة الولد ثم مات الولد لا يصل عليه وحكم الصلاة عليه يخالف حكم الميراث اهـ. ثم اعلم أن المراد بالتبعية التبعية في أحكام الدنيا لا في العقبي فلا يحكم بأن أطفالهم من أهل النار البتة بل فيه خلاف؛ قيل يكونون خدم أهل الجنة، وقيل إن كانوا قالوا بل يوم أخذ العهد عن اعتقاد ففي الجنة وإلا ففي النار. وعن محمد أنه قال فيهم: إنني أعلم أن الله لا يعذب أحداً بغير ذنب وهذا ينفي التفصيل، وتوقف فيهم أبو حنيفة كذا في فتح القدير. وفي الفتية: صبي سبي مع أبيه ثم مات أبوه في دار الإسلام ثم مات الصبي لا يصل عليه لتقرر التبعية بالموت اهـ. وحكم المجنون البالغ في هذه الأحكام كحكم الصبي العاقل فيكون فيه الأوجه الثلاثة في التبعية كما صرح به الأصوليون.

قوله (ويغسل ولي مسلم الكافر ويكفنه ويدفنه) بذلك أمر على رضي الله عنه أن يفعل بأبيه حين مات، وهذه عبارة معينة غير محررة. أما الأول فلأن المسلم ليس بولي الكافر، وما في العناية من أنه أراد به القريب فغير مفيد لأن المؤاخدة على نفس التعبير به بعد إرادة القريب به. وأطلقه فشمّل ذوي الأرحام كالأخت والحال والحالة. وأما الثاني فلأنه أطلق في الغسل والتكفين والدفن فينصرف إلى ما قدمه من تجهيز المسلم وليس كذلك، وإنما يغسل غسل الثوب النجس من غير وضوء ولا بداءة باليمين ولا يكون الغسل طهارة له حتى لو حمله إنسان وصلّى لم تجز صلاته، ويلف في خرقه بلا اعتبار عدد ولا حنوط ولا كافر ويغفر له حفيرة من غير مراعاة سنة اللحد. ولأنه أطلق في الكافر وهو مفيد بغير المرتد، وأما المرتد فلا يغسل ولا يكفن وإنما يلقي في حفرة كالكلب ولا يدفع إلى من انتقل إلى دينهم كما في الكبير للإمام السرخسي في باب الوقت الذي يتمكن فيه المستامن من الرجوع إلى أهله وذلك حيث قال بعد كلام: وهذا تبين خطأ من يقول من أسحبنا إن الذي يسير عن نفسه لا يصير مسلماً تبعاً لأبويه فقد نص ههنا على أنه يصير مسلماً يمنع من الرجوع إلى دار الحرب اهـ.

ونص أيضاً في هذا الباب على أن التبعية تنتهي ببلوغه عاقلاً قوله: (وهذه عبارة معينة غير محررة الخ) قال في النهر: بعد ذكره أن هذه العبارة لفظ الجامع الصغير؛ ولقائل أن يقول لا نسلم أنها معينة إذ غاية الأمر أن إطلاق الولي على القريب مجاز لكن بقرينة وهي ما اشتهر أنه لا توالي بين كافر ومسلم وقد صرحوا بأنه لا عيب في المجاز الذي معه قرينة في الحدود فما بالك في غيرها، ولا نسلم أيضاً أنها غير محررة لأن جواب المسألة إنما هو جواز الغسل. قال الإمام الترمذاني: إذا كان للميت الكافر من يقوم به من أقاربه فالأولى للمسلم أن يتركه لهم. كذا في السراج. وهذا القدر لا ينتفي الجواز، وأما المرتد فقد تعرفوا إخراجهم من لفظ الكافر فتدبر. وحيث كانت العبارة واقعة

# امام طحطاوی حنفی کے نزدیک ابوطالب کا ایمان ثابت نہیں

## imam Tahtawi Hanfi Aur Iman Abu Talib

Hazrat imam Tahtawi Hanafi Maraḳi Al Falah Sharah Noor Ul eizah Mein Qaul ان کان الکافر قریب مسلم حافر ولولہ کافر غسلہ المسلم Uska Koi Kafir Wali Na Ho Tu Musalman Use Gusul De " is Ke Tahat Bataur Dalil Bayan Farmate Hain " Hazrat Ali ؑ Se Riwayat Hai Ke Jab Abu Talib Ka inteḳal Howa main Nabi

Karim ؑ Ki Khidamat Mein Hazir Howa Aur Arz Kiya Ke Aap Ka Bodha Gumrah Chacha Margaya Aap ؑ Ne Farmaya Jawo Apne Walid ko Dafan kardo ..Aur Waqadi Ki Hadees Mein Hai Hazrat Ali ؑ Farmate Hain Ke Rasol Allah ؑ Ne Khuch Din Abu Talib Ke Liye Astagfaar Kiya Aur Ghar Se na Nikle Yahan Tak Ke Jibrail Ye Aayat Lekar Nazil Howe

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أَوْلَىٰ قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْحَجَرِ

Hashiya Tahtawi Ala Miraḳi Al Falah page 601

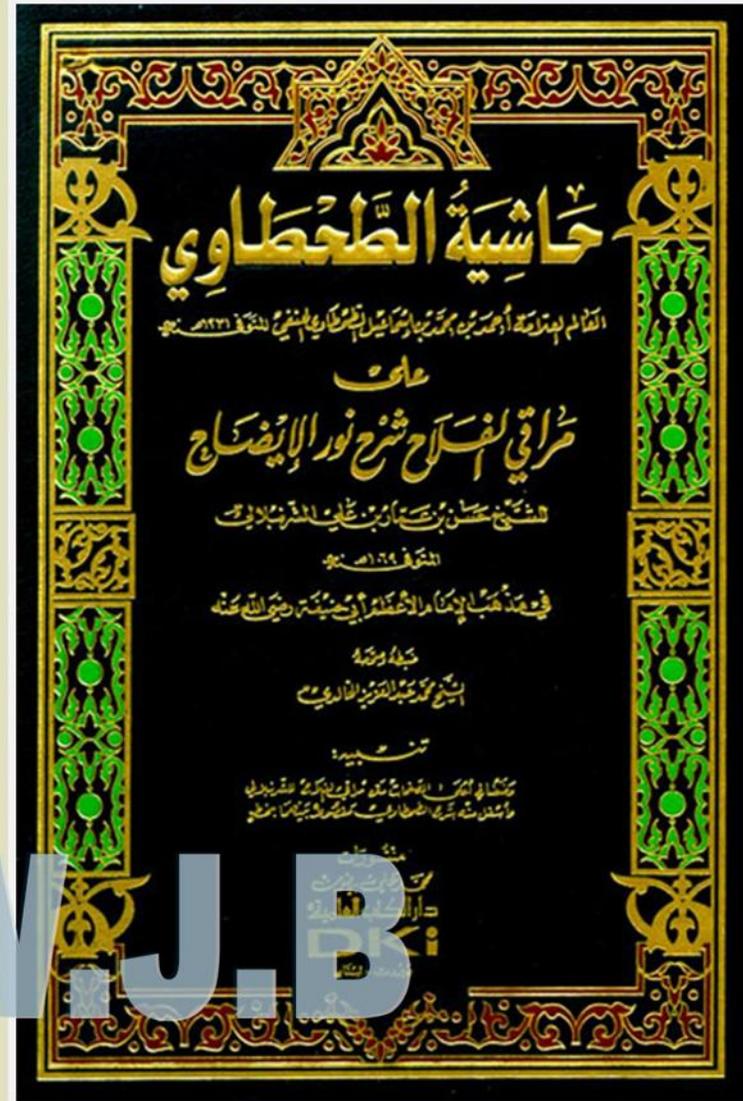
۶۰۱

کتاب الصلاة

خرقة) من غير مراعاة كفن السنة (والقاء في حفرة) من غير وضع كالجيفة مراعاة لحق القرابة (أو دفعه) القريب (إلى أهل ملته) ويتبع جنازته من بعيد وفيه إشارة إلى أن المرتد لا يمكن منه أحد لغسله لأنه لا ملة له فيلقى كجيفة كلب في حفرة وإلى أن الكافر لا يمكن من قربه المسلم لأنه فرض على المسلمين كفاية، ولا يدخل قبره لأن الكافر تنزل عليه اللعنة، والمسلم محتاج إلى الرحمة خصوصاً في هذه الساعة (ولا يصلى على باغ) اتفاقاً وإن كان مسلماً (و) لا على (قاطع طريق) إذا (قتل) كل منهم (حالة المحاربة) ولا يغسل لأن علماً

فيه ما رواه أبو داود، وغيره عن علي رضي الله عنه قال: لما مات أبو طالب انطلقت إلى النبي ﷺ، فقلت له: إن عمك الشيخ الضال قد مات قال: اذهب فوارأبأبك، ثم لا تحدث شيئاً حتى تأتي، فذهبت فواريته فجننت فأمرني فاستلست، ودعا لي، وفي حديث الواقدي عن علي أن رسول الله ﷺ جعل يستغفر له أياماً، ولا يخرج من بيته حتى نزل عليه جبريل بهذه الآيات: ما كان للنبي، والذين آمنوا أن يستغفروا للمشركين الآية كذا في البرهان. قوله: (ليكون حجة عليه) لعل وجهه أن يقال أمر غيرك بتطهيرك ففعل، وأمرت بتطهير نفسك فلم تفعل. قوله: (حتى لو وقع في ماء نجسه) هذا مبني على القول بأن نجاسة الميت نجاسة حيث والمسلم يظهر بالغسل تكريماً، وأما على القول بأن نجاسته نجاسة حدث، فلا ينجسه حيث كان بدنه نظيفاً. قوله: (من غير مراعاة كفن السنة) أي فلا يعتبر فيه عدد، ولا يجعل فيه حنوط ولا يبخر. قوله: (والقاء في حفرة) أي بدون لحد، ولا توسعة ويلقيه طرْحاً كالجيفة، لا وضْعاً. قوله: (وفيه إشارة) أي في قوله أهل ملته أي فإنه يفيد أنه كافر أصلي. قوله: (لا يمكن منه أحد) فلا يدفع إلى من ارتد إلى ملته كذا في الشرح. قوله: (وإلى أن الكافر الخ) هذا يستفاد من قوله: وإن كان لكافر الخ فإن هذه عكسها. قوله: (لا يمكن من قربه المسلم) لما روي أن النبي ﷺ كان مع أبي بكر، وعمر فأتوا على يهودي، وقد نشر التوراة يقرأ ليعزي نفسه عن ابن له محتضر من أحسن الفتيان، وأجملهم، فقال رسول الله ﷺ: «أنشدك بالذي أنزل التوراة هل تجد في كتابك ذا صفتي، ومخرجي فأشار برأسه لا، فقال ابنه المحتضر أي، والذي أنزل التوراة إنا لنجد في كتابنا صفتك، ومخرجك وأشهد أن لا إله إلا الله، وأنت رسول الله، فقال: أقيموا اليهودي عن أخيكم، ثم ولي الصلاة عليه، فلم يمكن اليهودي منه، وتولى أمره المسلمون؛ أضافه في الشرح. قوله: (لأنه فرض على المسلمين كفاية) فلو تركه الكافر أتوا لعدم قيام أحد من المسلمين بفرض الكفاية.

قوله: (ولا يصلى على باغ) البغاة المسلمون الخارجون عن طاعة الإمام كذا في الشرح. قول: (كل منهم) أي الباغي، وقاطع الطريق وجمع باعتبار تعدد أفراد كل. قوله: (ولا يغسل) وقيل: يغسل الباغي، وقاطع الطريق، ولا يصلى عليهما للفرق بينهما، وبين الشهداء كذا في الشرح، ويشير إليه بعد في قوله: وإن غسلوا كالبغاة على إحدى الروايتين ١ ه وفيه أن الفرق



# كفاية شرح بدايه اور ايمان ابوطالب

## Kifaya Sharah Hidayah Aur iman Abu Talib

Hidayah Ki Sharah Kifaya Mein Likha Gaya Hai “ Jab Abu Talib Ka inteqal Howa Hazrat Ali رضي الله عنه Nabi

Karim صلی اللہ علیہ وسلم Ke Paas Pahunche Aur Kaha Ya Rasul Rasul Allah Aapa Gumrah Chacha {Abu Talib}

inteqal Kar Gaye Hain Nabi Karim صلی اللہ علیہ وسلم Ne Farmaya Jakar Uneh Gusul Kafan Dekar Dafan Kar Do

Kifaya Sharah Hidayah Vol 1 Page 455

### الهداية (مترجما) الكفاية

في المسائل الفقهية ودلائلها الثقلية والعقلية

قد اهتم بطبعهما معاً بدل الجهد في حسن ترتيبهما وتم

تأريخ العلماء مهين الأطباء

عبد المجيد

عفا عنه الله الوحيد

استبانا لامر كبري اف يا ملك انشر كثر

بإعانة هؤلاء العلماء الاعلام والنضلاء الكرام .. عظمهم الملك المنعم

بقي القضاة السيد حامد الله النقوي والمفتي عباس علي والمفتي عام .. عظمهم الملك المنعم

والمولوي بدیع الدین والمولوي عبدالله والمولوي محمد .. عظمهم الملك المنعم

سنة ١٢٤٧ هجري

THE HIDAYAH,

WITH

ITS COMMENTARY,

CALLED

THE KIFAYAH,

A Treatise on the Questions of Mohammedianism,

PUBLISHED UNDER THE AUTHORITY OF THE COMMITTEE OF PUBLIC INSTRUCTION

BY

HUKEEM MOULVEE ABDUL MUJEEB,

With the Assistance of other learned Men of Calcutta

1831.

( كتاب الصلوة ... فصل في الصلوة على الميت ) ( ٣٠٠ )

بذلك امر علي رضي الله عنه في حق ابيه ابي طالب لكن يغسل غسل الثوب النجس ويلغ في خرفة وتحفر حفيرة من غير مراعاة سنة التكمين والحد ولا يوضع فيه بل يلقي .

آدم ولانه حال رجوعه الى الله تعالى ويكون ذلك حجة عليه لا تطهيرا حتى لو وقع الكافر الميت الغسيل في الماء القليل انسد الماء بخلاف المعلم اذا كان غسبلا والكافر كما تخزير غيراته لم ينجم حال حبوته لحمله امانة الله ولا احتمال الاسلام فلما ختم له بالشفقة صار شرا من الخنزير .

قله بذلك امر علي رضي الله عنه في حق ابيه فانه لما مات ابوطالب جاء علي

رضي الله عنه النبي رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال يا رسول الله ان عمك

الضال قد مات فقال اغسله وكفنه وواراه ولا تحدث به حدثا حتى نلقاني ابي

لا تصل عليه ومآل رجل ابن عباس رضي الله عنه ان ابي ما ت نصرانية فقال

اتبع جنازتها واغسلها وكفنها والاتصل عليها وادفنها والان هذه من جملة المصاحبة

بالمرور والميرة كبلات تركه طعمة للمسبح والولد المسلم مندوب النبي بر

والديه وان كانا مشركين قال الله تعالى ووصينا الانسان بوالديه احسانا ولم يبين

في الكتاب ان الابن المعلم اذا مات وله اب كافر هل يمكن ابوه الكافر من

القيام بغسله وتجهيزه وينبغي ان لا يمكن من ذلك بل يفعل المسلمون الا ترى ان

اليهود لما آمن برسول الله صلى الله عليه وسلم عند موته قال عليه السلام لاصحابه ولما

اخاكم ولم يغسل بينه وبين والده اليهودي وكره للكافرين ان يدخل في قبره فريه

من المعلمين ليدفنه لان الموضع الذي فيه الكافر ينزل فيه المن والخط والمعلم

يحتاج الى نزول الرحمة في كل ساعة فينزه قبره من ذلك كذا في المحيط والله اعلم .



# سرکار غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور ایمان ابوطالب Hazrat Ghouse Aazam Aur iman e Abu Talib

Imam ul Sufiya Piran Peer Syedna Ghaus Al Aazam Dastagir Abdul Qadir Jilani Framate Hain "Jab Abu Talib Ki Maut Ka Waqat Qarib Aur Duniya Ko Chhurne Ke Lamahat Qarib Hogye Tu Nabi Karim ﷺ Abu Talib Ko iman wa Tahud Se Aarasta Karne Ke Liye Unke Paas Tashrif Le Gaye Aur Abu Talib Se irshad Farmaya Ke Aye ChaCha Ek Martaba ﷺ Keh Dijiyee Main Apne Rab Ki Bargah Mein isko Bataur Hujjat Pesh Karun Ga Aur Aapko Mushrakim Ki Saf Se Nikal Lun Ga Abu Talib Ne Kaha Aye Mere Bhai Ke Bete Allah Ki Qasam Main Janta Hun ke in Tamam Umor Men tu Sachcha Hai Jo Tu Ne Laya Hai Magar Main ﷺ Kehne Ko Na Pasand Karta Hun Aur Maut Ke Waqat jaza Kiya jis Per Allah Ne Ye Aayat .. Nazil Farmai Aur Apne Habib ﷺ Ko Abu Talib Ki Magfirat Talab Karne Se Mana Farma Diya

**Tafsir Jilani Vol 3 page 457**

Sarkar Ghouse Aazam Ki is Tafsir Se Pata Chalta Hai ke Sarkar Ghase Aazam Bhi Abu Talib Ke iman Qabul Na Karne Ka Mauqaf Rakhte Thy

## تفسیر الجیلانی

الغوث الربانی والإمام الصمدانی  
سیدی محمدی الدین عبد القادر الجیلانی  
المتوفی ۷۱۳ھ

تحقیق و تخریج و تالیف  
الشیخ محمد فرید الدین زبیری

المجلد الثالث

المتروک:  
أول سورة الإسراء - آخر سورة العنکبوت



المکتبه المعرفیه  
کلنس، روڈ شالدرہ کوٹہ، پاکستان  
فون: 0333-7807152, 0333-7907398

457

سورة القصص

للمرتکین بعد ما لم یقدروا علی نوبهم: ﴿لَنَا﴾ جزاء ﴿أَعْمَلْنَا﴾ التي اقرتھا بسعینا واجتھادنا ﴿وَلَكُمْ﴾ جزاء ﴿أَعْمَلْتُمْ﴾ التي أنتم علیها مصرین، ونالوا لهم حين تودیعهم والذب عنهم: ﴿سَلَامٌ عَلَیْكُمْ﴾ أي: سلمکم الله العفو الرحیم عن عوائل ما کتمت علیہ ووفقتکم علی التوبة والإیناء، وما لنا معکم مطالبة ومجادلة سوى إنا ﴿لَا﴾ نبتغی ﴿ولا نطلب مصاحبة﴾ ﴿الجاهلین﴾ [القصص: 55] بسوء عواقب الحاصل النیر المرضیة عند الله وعند خالص عباده.

ثم لما احتضر أبو طالب، ودنا أن یرج من الدنیا جاءه الرسول ﷺ مهتماً بإیمانه وتوحیده، فقال له: «قل یا عم مرة: لا إله إلا الله، أحاج بها لك عند ربی، وأخرجك بها عن زمرة المشركین» قال: یا ابن أخي، والله إني علمت إنك لصادق فی جمیع ما جئت به، لكن أكره أن یقال: جزع أبو طالب عند الموت؛ أي: ضعف وجین. أنزل سبحانه هذه الآية؛ تأدیباً لحبیبه ﷺ، وردعاً عن طلب شيء لا یرف حصوله، فقال: ﴿إِنَّكَ﴾ یا أكمل الرسل من شدة حرصك واهتمامك ﴿لَا تَهْدِي﴾ وترشد إلى طریق الحق، وسبیل التوحید كل ﴿مَنْ أَخْبَتَ﴾ وأردت إیمانه ﴿وَلَكِنْ﴾ الله المطلع علی استعدادات عباده ﴿يَهْدِي﴾ ویوفق علی الإیمان والإطاعة بدين الإسلام ﴿مَنْ يَشَاءُ﴾ هدیته، وأثبت سعاده وتوحیده فی لوح قضائه ﴿وَهُوَ أَعْلَمُ﴾ بعلمه الحضوری ﴿بِالْمُهْتَدِينَ﴾ [القصص: 56] من عباده بعد أن بلغت لهم ما أمرك الحق بتبلیغه، وما علیك إلا البلاغ، والهدایة والرشاد إنما هو بإرادته سبحانه واختیاره.

﴿وَقَالِ الَّذِينَ كَفَرُوا لِمَ تُعَذِّبُنَا يَا رَبَّنَا إِنَّا كُنَّا بِآيَاتِكَ تُنذِرِينَ﴾  
﴿لَا تَعْلَمُونَ﴾  
﴿وَكَمْ أَعْلَمَكُنَا مِنْ قَبْلِكَ بِطُغْيَانِكُمْ بِآيَاتِنَا﴾  
﴿وَكَمْ أَعْلَمَكُنَا مِنْ قَبْلِكَ بِطُغْيَانِكُمْ بِآيَاتِنَا﴾

ومن الأعراب قوم جاءوا إلى رسول الله ﷺ ﴿وقالوا﴾: إنا قد علمنا بقينا أنك

# شیخ الاسلام حضرت انوار اللہ فاروقی رحمۃ اللہ علیہ اور ایمان ابوطالب Hazrat Anwar Ullah Faroqi Aur iman e Abu Talib

Shaikhul islam Hazrat Anwar Ullah Faroqi Bani Jamia Nizamia Likhte Hain " Sirat Nabawiya Mein Riwayat Hai Aanhazrat Fatah Makka Ke Roz Kabatullah Se Nikalakar Masjid haram Mein Maa Sahaba Tashrif Farma Thy Abubakar Uthy Aur Jakar Apne Walid Abu Qahafa Ka Hath Pakad Kar Hazrat ﷺ Ki Khidmat Mein Laye Kiyun Ke wo Bahut Bodhe Aur Nabina Hogaye Thy Hazrat ﷺ Ne Unko Farmaya Ke Unko Ghar Hi Mein Kiyun Na Rahne Diya Main Khud Unke Paas Jaata Hazrat Abubakar Ne Arz Ki Ya Rasol Allah Unko Huzori Khidmat Ka Sharf Hasil Karne Ki Zarorat Thi iske Baad Hazrat Abubakar ﷺ Ne Apne Baap Ko Hazrat ﷺ Ke Rubaro Bithaya Aur Hazrat Ne Unke Seene Per Apna Daste Mubarak Pher Kar Farmaya Aslam Taslim Yaani islam Lawo Tu Salamat Raho Ge Chunanche Wo islam Laye Aur Hazrat ﷺ Ne Hazrat Abubakar ﷺ Ko iski Mubarak Baad Di Unahun {Hazrat Abubakar Siddiq } Ne Arz Ki Ya Rasol Allah Qasam Hai us Zaat Ki Jisne Aapko Nabi Banaya Apne Baap Ke Musalman Hone Se Ziyada Tar Abu Talib Ke islam Se Meri Ankhon Ki Dhandak Hoti Kiyun Ke Abu Talib islam Laane Ki Ziyada Tar Aap Khawahish Thi

MAQASID UL ISLAM VOL 9 PAGE 56

ان الدین عند اللہ اسلام

از قادات سراپا برکات تحقیق آگاہ معارف سنگاہ عارف باللہ شیخ الاسلام  
مولانا الحاج خان بہادر حافظ محمد انوار اللہ فاروقی قدس سرہ العزیز  
المخاطب نواب فضیلت جنگ سابق عین المہم امور مذہبی سرکار عالی  
بانی جامعہ نظامیہ

## مقاصد الاسلام

حصہ نهم

زر خرید کتاب خانہ جامعہ نظامیہ

حسب احکام مجلس اشاعت العلوم

فضیلت کتاب حضرت مولانا الحاج سید حبیب اللہ قادری صاحب (رشید پاشاہ)  
الہام: مولانا الحاج محمد رفیع صاحب معتمد مجلس اشاعت العلوم شیخ الازہار نظامیہ

مقاصد اسلام

۵۶

حصہ نهم

کے متفق ہوتے۔

سید ابو یوسف ۱۲۴ میں روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز کعبہ اللہ سے ٹھکر مسجد حرام میں مدہ صحابہ رہتے تشریف فرما تھے۔ ابو بکرؓ نے اور جا کر اپنے والد ابو قحافہ کا ہاتھ پکڑ کر حضرت کی خدمت میں لائے۔ کیونکہ وہ بہت بوڑھے اور تباہ ہو گئے تھے۔ حضرت نے ان کو فرمایا کہ ان کو گھر ہی میں کیوں نہ رہنے دیا۔ میں خود ان کے پاس جاتا۔ ابو بکرؓ نے عرض کی یا رسول اللہ ان کو حصہ دے کہ شرف حاصل کرنے کی ضرورت تھی۔ اسکے بعد ابو بکرؓ نے اپنے باپ کو حضرت کے رو برو بٹھایا۔ اور حضرت نے ان کے سینے پر اپنا دست مبارک پھیر کر فرمایا یا رسول اللہ یعنی اسلام لاؤ تو سلامت رہو گے۔ چنانچہ وہ اسلام لائے۔ اور حضرت نے ابو بکرؓ کو اس کی مبارکباد دی۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ تم ہے اس ذات پاک کی جس نے آپ کو نبی بنایا۔ اپنے باپ کے مسلمان ہونے سے زیادہ تر ابوطالب کے اسلام سے میری انکسوس کی ٹھنڈک ہوتی۔ کیونکہ ابوطالب کے اسلام لانے کی زیادہ تر آپ کو خواہش تھی انتہی۔

یہ دست مبارک کی تاثیر تھی جس سے وہ فوراً مسلمان ہو گئے ورنہ ابتدا سے نبوت سے جس کو تینہا میں سال کے زیادہ عرصہ گزر تھا وہ اس سے

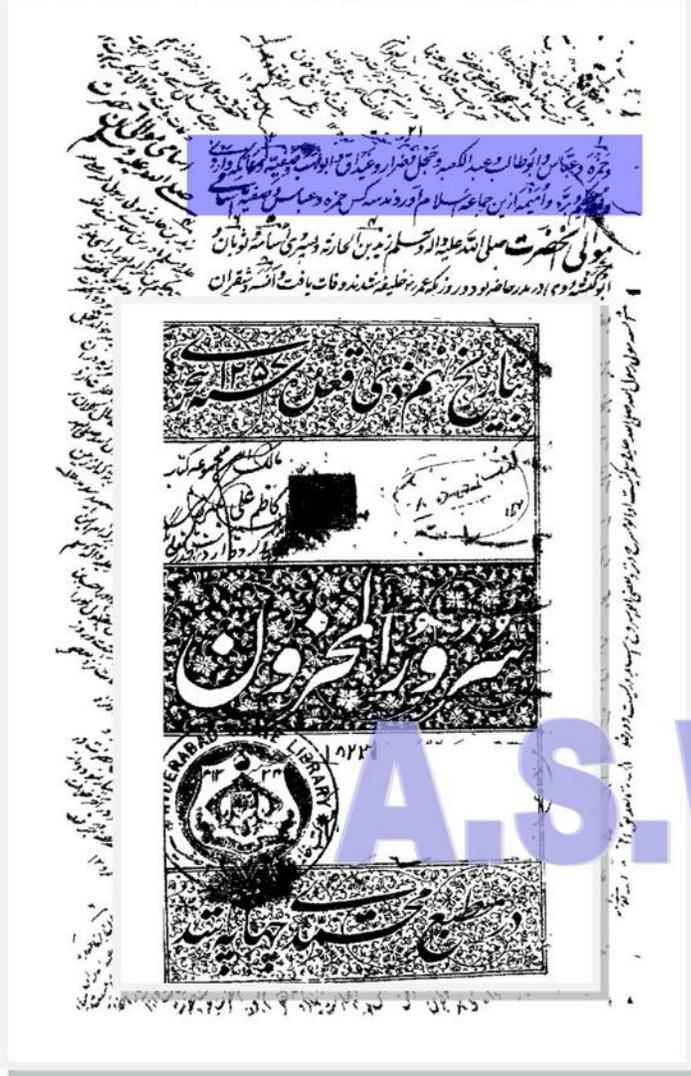
# امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور ایمان ابوطالب

## Hazrat Shah Wali Ullah Aur iman e Abu Talib

Hazrat Shah Wali Ullah Muaddis Dehvi Huzoor Ke Chacha Aur Phopiyun Ke Tazkira Mein Likhte Hain "Huzoor Ke Chacha Mein 1,ihraas 2,Qusem 3,Zuber 4,Hazmza 5,Abbas 6,Abu Talib 7,Abdul Kaaba 8,Hujal, 9,Ghidak 10,Abu lahab 11,Mugera Gayara ChaCha Thy Aur 6 Phppiyan 1,Sufiya 2 Aatiqa 3,Arwa 4,Umme 5,Bara 6,Umema Thin in Tamam Mein Se Sirf Hazrat Hamza Aur Hazrat Abbas Aur Sufia Teen Hazrat Musharraf Ba islam Howe

Surur ul Mahzoon Page 20,21

Imam Ul Hind Hazrat Shah Wali Ullah Ke Nazdik Bhi Abu Talib Ka islam Sabit Nahi jiska Sabut Scan Page



# حضرت صوفی شیخ شرف الدین یحییٰ منیری اور ایمان ابوطالب

## Sufi Shraf Uddin Yahiya Maneri Aur iman Abu Talib

Hazrat Sufi Shraf Uddin Yahiya Maneri علیہ رحمۃ اللہ Malofaz Sharif Mein Ek Majlis ke Zikr Mein Likha hai Hazrat Ki Ek "Majlis Sharif Mein Zikr Aise Kuffare Arab Ka Aagay Jo Rasole Khuda Ko Paighambar Barhaq Jankar Bhi iman Na Laye Hazrat Makhdum Jahan Ne Farmaya Ke Ahle Arab Sardare Qaum Aur Maal Wa Daulat Wa Aabo Mein Yakta E Rozgaar Thy Aur Huzor ﷺ Ki Pawarish Yatimi Ke Sabab Se Abu Talib Ne Ki Thi is Liye Wo Log Aapko Pos Palak Samjhthe Thy Ek Be Maadar Pidar Aur Parwarda Abu Jante Thy Aisi Shakhsiat Ke Samne Sare Tasilm Kham Karna Unke Liye Aar Tha Dil Mein Paigambar Samjhne Per Bhi Zuban Per Baat Na Laate Thy Agar Zuban Per Late Hain Tu Phir iman Laane Mein Uzr Kahan Baqi Rah Jata Hai Aur iman Laaye Tu Aaba Wa Ajdad Ke Deen Se Phirna Padhta Ye Baat Unke Khayal Mein Bade Nang Wa Aar Ki Thi Ke Apne Ghar Ka Aziz {Apne Baap Dada Ke Deen} Phirade Aur Hum Phir Jayen ,Khud Abu Talib Ke Bare Mein Mash,hoor Hai Ke Huzoor Namaz Mein Thy Aur Ba Aawaz e Buland Quran Padh Rahe Thy Aur Abu Talib Aap Ke Piche Hath Baandhe Khade Thy Aur Zaaro Qataar Ro Rahe Thy Khuch Log Ye Haal Dekh Rahe Thy Un Logon Ne Pocha Ke Jab Aisa Jante Ho Aur Dekhte Ho Tu Phir iman Kiyun Nahi ley Aate Unaho {abu Talib} Ne Jawab Diya Ke Nang Wa Aar Ki Waje Se Naar Yani Dozakh Hum Ne Qabol Kiya Hai

Maadan UI Maani Page 45,46

46

معادن المعانی

باقی رہ جاتا ہے اور ایمان لاتے تو آبا و اجداد کے دین سے پھرنا پڑتا۔ یہ بات ان کے خیال میں بڑے تنگ و عار کی تھی کہ اپنے گھر کا عزیز (اپنے باپ دادا کے دین سے) پھرا دے اور ہم پھر جائیں۔ خود حضرت ابوطالب کے بارے میں مشہور ہے کہ حضور ﷺ نماز میں تھے اور با آواز بلند قرآن پڑھ رہے تھے اور حضرت ابوطالب آپ کے پیچھے ہاتھ باندھے کھڑے تھے اور زار و قطار رو رہے تھے کچھ لوگ یہ حال دیکھ رہے تھے ان لوگوں نے پوچھا کہ جب ایسا جانتے ہو اور دیکھتے ہو تو پھر ایمان کیوں نہیں لے آتے۔ انھوں نے جواب دیا کہ تنگ و عار کی وجہ سے نار

یعنی دو رخ ہم نے قبول کیا ہے۔ پھر حضرت مخدوم جہاں عظیمہ اللہ نے یہ بیت پڑھی۔

دانی کہ عرب چہ عیب جویند این کار کنم مرا چہ گویند

(تم جانتے ہو کہ اہل عرب کس کریم میں رہتے ہیں ہر وقت یہی دھن ہے کہ خلاف

شان کوئی بات نہ ہو)

اسلام کے علاوہ کوئی دین باقی نہ رہے گا

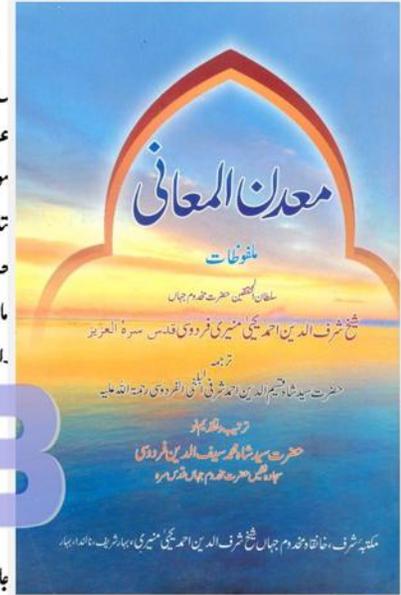
مجلس شریف میں دین اسلام کا ذکر آیا۔

حضرت مخدوم جہاں عظیمہ اللہ نے فرمایا کہ حضور ﷺ کا ایک فرمان ابھی پورا نہیں ہوا ہے مگر پورا ہو کر رہے گا۔ وہ یہ کہ مغرب سے مشرق تک سب لوگ مسلمان ہو جائیں گے کوئی دین باقی نہ رہے گا مگر اسلام اور یہ ضرور ہو کر رہے گا۔ مفسروں کا کہنا ہے کہ نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور قتل وصال کے بعد ایسا ہوگا۔ اس کے بعد حضرت مخدوم جہاں عظیمہ اللہ نے فرمایا کہ جب اسلام چھا جائے گا تو ایسے لوگ بھی ضرور نکلیں گے کہ آباؤی دین کو دل میں چھپائے رہیں گے۔ صرف زبان سے کہیں گے کہ ہم مومن ہیں ایسے موقع میں فرمان پورا ہونے کی کیا صورت ہے کیونکہ وعدہ سچا ہے۔ مفسروں نے اس کا جواب یہ لکھا ہے کہ جو لوگ دل سے مسلمان نہ ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ڈھیلے اور پتھر کو گویائی دے گا کہ اے جماعت محمدیہ فلاں شخص یہودی ہے، فلاں نصرانی ہے، فلاں مجوسی ہے وغیرہ وغیرہ اس کو تہ تیغ کرو اس طرح ہر بے دین مارا جائے گا بس خالص اسلام رہ جائے گا۔

45

معادن المعانی  
صحافیہ کامقہ

س کے حجرے  
عہ" (آؤ ہم  
مول پر اس کا  
تاں معرفت  
حصی ثناء  
مانی ہے ویسی  
اس کے بعد



کے دروازے  
لوگ ایمان  
مطلب سمجھ  
معراج کی  
علیک  
تیری تعریف  
زبان مبارک

کمال سلوک

جاننے والے

انجان ہو جاتے ہیں اور ایسا کیوں نہ ہو جو بے سلی، کسی یہ کہے کہ میں کوئین میں صحیح ترین ہوں وہ مقام حمد و ثناء میں خاموشی اختیار کر لیتی ہے۔

ابوطالب کے ایمان نہ لانے کی حقیقت

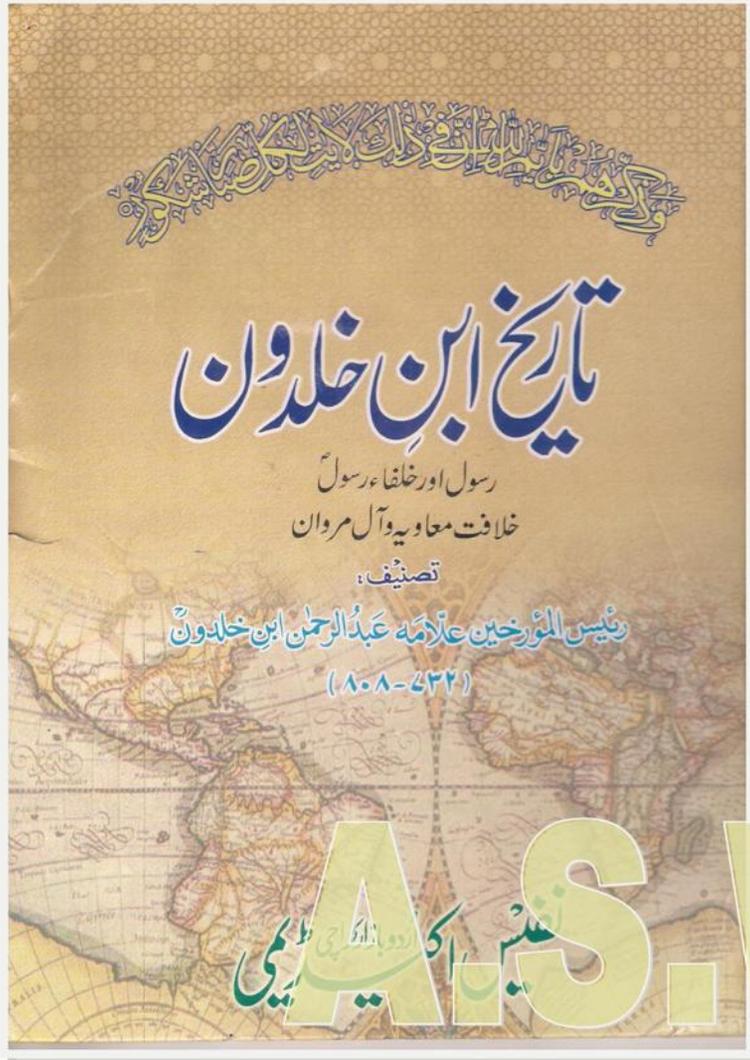
مجلس شریف میں ذکر ایسے کفار عرب کا آگیا جو رسول خدا ﷺ کو پیغمبر برحق جان کر بھی ایمان نہ لائے۔ حضرت مخدوم جہاں عظیمہ اللہ نے فرمایا کہ اہل عرب سردار قوم اور مال و دولت عزت و آبرو میں یکساں روزگار تھے اور حضور ﷺ کی پرورش تیمی کے سبب سے ابو طالب نے کی تھی۔ اس لئے وہ لوگ آپ کو پوس پا لک سمجھتے تھے ایک بے مادر و پدر اور پروردہ ابوطالب جانتے تھے ایسی شخصیت کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ان کے لئے عار تھا دل میں پیغمبر سمجھنے پر بھی زبان پر یہ بات نہ لاتے تھے کیونکہ اگر زبان پر لاتے ہیں تو پھر ایمان لانے میں عذر کہاں

# تاریخ ابن خلدون اور ایمان ابوطالب

## Tareekh ibne Khaldun Aur iman Abu Talib

Tarikh ibne Khaldun Mein Likha Hai Ke "Dusre Din Phir Quresh Maa Ashab Ke Abu Talib Ke Paas Aaye Aur is Amr Ki Khawahish Ki Ke Huzoor ﷺ ko Unke Mawajeh Mein Bulakar is Jadeed Fa'al Se Roken Aur Unse Bahas Na Karen Chunanche Huzor ﷺ Hasbe Talab Abu Talib is Majma Mein Tashrif laye Quresh Ne Apne Dalail Pesh kiye Huzor Ne Quran Ki Chand Aayat Padhkar irshad Farmaya Aye Chaha {Abu Talib} Main Ye Kaam Na Chhuron Ga Abu Talib Ye Sunkar Khamosh Horahe Quresh Ka Majma Muntashir Hogaya us Waqat Huzor ﷺ Ne Phir Abu Talib Se Mukhatib Hokar Dawate islam Di Lekin Abu Talib Ne Kaha Aye Biradar Zaade Jo Tumhare Wahi Mein Aaye Kaho Lekin Main Bakhuda Kabhi iman Na Lawon Ga Aur na Apne Aabai Deen Ko Tark Karun Ga

**Tareekh ibne Khaldun Vol 1 Page 44**



تاریخ ابن خلدون (حصہ اول) ۴۴ رسول اور خلفاء رسول

المغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم ابوہاشم عمر بن ہشام بن مغیرہ برادر زادہ ولید عاصی بن وائل بن ہشام بن سعد بن کمہ بن نبیہ و منبہ پسران حجاج بن علی بن حذیفہ بن کمہ اسود بن عبد یثوث بن وہب بن عبد مناف بن زہرہ کو انصاف کرنے کے لئے حضرت ابوطالب کے پاس بلا لائے۔ ان اصحاب نے حضرت ابوطالب سے آنحضرت ﷺ کی تکلیف دہی کے بارے میں بحث و مباحثہ کیا حضرت ابوطالب نے ان کو نہایت معتدل جواب دے کر خاموش کر دیا۔

**ابوطالب اور وفد قریش:** دوسرے دن پھر قریش مع ان اصحاب کے (جن کا اوپر ذکر ہو چکا ہے) حضرت ابوطالب کے پاس آئے اور اس امر کی خواہش کی کہ آنحضرت ﷺ کو ان کے مواجد میں بلا کر اس جدید فعل سے روکیں اور ان سے بحث کریں۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ حسب طلب ابوطالب اس مجمع میں تشریف لائے قریش نے اپنے دلائل پیش کئے۔ آنحضرت ﷺ نے قرآن مجید کی چند آیات پڑھ کر ارشاد فرمایا: (یسا عسماہ لا اتسک هذا الامر حتی یتظہر اللہ او اھلک فیہ) یعنی بچا جان میں یہ کام نہیں چھوڑوں گا۔ حضرت ابوطالب یہ سن کر خاموش ہو رہے قریش کا مجمع منتشر ہو گیا اس وقت حضور نے پھر حضرت ابوطالب سے مخاطب ہو کر دعوت اسلام دی لیکن حضرت ابوطالب نے کہا "اے برادر زادے جو تمہارے وہی میں آئے ہو لیکن میں بھلا کبھی ایمان نہ لاؤں گا اور نہ اپنے آبائی دین کو ترک کروں گا۔"

**مسلمانوں پر مظالم:** ان واقعات کے بعد جب اہل قریش نے یہ دیکھا کہ آنحضرت ﷺ دعوت اسلام سے باز نہیں آتے اور مسلمانوں کی جماعت روز بروز بڑھتی جا رہی ہے تو بنو ہاشم اور بنو مطلب نے مجمع ہو کر آنحضرت ﷺ اور اہل مسلمانوں کو ذاتیں بنجانے کا عہد و پیمانہ کیا۔ بظاہر اس عہد و پیمانہ میں بنو ہاشم اور بنو مطلب پیش پیش تھے لیکن درحقیقت ہر قبیلہ عرب جو اس وقت مکہ اور اس کے قریب و جوار میں تھا اس عہد و اقرار میں شامل تھا۔ یہاں تک کہ جہاں کہیں یہ لوگ غریب مسلمانوں کو پاتے پتھروں سے مارنے طرح طرح کی تکلیفیں دیتے تھے نماز نہ پڑھنے دیتے تھے۔ نماز کی حالت میں اونٹوں بکریوں کی آنتیں مزید کی تلاطمت لاکر نمازیوں پر ڈالتے تھے۔ جب ان کی یہ تکلیف دہی حد سے بڑھ گئی تو آپ نے غریب مسلمانوں کو جیش کی طرف ہجرت کا حکم صادر فرمایا۔

**ہجرت حبشہ:** واپلی حبشہ اور اہل قریش سے تجارت کا عہد نامہ تھا وہ اکثر واپلی حبشہ کی تعریف کیا کرتے تھے الغرض سب سے پہلے عثمان ابن عفان اور ان کی بیوی رقیہ بنت رسول ﷺ اور ابوہذیفہ بن عبدمنہ بن ربیعہ اور ان کی بیوی سہلہ بنت سہیل بن عمرو بن عاصم بن لوی اور زبیر بن العوام و مصعب بن عمیر بن عبد شمس و ابوہذیفہ بن ابی رہم بن عبد العزیٰ حامری و سہیل ابن بیضاء (جو حرت بن نفیر سے) عبد اللہ بن مسعود عامر بن ربیعہ غزی حلیف بنو عدی (یہ غزہ بن وائل کی اولاد سے تھے نہ کہ فرہ سے) اور ان کی بیوی لیلیٰ بنت ابی شیبہ رضی اللہ عنہما جمعیں رہے کہ وہ بزرگ حبشہ ہجرت فرما گئے ان کے بعد پھر یکے بعد دیگرے مسلمانوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کرنا شروع کر دی۔ انہیں اصحاب کے ساتھ حضرت مخزوم بن ابی طالب بھی حبشہ ہجرت کر گئے یہاں تک کہ حبشہ میں مہاجرین کی تعداد تین سو تک پہنچی۔ مہاجرین اولین کا شمار بنو مسعد نے دیا تاکہ عقبہ کیا لیکن غالب و غاسر اپنا سامنا لے کر چلے آئے۔

**مسلمانوں کے خلاف سرگرمیاں:** جب اہل قریش نے یہ دیکھا کہ آنحضرت ﷺ کی تکلیف دہی اور اذیت رسانی سے آپ کے بعض ائمہ مزہم ہوتے ہیں اور مخالفت کرتے ہیں تو انہوں نے یہ مشورہ اختیار کیا کہ جس سے آپ کا رخ



# امام ابن اثیر جزری اور ایمان ابو طالب

## imam ibne Aseer ke Nazdik Abu Talib Ka iman Sabit Nahin

Imam ibne Aseer Jazzri Apni Tareekh Mein Likhte Hain "Phir Rasol Allah Apne ChaCha Ke Paas Aye Aur Kaha Ke Koi Aisa Kalima Kaho Ke Qayamat Mein Tumhare iman Ki Shahadat Dun {Abu Talib Ne } Kaha Mujhe Arab Log Bura Kahen Ge Aur kahen Ge Ke Maut Ke Waqt Dar Gaya Agar Ye Baat Na Hoti Tu Zaror Jo Aap Kehte Hain Wo Keh Deta Lekin Ab Tu Main Millat Ashiyakh Per Hun is Per Ye Aayat Nazil Howi انك لاتهدى من احببت ولكن الله يهدى من يشاء

Tareekh E Kamil ibne Aseer Jazri Vol 6 Page 109

**نتائج خروج الاسلام**

ترجمہ

التاریخ الكامل للامام ابن اسحق بن علی بن ابی الکریم محمد بن عبد الکریم بن عبد الوہاب بن عبد الوہاب  
المحدث یہ ابن الاثیر الجزری الملقب بیدالین جلد ۶  
جس میں ابتدا سے غفلت اور انبیاء پر اہم اور اقوام عرب و دیگر اورتی مسلم اور خلفائے راشدین میں پہلی بیت  
و بنی عباس اور غیر تمام دوسے زمین کے سلاطین اسلامیہ اور اقوام معاصرین کا بیان مشتمل ہے۔  
اسے شرح و مہبط سے لکھا گیا ہے کہ ایسی ایسی پچاس جلدوں میں یہ کتاب ششم ہوگی

**جلد ششم**

جس میں رسول اللہ کے آباء و اجداد کرام کا ولایت و نبوت اور اشاعت اسلام اور غیر مسلم  
تک کے شروعات ہادی امام کا حال تکمیل کیا گیا ہے  
اور جس کا  
مولوی محمد عبد الغفور خان مستوطن راجپور مترجم سرشتہ علم و فنون کا نظام  
نے  
عربی سے اردو سے سلیس میں ترجمہ کیا

مطبع نعیم آباد  
ترجمہ و تصحیح مولانا محمد رفیع علی خان صاحب  
۱۹۰۶ء مطابق ۱۳۲۵ھ  
تمام حقون بیچ منظر مطہرین - - - (مطبع اول)  
قیمت فی جلد تین روپے

۱۰۶

متفرق ہو گئے۔ اور بولے کہ اس کے سوا اور کچھ کہو۔ تو ہم تمہاری مان جائیں۔ یہ تو نہیں مانتے  
حضرت نے فرمایا کہ اگر آپ لوگ آفتاب ہی لیکر آئیں اور اوسے لاکر میرے ہاتھوں میں رکھیں  
اس کے سوا تب ہی میں تو اور کچھ نہ کہوں گا۔ اسی کی ہی تم کو دعوت کروں گا۔ راوی کہتا ہے  
کہ پروردگار نے اسے ہرگز آپ کے پاس سے اٹھنے کے اور چلنے اور بولنے کہ ہم ضرور تجھے اوتیرے  
خدا کو گالیان دینگے۔ جس نے تجھے ایسا حکم دیا ہے وَاَنْطَلَقَ لِلْمَلَائِكَةِ اَنْ اَصْنُؤْا وَاصْبِرْ  
عَلَى الصَّعْتِكُمْ اِنَّ هَذَا الشَّيْءُ مَكْرًا مَّا مَعْتَدْنَا هَذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ وَاِنْ هَذَا اِلَّا خِيْلَانٌ  
اور ان میں سے چند رو دار لوگ یہ لکھ لکھ کر بڑے ہوئے کہ چلو یہ اوس کی کچھ ہی سنا نہ چاہیے اپنے  
موجود پر بے رنجی۔ یہ بات جو یہ شخص کہتا ہے بے شک اس میں اس کا کچھ مطلب ہے۔ ہم نے  
تو یہ بات اپنے پچھلے مذہب میں کبھی سنی نہیں۔ ہونہ جو اس کی اپنی من گھڑت بات ہے

۶۴۔ ابو طالب کا مسلمان نہ ہونا۔ پھر رسول اللہ اپنے چچا کے پاس آئے اور کہا کہ کوئی ایسا  
کلمہ کہو کہ قیامت کے دن میں تمہارے ایمان کی شہادت دوں۔ کہا مجھے عرب لوگ برا کہیں گے  
اور کہیں گے کہ موت کے وقت ڈر گیا اگر یہ بات نہ ہوتی تو ضرور جو آپ کہتے من وہ کہہ دیتا۔ لیکن  
اب تو میں ملت اشیاخ بہوں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اِنَّكَ لَا تَهْتَدِيْ مِنْ اَحْبَبْتِ  
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْتَدِيْ مَنْ يَّشَاءُ داسے پیغمبر اپنے آپ سے چاہو جاہلیت میں نہیں کر سکتے بلکہ اللہ جس کو  
چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے

**کہو ورسلا نون کی ایذا دہی**

۶۵۔ کفار کہو ورسلا نون کو ایذا نہیں دنا اور رسول اللہ کے ہر اول نازل مسلمان ہونے میں  
بلال کو حضرت ابو بکر کا رسول لیکر آنا دکرنا۔ اور ان کے خاندان ایسے نہیں تھے کہ چرادوں کی

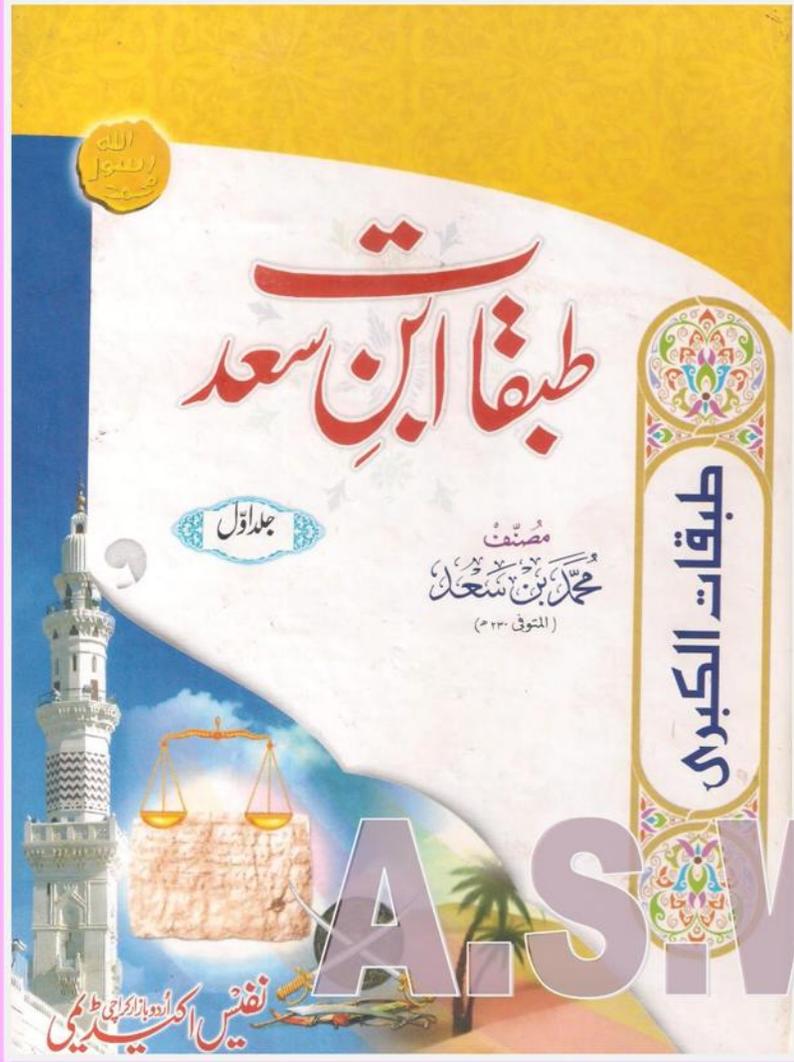
۱۲

# امام ابن سعد اور ایمان ابو طالب

## imam ibne Sa,ad Aur iman Abu Talib

Imam Mohammad Bi Sa,ad Wafat 230 Hijri Apni Kitab Mein Riwayat Naqal Farate Hain "ibne Shohab Se Riwayat Hai Ke Uneh Ali Bin Hussain Ne Khabar Di Ke Rasol Allah Ke Ahad Mein Abu Talib Ne Wafat Paai Tu Jafar {bin Abu Talib Ko Unka Abu Talib Ka} Warsa Wa Tarka Na Mila Balki Talib Wa Aqeel {Farzandane Abu Talib } Unke Waris Howe is ka Sabab Ye Tha Ke Na Musalman Kafir Ka Waris Ho Sakta Hai Aur Na Kafir Musalman Ka {Waris Hosakta Hai}

Tabqat ibne Sa,ad Vol 1 Page 142



شہادت ابن سعد (متوفی ۱۳۲) ۱۳۲  
 ابن سعد (متوفی ۲۴۰)

کیوں نہ ہوں۔  
 ترجمہ و تفسیر:

علی بن ابی طالب کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کی جناب میں حاضر ہو کے عرض کی:  
 ((إن عملك الشيخ الضال قد مات))  
 "یا حضرت! آپ کا بوڑھا گمراہ بچا مر گیا۔"  
 بوڑھے گمراہ بچے سے علی رضی اللہ عنہ کی مراد خود ان کے والد تھے (یعنی ابو طالب)۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
 ((أذهب فواره ولا تحدثن شيئاً حتى تأتيني))  
 "جاکے اسے فتن کر دے اور جب تک میرے پاس نہ آتا اس وقت تک کوئی بات بیان نہ کرنا یا اس وقت تک کچھ نہ کرنا۔"  
 میں نے توفیق کے بعد حاضر ہو کر کہا (کیفیت) بیان کی تو مجھے حکم دیا اور اس کے مطابق میں نے غسل کیا تو آنحضرت (سلام اللہ علیہ) نے میرے لئے ایسی دعا مانگی کہ خواہ کوئی بھی ہی چیز پیش کی جائے مگر جتنی مسرت مجھے ان دعاؤں سے ہوئی اتنی کسی چیز سے نہ ہوگی۔

ابو طالب کی موت کے بعد حضور ﷺ کا اظہار خیال:  
 عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی:  
 ((هل نفعت ابا طالب بشئ؟ فانه قد كان يحوطك ويغضب لك))  
 "کیا آپ نے ابو طالب کو بھی کچھ نفع پہنچایا جو آپ کو گھیرے رہا کرتے تھے حفاظت کیا کرتے تھے اور اگر کوئی ایذا دینا چاہتا تو اس سے آپ کے لئے بگڑ بیٹھا کرتے تھے۔"  
 ((نعم! وهو في ضحضاح من النار، ولولا ذلك لكان في الدرك الأسفل من النار))  
 "ہاں! وہ خفیف اور ہلکی سی آگ میں ہے اور اگر یہ بات نہ ہوتی تو دوزخ کے طبقہ اسفل میں ہوتا۔"

ابن شہاب سے روایت ہے کہ انہیں علی بن الحسین رضی اللہ عنہما (ابن ابی طالب) نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ابو طالب نے وفات پائی۔ تو حضرت رضی اللہ عنہما (بن ابی طالب کو ان کا یعنی ابو طالب کا) ورثہ ترک نہ ملا بلکہ طالب و عقیل (فرزند ان ابو طالب) ان کے وارث ہوئے۔ اس کا سبب یہ تھا کہ نہ مسلمان کا فر کا وارث ہو سکتا ہے اور نہ کا فر مسلمان کا۔

عروہ کہتے ہیں جب تک ابو طالب نے وفات نہ پائی اس وقت تک آپ سے نہ کہے۔ عروہ کا مطلب یہ ہے کہ جب تک ابو طالب جیے رہے رسول اللہ ﷺ کی ایذا رسانی۔ (بہترین نسخہ ہے)  
 اسحاق بن عبد اللہ بن الحارث کہتے ہیں عباس رضی اللہ عنہما (ابن عبدالمطلب) نے عرض کی:  
 ((يا رسول الله ﷺ! اتوجو لابي طالب))  
 "یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ ابو طالب کے لئے بھی امیر رکھتے ہیں یعنی آیا ان کے لئے بھی کچھ امیر مقرر ہے؟"

# امام رشد اندلسی اور ایمان ابو طالب

## imam Rushd Andlosi Aur iman Abu Talib

Imam ibne Rushd Apni Kitab Bidayatul Mujtahid Mein Likhte Hain "Kafir Wa Mushrik Ko Ghusal Dene Ke Silsile Mein imam Malik Farmate Hain Ke Musalman Apne Walid Kafir Ko Gusual Nahi De Ga Aur Na Qabar Mein Dafan Kare Ga Siwaye us Lash Ke zayad Hone Ka Andesha Ho Tu Usko Mitti Ke Niche Chupa De imam Shafai Farmate Hain Ke Koi Harj Nahi Ke Muasalman Apne Rishtedar Ko Gusal de Aur Dafan Kare Yahi Mauqaf imam Abu Saur imam Aazam Abu Hanifa Aur Unke Ashab Ka Maslam Hai Abu-bakr Munzari Kehte Hain Mushrik Ki Maiyat Ko Gusal Dena Sunnat Se Sabit Nahi Hai Jiski Pairwi ki Jaye Riwayatun Mein Aata hai Jab Nabi Karim ﷺ Ke ChaCha {Abu Talib} Ka inteqal HoGaya Tu Aapne Uneh Gusal Dene Ka Hukam Diya

Bidayatul Mujtahid Vol 1 Page 519

### سبع

## بداية المجهند ونهاية المقتصد

للإمام القاسمي أبو الوليد محمد بن محمد  
ابن أحمد بن رشد القرطبي الأندلسي  
الشهير «بابن رشد الحفيد»

وبهكاشه  
السبيل المرشد إلى بداية المجهند ونهاية المقتصد

المجلد الأول

سبع وتحقيق وتخریج  
د. عابد العبادي

دار الفکر  
الطبعة والشرع والنشر والدراسة

٥١٩

اتفقوا على أن الشهيد في حرب المشركين لا يغسل - في الشهيد من قتل اللصوص ، أو غير أهل الشرك ، فقال الأوزاعي ، وأحمد ، وجماعة حكمهم حكم من قتله أهل الشرك (١) وقال مالك والشافعي : يغسل (٢) .

وسبب اختلافهم هو هل الموجب لرفع حكم الغسل ، هي الشهادة مطلقاً أو الشهادة على أيدي الكفار؟ فن رأى أن سبب ذلك ، هي الشهادة مطلقاً ، قال : لا يغسل كل من نص عليه النبي ﷺ أنه شهيد ممن قتل . ومن رأى أن سبب ذلك ، هي الشهادة من الكفار ، قصر ذلك عليهم .

وأما غسل المسلم الكافر ، فكان مالك يقول : لا يغسل المسلم والده الكافر ولا يقبره ، إلا أن يخاف ضياعه ، فيؤاخره (٣) وقال الشافعي : لا بأس بغسل المسلم قربانه من المشركين ، ودفنهم (٤) وبه قال أبو ثور ، وأبو حنيفة وأصحابه (٥) . قال أبو بكر بن المنذر : ليس في غسل الميت المشرك سنة تتبع ، وقد روى « أن النبي عليه الصلاة والسلام أمر بغسل عمه ، لما مات » (٦) .

وسبب الخلاف هل الغسل من باب العبادة ، أو من باب النظافة ؟ فإن كانت عبادة لم يميز غسل الكافر ، وإن كانت نظافة جاز غسله .

(١) في مذهب أحمد روايتان : إحداهما : يغسل ، لأن رتبته دون الشهيد ، والثانية لا يغسل ، ولا يصل عليه ( انظر المغني ٥٢٥/٢ ) .

(٢) ( انظر حاشية العدوي على الخريفي شرح مختصر خليل ١٤٠/٢ ) و ( انظر المجموع ٢١٢/٥ ) وعند الحنفية : كل قتل يتعلق به وجوب القصاص ، فالقتيل شهيد حكمه حكم شهيد أحد ، لا يغسل فالذي قتله اللصوص ليلاً ، أو قطع الطريق خارج المجرم سلاح أو غيره ، فهو شهيد ( انظر بدائع الصنائع ٧٧٢/٢ ) .

(٣) انظر ( المدونة ١٦٨ /١ ) وهو مذهب أحمد ( انظر نوني ٥٢٨ /٢ ) .

(٤) كما قال في المذهب الشافعي ( انظر المجموع ٢١٢ /٥ ) .

(٥) عند أبي حنيفة يقتل المسلم ، ويكفن ، ويدفن قبرته الكافر الأصلي ، أمم المرتد ، فلا وليس للكافر غسل قريبه المسلم انظر ( الدر المختار شرح تنوير الأعمار ٢٢٢ /٢ ) .

(٦) رواه أحمد في مسنده ، والبيهقي ، وأبو يعلى الموصلي في مسنده ، والشافعي ، ورواه الطيالسي .

A.S.W.J.P

# تاریخ ابن کثیر اور ایمان ابوطالب

## ibne Kaseer Aur iman Abu Talib

ibne Kasir Abu Talib Ki Wafat Ke Zikr Mein Likha Nasai Ne Muhammad Bin Musanna Munzar Aur Shoyeba Se Riwayat Ki Hai Aur Yahi Riwayat Abu Dawod Aur Nasai Ne Sufiyan Ki Hadees Ke Taur Per Abu ishaq Najiya Aur Hazrat Ali رضی اللہ عنہ Ke Hawale Se Bayan Ki Hai Ke Jab Abu Talib Ki Wafat Howi Tu Hazrat Ali رضی اللہ عنہ Ne Rasol Allah صلی اللہ علیہ وسلم Se jaakar Arz Kiya "Aap Ke Chacha Ka inteqal Hogaya Hai Magar Wo Gumrahi Per Thy is Liye Ab Unke Paas Kaun Rahe Ga ? Is Per Nabi Karim Ne irshad Farmaya "jawo Tum Unke Pas Raho Aur Jab Tak Phir Mere Paas Na Awo Kisi Se khuch Na Kehna"

Al Bidaya Wa Nihaya Vol 2 page 125

125

سفيان عن عبد الملك بن عمير حدثني عبد الله بن الحارث قال حدثنا العباس بن عبد المطلب أنه قال قلت لابي (س) : ما أغضبني من عراك فانه كان يحوطك وينضب لك ؟ قال : « [ هو ] ف ضحاح من بار ، ولولا أنا لكان في نهرك الأمل » ورواه مسلم في صحيحه من طريق عبد الملك بن عمير به أخرجه في الصحيحين من حديث الليث حدثني ابن ابي عمير عن ابي عبد الله بن خباب عن ابي سعيد أنه سمع النبي (س) ذكر فضله معه فقال : « لعله تنفعه شفاعة يوم القيامة ، فيجعل في ضحاح من النار يبلغ كعبه » يئلى منه دماغه . غفغ البخاري وفي رواية « قتل منه أم دماغه » ورواه مسلم عن ابي بكر بن ابي شيبة عن عثمان بن عمار بن سفيان بن ثابت عن ابي عثمان عن ابن عباس أن رسول الله (س) قال : « أهون أهل النار عدداً أبو طالب ، منتقل بنمطين من نار يئلى منها دماغه » وفي مغازي يونس بن بكير « يئلى منها دماغه حتى يسيل على قدميه » ذكره السهيلي وقال الحافظ أبو بكر البزار في مسنده حدثنا عمرو - هو ابن اسماعيل بن مجاهد - حدثنا ابي عن مجاهد عن الشعبي عن جابر . قال سئل رسول الله (س) : « أوقيل له - هل نفتت أبا طالب ؟ » قال : « أخرجه من النار الى ضحاح منها » تفرد به البزار . قال السهيلي : وانما لم يقبل النبي (س) شهادة العباس أخيه أنه قال السكامة وقال : « لم أسمع » لأن العباس كان اذ ذلك كافراً غير مقبول الشهادة . قلت : وعندي أن الخبر بذلك ما صح لضعف سنده كما تقدم . وما يدل على ذلك أنه سأل النبي (س) بعد ذلك عن ابي طالب فذكر له ما تقدم ، وبتعليل صحته لعله قال ذلك عند معاينة الملك بعد الفرقة حين لا ينفع فناً إيمانها والله أعلم .

وقال أبو داود الطيالسي حدثنا شعبة عن ابي اسحاق سمعت ناجية بن كعب يقول سمعت علياً يقول : لما توفي ابي أنتيت رسول الله (س) قلت إن عمك قد توفي . قال : « اذهب فواره » قلت إنه مات مشركاً ، قال : « اذهب فواره ولا تحدثن شيئا حتى تأتي » فقلت فأتيت ، طهرني أن أغتسل ورواه النسائي عن محمد بن المنفي عن غنم عن شعبة . ورواه أبو داود والنسائي من حديث سفيان عن ابي اسحاق عن ناجية عن علي : لما مات أبو طالب قلت يا رسول الله إن عمك الشيخ الضال قد مات فمن يواريه ؟ قال : « اذهب فواراً أبك ولا تحدثن شيئا حتى تأتي » فأتيت طهرني فاغتسلت ، ثم دعا لي بدعوات ما يسرى أن لي بين ما على الأرض من شيء . وقال الحافظ البيهقي أخبرنا أبو سعد الماليني حدثنا أبو احمد بن عدي حدثنا محمد بن هارون بن حميد حدثنا محمد بن عبد العزيز بن ابي رزمة حدثنا الفضل عن ابراهيم بن عبد الرحمن عن ابن جريح عن عطاء عن ابن عباس : أن النبي (س) عاد من جنازة ابي طالب فقال : « وصلتك رحم ، وجزيت خيراً يام » . قال وروى عن ابي اليمان الموزني عن النبي (س) مرسلًا وزاد ، ولم يقم على قبره . قال : وابراهيم بن

ابو الفداء  
الحافظ ابن كثير  
الدمشقي المتوفى ٧٧٤ هـ

الْبِدَايَةُ وَالنِّهَايَةُ

الجزء الثالث

١٤١٢ هـ - ١٩٩١ م

ضبطت وصححت هذه الطبعة على عدة نسخ ونزلت بتسريح قامت بها هيئة باشراف الناشر

مكتبة المشارف  
بجدة

# حضرت امام غزالی رحمة الله عليه اور ايمان ابوطالب

## imam Ghazali Aur iman Abu Talib

Hujatul islam Hazrat imam Gazali Likhte Hain "Abu Talib  
Khilaf e Marzi Shirk Per Qayam Rahe aur Apne Aaba Ke  
Deen Se Chimte Rahe Unka Saya e Atifat Zahir hai Ke Wo  
Apne Bhatije Per Meharban Thy

FIQUS SIRAT PAGE 103

- ۱۰۳ -

لايسكم خاصة وإلى الناس عامة . والله لفتون كما تنامون . واتبين كما تستيقظون  
ولتحاسبن بما تعملون وإنما الجنة أبدأ . أو النار أبدأ .

قال أبو طالب : ما أحب إلينا معاوتك . وأقبلنا لنصيحتك . وأشد تصديقنا  
لحديثك !! وهؤلاء بنو أريك مجتمعون . وإنما أنا أحدهم . غير أني أسرعهم إلى  
ما أحب فامض لما أمرت به .

فوالله لا يزال أسوطك وأمنك غير أن نفسي لا تطاوعني على فراق دين  
عبد الطالب .

قال أبو لمب : هذه والله السوأة !!! خذوا على يديه قبل أن يأخذكم غيركم .  
قال أبو طالب : والله لمنمنه ما بقينا .

أبو طالب

إن ابا طالب برغم بقاءه على الشرك واستمساكه بدين الآباء - ظل حسي  
العاطف ظاهر المدب على ابن اخيه . وهو مدرك كل الادراك ما سوف تجره هذه  
الدعوة من متاهب عليه وعلى أسرته ، بيد إن إعزازه لحمد وتأذيه من مواجبه بما  
يكروه حلاه على ضمان الحرية له . بل على التمهيد بمجاية وهو يبلغ عن ربه !!

وابو طالب من رجالات مكة المدودين . كان معقلاً في اهل . معقلاً بين  
الناس فابسر احد على إخفار ذمته واستباحة بيضته . وكان بقاءه مع اهل مكة  
- محترماً للأوثان - من اسباب امتداد نفوذه ورعاية حقوقه ...

اما ابو لمب فصوره لأرباب الأسر القهاالكين على مصالحتهم وسمعتهم من  
غير نظر إلى حق او باطل . فأى عمل يمرض مصالحه للبولار ، او يخذل مالا حقه  
من منزلة يهيج ثائرتة ، ويدفعه لاقتراف الحماقات ... ؟

وفي طبيعه اى لمب قسوة تقر به باقتراف الدنيايا . كان ابناؤه مزوجين بينات  
محمد صلى الله عليه وسلم ، فأمرهم بفراقهن . فطلق متبه وعتبية ، رقية ، وام كلثوم ..  
ولعل ابا لمب كان متأثراً في هذه البغضاء المنزلية بزوجه ام جميل بنت حرب

محمد الغزالي

فَتَاوِيهِ السَّيْرَةِ

تمتاز هذه الطبعة بمراجعة أحاديث السيرة  
ونقد أسانيدها وموتونها وتمحيص قيمتها العلمية

دار الكتب الحديثة ليبيا  
توزيع غزالي  
١٣ شارع الجمهورية ببارين ليبيا ٩١٦١٠٧

# علامہ عبدالرحمن ابن خلدون اور ایمان ابوطالب

## ibne Kuldon Aur iman Abu Talib

**Ibne Khaldon Riwayat Likhthe Hain "Dusre Qabilaye Quresh Ke Log Phir ineh Logon Ke Sath Aadamke Abu Talib Ke Paas Aakar is Baat Ki Khwahish Zahir Ki Ke Abu Talib Huzor Akram KoUnke Samne Bulakar is Dawate islam Ke Kaam Se Roken Aur Un se Bahas Wa Mubahisa Na Karen Chunanche Huzor Akram Abu Talib Ke Bulane Per Un Logon Ke Darmiyan Tashrif Laye Quresh Ke Logon Ne Marozaat Pesh Keen Huzor Akaram NeQuran Ki Chand Aayat Padh Kar Farmaya**

یاعماہ لا اترك هذا امرحتى يظهر الله او اهلك فيه

**Chacha Main Ye Amr Nahi Chhuron Ga Jab Tak Allah ise Galib Na Karde Ya Main is Raah Mein Maar Diya Na Jaun Ga, Abu Talib Ne Jawab Diya Aye Mere Bhatije Jo Tumhare Man Mein Aaye Karo Lekin Khda Ki Qasam Main Kabhi iman Nahi Laun Ga Aur Apne Aaba Wa Ajdad Ke Deen Ko Na Chhuron Ga**

Seerat Un Nabi ibne Khuldun Page 64, 65

۶۵

سیرت النبی ﷺ

ابوطالب کے پاس آکر اس بات کی خواہش ظاہر کی کہ ابوطالب حضور اکرم ﷺ کو ان کے سامنے بلا کر اس دعوت اسلام کے کام سے روکیں، اور ان سے صحت و مباحثہ کریں۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ ابوطالب کے بلانے پر ان لوگوں کے درمیان تشریف لائے۔ قریش کے لوگوں نے اپنی معروضات پیش کیں۔ حضور اکرم ﷺ نے قرآن کریم کی چند آیات پڑھ کر فرمایا۔

یاعماہ لا اترك هذا امرحتى يظهر الله او اهلك فيه

ترجمہ: چچا جان! میں یہ امر نہیں چھوڑوں گا جب تک اللہ اسے

غالب نہ کر دے یا میں اس راہ میں مار دیا جاؤں گا۔

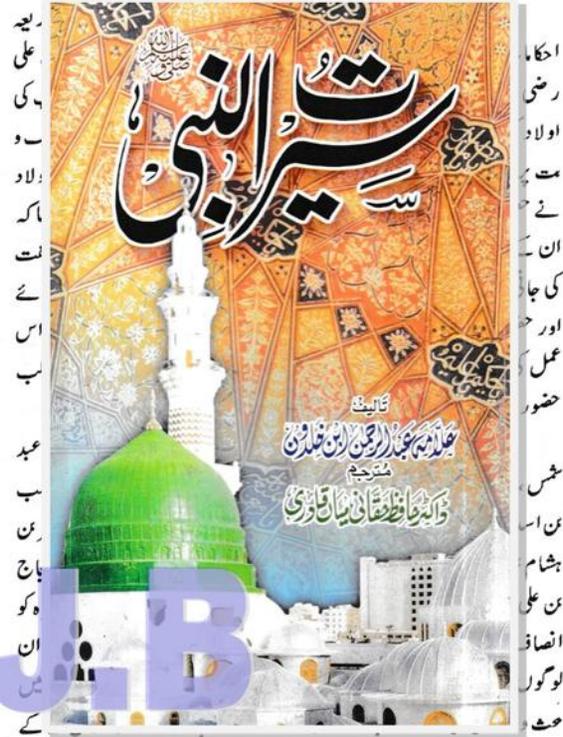
ابوطالب نے جواب دیا۔ اے میرے بھتیجے! جو تمہارے من میں آئے کرو لیکن خدا کی قسم میں کبھی ایمان نہیں لاؤں گا۔ اور اپنے آباء و اجداد کے دین کو نہ چھوڑوں گا۔

مسلمانوں پر ظلم و ستم کا باقاعدہ آغاز:

ان واقعات کے بعد قریش نے یہ دیکھ لیا کہ حضور اکرم ﷺ دین کی دعوت سے باز نہیں آتے اور مسلمان تعداد میں روز بروز بڑھتے جا رہے ہیں۔ تو یہ ہاشم اور بنو مطلب نے مل کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور تمام مسلمانوں کو اذیتیں اور تکالیف دینے کا حکم کیا۔ ظاہری طور پر اس معاہدہ ایذا رسانی میں ہاشم اور بنو مطلب آگے آگے تھے۔ مگر فی الحقیقت عرب کا ہر قبیلہ جو اس وقت تک نہ کہہ اور اس کے اطراف و اکناف میں رہتا تھا۔ اس معاہدہ ایذا رسانی میں شامل تھا۔ جہاں کہیں یہ لوگ غریب مسکین مسلمانوں کو دیکھتے تو پتھر مارتے، مختلف طرح کی تکالیف دیتے تھے۔ نماز پڑھنے نہ دیتے تھے۔ بلکہ نماز کی حالت میں اونٹوں، بزیوں کی آنتیں، اوجڑی اور غلاظت لاکر نمازیوں پر ڈالتے تھے۔ جب ان کی یہ ایذا رسانی حد سے گزرنے لگی تو حضور اکرم ﷺ نے مسلمانوں کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا۔

۶۴

سیرت النبی ﷺ



رخصت کر دیا۔

ابوطالب کے پاس قریش کی آمد:

دوسرے قبیلہ قریش کے لوگوں پھر انہیں لوگ کے ساتھ آدھکے۔



# علامہ علاء الدین متقی رحمۃ اللہ علیہ اور ایمان ابوطالب

## Sahibe Kanzul Ummal Aur iman Abu Talib

Allama Alauddin Muttaqi Apni Kitab Kanzul Ummal Mein Abu Nuaim Ke Hawale Se Riwayat Naqal  
Farmate Hain Ameer ul Mominin Hazrat Se Rawi Rasol Allah Ne Farmaya Allah Ne Mere ChaCha Abbas  
Ka Musalman Hona Chaha Aur Meri Khawahish Ye Thi Ke Mera ChaCha Abu Talib Musalman Ho Allah  
Ka irada Meri Khawahish Per Ghalib Aaya Ke Abu Talib Kafir Rahe

Kanz ul Ummal vol 2 Page 152

### کنز العمال

### فی اثبات الحق والایمان

للعلامة علاء الدین علی المتقی بن حسام الدین الہندی  
البرهان فوری المتوفی ۹۷۵ھ

الجزء الثاني عشر

ضبطه وفسر غریبه  
صححه ووضع فهارسه ومفتاحه  
شیخ بکر جیبانی  
شیخ سفیانہ

مؤسسة الرسالة

أبي هريرة (۰)

۳۴۴۳۸ - أي عمّ أقول: لا إله إلا الله - كلمة أحاج لك بها  
عند الله (خ، م، ۰) - (۱) عن ابن المسيب عن أبيه (۲) إن أبا طالب لما حضرته  
الوفاة قال له النبي ﷺ - فذكره .

۳۴۴۳۹ - كانت مشيئة الله عز وجل في إسلام عمي العباس ومشيئتي  
في إسلام عمي أبي طالب فتعلبت مشيئة الله مشيئتي (أبو نعيم - عن علي).

۳۴۴۴۰ - ما زالت قريش كافتة عني حتى مات أبو طالب  
(الدبلي - عن عائشة).

۳۴۴۴۱ - إن لأبي طالب عندي رحماً سأبذلها (۳) بيلاها (ابن  
عساكر - عن عمرو ابن العاص).

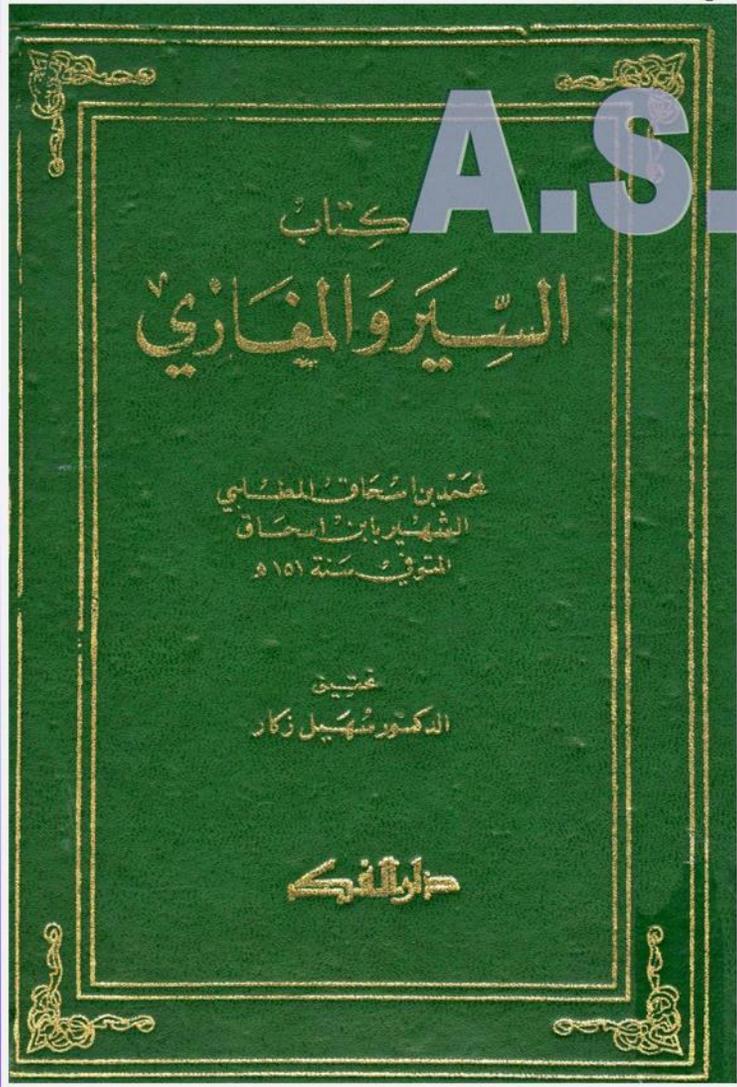
۳۴۴۴۲ - والله! لأستغفرن لك ما لم أنة عنك - قاله لأبي طالب  
(خ، م، ۰) - عن سعيد بن المسيب عن أبيه (۳).

- (۱) أخرجه مسلم كتاب الايمان باب الدليل على صحة اسلام من حفرة  
الموت رقم ۳۹ ص
- (۲) سأبذلها بيلاها: أي أسلك في الدنيا ولا أغني عنكم من الله شيئاً. واليلا  
جمع بلل. النهاية ۱/۱۵۳ ب.
- (۳) أخرجه مسلم كتاب الايمان باب الدليل على صحة اسلام من حفرة الموت  
رقم (۳۹) ص.

# ابن اسحاق اور ايمان ابو طالب

## ibne ishaq Aur iman Abu Talib

Ibne ishaq apni Kitab Mein Riwayat Naql Farmate Hain "Abu Talib Ne Huzoor ﷺ Se Arz kar Bheja Ke Mujhe Apni Jannat Ke Angor Khilaeye is Per Harat Abubakr Siddiq رضي الله عنه Ne Farmaya Be Shak Allah Ne ineh {Jannat Ki Nematon ko} Kafiron Per Haram Kiya Hai  
Al Sair Wa Magaazi ibne ishaq Page 233



ظمينة لنا حتى نزلنا قريباً من المدينة ، فبينما نحن قعوداً إذا أنا برجل عليه ثياب ، فسلم علينا فقال : من أين أقبل القوم ؟ قلت : من الريدة ، ومعنا جمل أحمر ، فقال : تبيعون الجمل ؟ فقلنا : نعم ، فقال : بكم ؟ فقلنا : بكذا وكذا صاعاً من تمر ، فقال : قد أخذته وما استقصنا ، وأخذ بخظام الجمل فذهب به حتى تواري بحيطان المدينة ، فقال : بمضنا لبيض : أتعرفون الرجل ؟ فلم يكن منا أحد منا يعرفه ، فلام القوم بعضهم بعضاً وقالوا : تعطون جملكم من لا تعرفون ! فقالت الظمينة : فلا تلاوموا فلقد رأيت وجه رجل لا يفدر (١) بكم ما رأيت شيئاً أشبه بالقمر ليلة البدر من وجهه ، فلما كان العشي أتانا رجل فقال : السلام عليكم ورحمة الله ، أنتم الذين جنتم من الريدة ؟ فقلنا : نعم ، فقال : أنا رسول رسول الله ﷺ - إليكم وهو يأمركم أن تأكلوا من هذا التمر حتى تشبعوا وتكتالوا حتى تستوفوا ، فأكلنا من التمر حتى شبعنا ، واكتلنا حتى استوفينا ، ثم قدمنا المدينة من الغد ، فإذا رسول الله ﷺ قائم يخطب الناس على المنبر ، فسمعته يقول : يد المعطي العليا ، وأبدأ بمن تعمل أمك وأباك واختك وأخاك ، وأدناك أدناك ، وثم رجل من الأنصار ، فقال يا رسول الله هؤلاء بنو ثعلبة بن ربوع الذين قتلوا فلانا في الجاهلية فخذلنا بثأرنا ، فرفع رسول الله ﷺ يده حتى رأيت بياض ابطينه ، فقال : لا تجني أم على ولد ، لا تجني أم على ولد .

يونس عن يونس بن عمرو عن أبي السفيان سعيد بن أحمد الثوري قال : بعث أبو طالب إلى رسول الله ﷺ فقال : أطعمني من عنب جنتك ، وأبو بكر الصديق جالس عند رسول الله ﷺ ، فقال أبو بكر : « إن الله حرّمها على الكافرين » (٢) .

نا يونس قال : قال ابن اسحق : ولما سمع أبو سفيان بإسلام خفاف بن إيماء بن رخصة قال : لقد صبأ الليلة سيد بني كنانة .

(١) في ع : بفرور . (٢) سورة الأعراف : ٥٠ .

# مسند ابی یعلیٰ اور ایمان ابوطالب

## Musnad Abi Yaala Aur iman Abu Talib

Musnad Abi Yaala Men imam Hafiz Ahmed Bi Ali Basanad Sahih Riwayat Naqal Farmate Hain "Hazrat Ali Farmate Hain Jab Abu Talib Ka inteqal Howa Tu Main Huzor Ke Paas Aaya Main Ne Arz Ki Aapka Bodha Gumrah ChaCha Faut Hogaye Hain Huzor Ne Farmaya Jawo Fauran Kisi Ko Na Batana Yahan Tak Ke Mere Paas Awo Main Ne Aise Hi Kiya Jo Mujhe Hukum Diya Gaya Tha Phir Main Huzor Ke Paas Aaya Tu Muhje Farmaya Gusul Do Aur Mujhe Duayen Sikhai Jo Mujhe Surkh Ont Sadqa Karne Se Ziyada Mehboob Hain

Musnad Abi Yaala Vol 1 Page 335

طهْمَان ، عن أبي إسحاق الهمداني ، عن ناجية بن كعب .

عن علي بن أبي طالب ، قال : لَمَّا مَاتَ أَبُو طَالِبٍ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ : إِنَّ عَمَّكَ الشَّيْخَ الضَّالَّ مَاتَ . فَقَالَ : «إِذْهَبْ فَوَارِهِ وَلَا تُحَدِّثَنَّ شَيْئًا حَتَّى تَأْتِيَنِي . فَفَعَلْتُ الَّذِي أَمَرَنِي بِهِ ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ لِي : «اغْتَسِلْ» وَعَلَّمَنِي دَعْوَاتٍ هُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ (١) .

١٦٤ - (٤٢٤) - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْوَاسِطِيُّ ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَزِيدٍ الْأَصَمِّ ، قَالَ سَمِعْتُ السُّدِّيَّ يَقُولُ : عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ .

عن علي ، قال : لَمَّا تُوُفِّيَ أَبُو طَالِبٍ ، أَتَيْتُ النَّبِيَّ فَقُلْتُ : إِنَّ عَمَّكَ الشَّيْخَ قَدْ مَاتَ . قَالَ : «إِذْهَبْ فَوَارِهِ وَلَا تُحَدِّثَنَّ شَيْئًا حَتَّى تَأْتِيَنِي» . قَالَ : فَوَارَيْتُهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ : «إِذْهَبْ فَاغْتَسِلْ وَلَا تُحَدِّثَنَّ شَيْئًا حَتَّى تَأْتِيَنِي» . قَالَ : فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَدَعَا لِي بِدَعْوَاتٍ مَا يُسْرِنِي أَنْ لِي بِهَا حُمْرُ النَّعَمِ أَوْ سَوْدَهَا . قَالَ : وَكَانَ عَلَيَّ

(١) إسناده صحيح إبراهيم بن طهمان قديم السماع من أبي إسحاق ، توفي على الأصح سنة (١٦٣) .

وأخرجه أحمد ١ / ١٣١ ، وأبو داود في الجنائز (٣٢١٤) باب : الرجل يموت له قرابة مشرك ، والنسائي في الجنائز ٤ / ٧٩ باب : مواراة المشرك ، من طرق عن سفيان ، عن أبي إسحاق ، بهذا الإسناد .

وأخرجه أحمد ١ / ٩٧ ، والنسائي في الطهارة (١٩٠) باب : الغسل من مواراة المشرك ، والبيهقي ١ / ٣٠٤ ، وابن أبي شيبة ٣ / ٩٥ ، وأبو داود الطيالسي عن : (١٩) ، من طرق ، عن شعبة ، عن أبي إسحاق ، بهذا الإسناد . وانظر ما بعده .

«تُرِثُ النَّسَائِيَّةُ كَسْتَدْعَانِي وَمُسْنَدُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ»  
وَبِحَيْثُ كَانَتْ سَادَّةُ مُسْنَدِ أَبِي يَسْحَقَ كَمَا بَعَثَتْ كَوْنُ مَعْنَى النَّسَائِيَّةِ

المصنف إسحاق بن محمد بن الفضل التميمي

مسند ابی یعلیٰ اور ایمان ابوطالب

الإمام الحافظ أحمد بن علي بن المشيبي

(٢١٠-٥٣٠هـ)

حَقَّقَهُ وَخَرَّجَ أَحَادِيثَهُ

حُسَيْنُ سَالِمُ أَسَدٌ

دَائِرَةُ الْمَوْجُودَاتِ

١١٢/١١٢٢

# مسند ابی یعلیٰ اور ایمان ابوطالب

## Musnad Abi Yaala Aur iman Abu Talib

imam Suleman Bin Dawod Apni Kitab Musnad Abi Dawod Tiyalasi Mein Riwayat Likhte Hain Ke " Hazrat Abu ishaq Farmate Hain Ke Main Ne Naajiya Bin Ka,,ab Ko Farmate Suna Main Hazrat Ali رضی اللہ عنہ Ke Paas Maujud Tha Aap Farmate Hain Ke Jab Mere Walid {Abu Talib} Ka inteqall Howa Tu Main Ne Rasol Allah صلی اللہ علیہ وسلم Ki Baragh Men Aaya Aur Main Ne Arz Ki Huzor صلی اللہ علیہ وسلم Ke ChaCha Faut Ho Gaye Hain Aap صلی اللہ علیہ وسلم Ne Farmaya Unko Kisi Gadhe ein Chupa Do Main {Hazrat Ali رضی اللہ عنہ} Ne Arz Ki Huzor صلی اللہ علیہ وسلم Wo {Abu Talib} Shirk Ki Halat Mein inteqal Kiye Hain Aap صلی اللہ علیہ وسلم Ne Farmaya Jawo Unko Kisi Gadhe MMen Chupa Do Aur Kisi Ko is Ke Mutaliq Na Batana Yahan Tak Ke Mere Paas Aaye, Main {Hazrat Ali رضی اللہ عنہ} Ne Aisa Hi Kiya Phir Main Huzor صلی اللہ علیہ وسلم Ke Paas Aaya Tu Mujhe Gusul Karne Ka Hukam Diya

Musnad Abi Tiyalasi Vol 1 Page 113

### مَسْنَدُ أَبِي دَاوُدَ الطَّيَالِسِيِّ

سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ الْجَارُودِ  
المتوفى سنة ٤٠٤ هـ

تحقيق

الدكتور محمد بن عبد المحسن التركي

بالتعاون مع

مركز البحوث والدراسات العربية والإسلامية

بدرهج

الجزء الأول

هجر

للطباعة والنشر والتوزيع والإعلان

النساء<sup>(١)</sup>

١٢٢- حدثنا أبو داود، قال حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عن أبي إسحاق، قال: سَمِعْتُ نَاجِيَةَ بِنَ كَعْبٍ، يَقُولُ: شَهِدْتُ عَلِيًّا، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: لَمَّا تَوَفَّى أَبِي، أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: إِنَّ عَمَلَكُ قَدْ تَوَفَّى. قَالَ: «أَذْهَبَ قَوَارِهِ». قُلْتُ: إِنَّهُ مَاتَ مُشْرِكًا. قَالَ: «أَذْهَبَ قَوَارِهِ، وَلَا تُحَدِّثَنَّ شَيْئًا حَتَّى تَأْتِيَنِي». فَفَعَلْتُ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَغْتَسِلَ<sup>(٢)</sup>.

- (١) حديث صحيح. أخرجه أحمد (١١٥٤)، وأبو يعلى (٤٤٣، ٣١٩) من طريق شعبة، به. وأخرجه ابن أبي شيبة ١٥٧/٨ من طريق أبي الأحوص، عن أبي إسحاق، به. وأخرجه ابن أبي شيبة ١٥٨/٨، وابن ماجه (٣٥٩٦) من طريق أبي فاختة، عن هبيرة، به. ورواه غير واحد عن علي. أخرجه أحمد (٧١٠، ١٠٧٧، ١١٦٢، ١١٦٣، ١١٧١)، ومسلم (٢٠٧١)، وأبو داود (٤٠٤٣)، والنسائي (٥٣١٣)، وأبو يعلى (٣٢٩، ٤٣٧)، وغيرهم. وانظر ما سيأتي برقم (١٧٧).
- (٢) وفي الباب عن غير واحد من الصحابة. انظر ما سبق برقم (١٨).
- (٢) حديث صحيح. ناجية بن كعب الأسدي ثقة، وثقه العجلي، وقال ابن معين: صالح. وأخرجه البيهقي في الدلائل ٣٤٨/٢ من طريق المصنف.
- وأخرجه أحمد (٧٥٩)، والنسائي (١٩٠) من طريق شعبة، به. وأخرجه ابن أبي شيبة ٢٦٩/٣، وأحمد (١٠٩٣)، وأبو داود (٣٢١٤)، والنسائي (٢٠٠٥)، وأبو يعلى (٤٢٣)، والبيهقي ٣٠٤/١ من طريق سفيان الثوري، وإسرائيل، وغيرهما عن أبي إسحاق، به.
- ورواه إسماعيل بن مسلم عن أبي إسحاق، فقال: عن الحارث، عن علي. أخرجه البيهقي ٣٠٥/١، وقال: هذا غلط. والمشهور عن أبي إسحاق عن ناجية عن علي. اهـ.
- وأخرجه أحمد (٨٠٧)، وعبد الله في زوائده (١٠٧٤)، وأبو يعلى (٤٢٤)، وابن عدي ١٤٧٨/٤، والبيهقي ٣٠٤/١ من طرق أخرى عن علي. وانظر الحافظين الآتين، وما سيأتي برقم (٢٤٣٣).

# امام الديار بكرى اور ايمان ابوطالب

## Tareekh e Khumais Aur iman Abu Talib

Hazrat imam Diyaar Albukri Likhte Hain

والصحيح من الحديث قد أثبت لأبى طالب الوفاة على الكفر والشرك كما روينا في صحيح البخارى

“Sahih Hadees Se Abu Talib Ka Kufr Wa Shirk Per inteqal Karna Sabit Hai Jaisa Ke Sahih Bukhari Mein {Hadees} Maujud Hai

Tareekh Al Khumais Vol 1 Page 300

تاريخ الخميس

في

أحوال النفس نفيس

تأليف

الإمام الشيخ حسين بن محمد بن الحسين الديار بكرى

الجزء الأول

مؤسسة شعبات  
للتنشيط والتوزيع  
بيروت

\*(٣٠٠)\*

كلمة تكلم بها أبو طالب أنها موت على حلة عبد المطلب ثم مات \* وفي المواهب اللدنية روى أنه عليه السلام كان يقول له عند موته يا عم قل لآله الألة الله كذا أسئل لك بها الشفاعة يوم القيامة فلما رأى أبو طالب حرص رسول الله صلى الله عليه وسلم قال له ابن أخى والله لولا عجباً فتقرش به ولون اى انما قلنا جزعاً من الموت لقلنا لا أولها إلا الألة سر لك ما قبلنا تأرب من أبى طالب الموت نظراً لعباس اليه عزك شفته فأصغى اليه باذنه فقال يا ابن أخى والله لقد قال أخى الكلمة التى أمرته بها فقال صلى الله عليه وسلم اى لم أجمعه قال ولم يكن العباس حينئذ مسلماً كذا فى رواية ابن اسحاق انه أسئل عنده الموت ورواه البيهقى فى الدلائل من طريق يونس بن بكير عن ابن اسحاق وقال البيهقى انه منقطع والصحيح من الحديث قد أثبت لأبى طالب الوفاة على الكفر والشرك كما روينا في صحيح البخارى من حديث سعيد بن المسيب حتى قال أبو طالب أخيراً تكلمهم على ملة عبد المطلب وأبى ان يقول لآله الألة الله قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا أستغفرنك لآله الله ما كان لآله الله تعالى ما كان لآله الله والذين آمنوا أن يستغفروا للمشركين ولو كانوا أولى قربى وأنزل الله فى أبى طالب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انك لا تمضى من أحببت ولا سكن الله يهدى من يشاء \* وأجيب أيضاً بأن أبا طالب لولا كلمة التوحيد لما تنهى الله نبيه عن الاستغفار له وفي أنوار التنزيل الجهور على انه قوله تعالى انك لا تمضى من أحببت ولكن الله يهدى من يشاء نزلت فى أبى طالب فإنه لما احتضر جاءه رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال يا عم قل لآله الألة الله كذا أسألك بها عند الله قال يا ابن أخى لقد علمت انك صادق فاستغفر له بعد موته حتى نزلت ما سكن للنبى والذين آمنوا أن يستغفروا للمشركين ولو كانوا أولى قربى من بعد ما تبين لهم أنهم اصحاب الجحيم وقيل اراد أن يستغفر لآله فنهى عن ذلك كذا فى العدة \* وفي المواهب اللدنية فى الصحيح عن ابن عباس انه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان المطلب كان يعجولك ويومئ بك فنهى ذلك قال نعم وجدته فى عقرات من النار فأخبرته الى خضاح وفى رواية يونس بن ابن اسحاق زيادة قال يعنى منها دماغه حتى يسبل على قدميه انتهى \* وعن ابى سعيد الخدرى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكر عنده وجه أبو طالب فقال لعله تنفعه شفاعتى يوم القيامة فجعل فى خضاح يبلغ كعبه ويقول منه دماغه \* وعن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أهون اهل النار عندنا أبو طالب وهو متعل بنعيل يعنى منها دماغه \* روى الأحاديث الثلاثة مسلم وروى البخارى ايضاً حديث خضاح ولقطه ما اغتبت عن عمك فإنه كان يعجولك ويغضب لك قال نعم وفى خضاح من النار ولولا انك كان فى الله لك الأسفل من النار قيل ان النبى صلى الله عليه وسلم سمع ابا طالب بعد موته وأنى تحت قدميه ولذا يتعل بنعيل من النار وفى المواهب اللدنية \* حسكى عن هشام بن المسائب الكلبى اوابنه انه قال لما حضر ابا طالب الوفاة جمع اليه وجوده مقرش فأوساهم فقال يا معشر قرش انتم صفة الله من خلقه الى أن قال وانى اوسىكم محمد خيراً فإنه الامين فى قرش والصدقين فى العرب وهو الجامع لكل ما اوسىكم به وقد جاء بأمره بله اللسان وأنصركم اللسان سخافة الشئان وانه كفى انظر الى سعاليك العرب واهل البر والآخرى والمستضعفين من الناس قد اجابوا دعوه وصفتوا كنهه واعظوا امره فخاص بهم عقرات الموت وصارت رؤسا مقرش وصناديد اذنا وذوها خرا مشعفاً راباً وان أعظمهم عليه أحوجهم اليه وأبعدهم منه اعظافه عنده قد سمعت العرب وداعها وأسعت لؤذها وأعطته قيادها يا معشر قرش كنوا له ولآله ولجزه حماة والله لا يسلك أحد سبيله الا ارشد ولا يخذ

وصية أبى طالب

# امام زرقانی اور ایمان ابوطالب

## imam Zarqani iman Abu Talib

Hazrat imam Zarqani Mawahib Ul Ludiya Ki Sharah Mein Likhte Hain

والقول بإسلام أبي طالب لا يصح. قال ابن عساكر وغيره

Abu Talib Ka islam Maanna Galat Hai imam ibne Asakir Wagera Ne iski Tasreeh Ki Hai

Sharah Zarqani Vol 4 Page 488

شرح العلام الزرقاني

المؤلف سنة ١١٢٢ هـ

اعلى

المواهب اللدنية بالمنح المحمدية

للعلامة القسطلاني

المؤلف سنة ٩٢٣ هـ

صبيح روضتي

محمد عبد العزيز الفارسي

الجزء الرابع

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

ذكر بعض مناقب العباس

٤٨٨

ستمائة ألف. واستبعد، فالله أعلم.

وكان العباس أصغر أعمامه عليه الصلاة والسلام ولم يسلم منهم إلا هو وحمزة. وأسنتهم الخثر.

وأما عماته عليه الصلاة والسلام بنات عبد المطلب، فجملتهن ست: عاتكة، وأميمة، والبيضاء وهي أم حكيم، وبرة، وصفية، وأروى، ولم يسلم منهن إلا صفية أم الزبير بلا خلاف.

واختلف في أروى وعاتكة، .....

(ستمائة ألف، واستبعد فالله أعلم) هل كان ذلك أم لا، (وكان العباس أصغر أعمامه عليه الصلاة والسلام، ولم يسلم منهم إلا هو وحمزة) والقول بإسلام أبي طالب لا يصح.

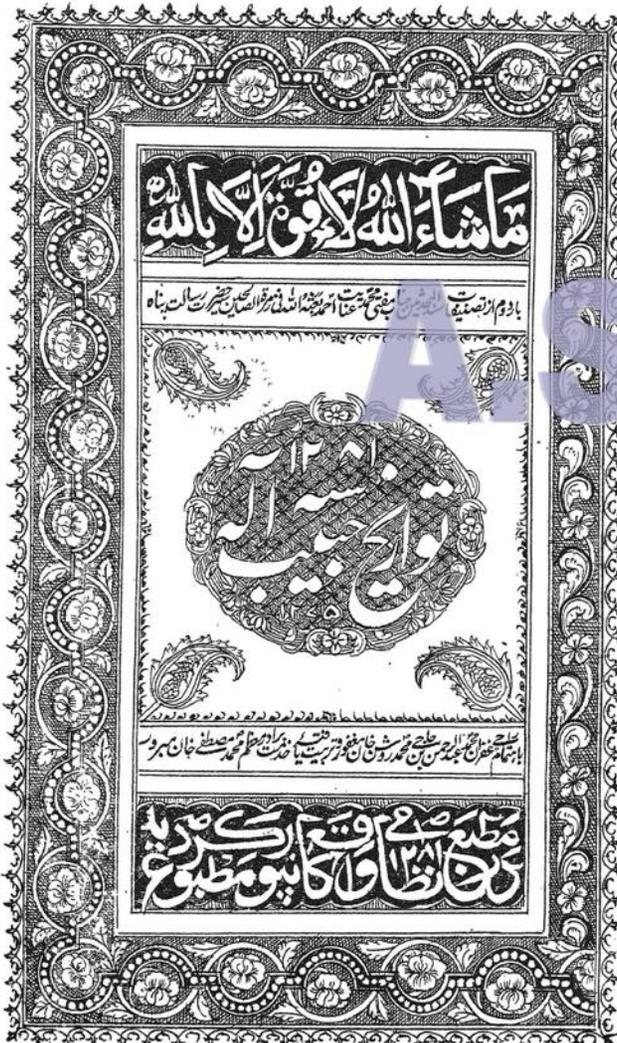
قاله ابن عساكر وغيره (وأسنتهم الخثر) ولم يدرك الإسلام، قال في فتح الباري: من عجائب الاتفاق إن الذين أدركهم الإسلام من الأعمام أربعة لم يسلم منه اثنان وأسلم اثنان، وكان اسم من لم يسلم يتأني أسامي المسلمين، وهما: أبو طالب واسمه عبد مناف، وأبولهب واسمه عبد العزى بخلاف من أسلم، وهما حمزة والعباس انتهى، وحدث العباس عن النبي ﷺ بأحاديث، وعنه أولاده وعامر بن سعد والأخنف بن قيس وعبد الله بن الخثر وغيرهم، (وأما عماته عليه الصلاة والسلام) تسيم أعمامه (بنات عبد المطلب) صفة، أو بدل لتعميم الشقائق وغيرهم، فدعا لتوهم أن المراد الشقائق، ولتوهم إرادة العمة المجازية كأعدت الجدة، كما في قوله: ﴿حرمت عليكم أمهاتكم﴾ [النساء: ٢٣]، فإنه «تأمل لعمة الأب مجازاً، (جملة من) بلا خلاف (ست)، حذف التاء، لأن المعهود مؤنث (عاتكة وأميمة) بضم الهمزة وفتح الميمين بينهما تحية ساكنة، ثم تاء تأنيث.

اختلف في إسلامها ففناه ابن إسحق ولم يذكرها غير ابن سعد، فقال: أمها فاطمة بنت عمرو وأطعم ﷺ أمية بنت عبد المطلب أربعين وسقاً من خبث، قلت: فقلت: «بنا لعمة تروج ﷺ بنتها زينب، كانت موجودة انتهى من (إسماء) في التسم الأول، ففيه اختيار القول بإسمها، وحاصله أن الميث واحد، والنائي واحد، وسكت الباقون (والبيضاء وهي أم حكيم) يقال إنها توأمة عبد الله والد المصطفى، (وبرة) بفتح الباء، (وصفية وأروى، ولم يسلم منهن إلا صفية أم الزبير) ابن العوام مجرد إيضاح، لأن صفية في العمات لم تمتد (بلا خلاف) متعلق بيسلم، (واختلف في أروى وعاتكة) وكذا في أميمة، كما علمت، ومن حكى الخلاف المصنف نفسه في المقصد السابع، فقال: وأميمة وأروى وعاتكة وصفية أسلمت صفية، وصحبت، وفي

# تواریخ حبیب الہ اور ایمان ابوطالب

## Tawarikh Habib ilah Aur iman Abu Talib

Tawarikh e Habib e ilah Mein Mufti Muhammad iniyat Ahmed Likhte Hain "Aap ﷺ Abu Talib Ko Dawat Taraf islam Ke karte Thy Aur Ba Wasfe Aanke Unke Dil Mein Khoob Haqiqat Milat islam Ki Sabit Thi isliye Ke Baap Dada Ke Mazhab ko Chhur Deena Aaar Samjhte Thy Unaho Ne {Abu Talib Ne} islam Qabol na kiya Hatta Ke zamana Unki Maut Ka pahuncha Aapne ﷺ Kaha Chacha Ek Baar ﷻ Kehlo Mujhe Khudaye Taala Se Tumari Shifa, at Ka Thikana Ho Abu Talib Ne Na Maana Aur Aar Beja Se Bachne Ko Naar {Jahannam} Ko ikhtiyar ki Sahih Bukhari Mein Hai Ke Aan Hazrat ﷺ Se Pocha Ke Abu Talib Ko Khuch Aapse Nafa Howa Wo Aapki Bahut Himayat Karte Thy Aapn ﷺ Ne Kaha Ke Wo Takhno Tak Aag Mein Hai Aur Agar Main na Hota Wo Dozakh Ke Tale Darje Mein Hote..... Tawarikh Habib e ilah Page 26



باب پہلا ۲۶ فصل پانچویں سال نبوت میں

اور ابوطالب ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہی ہاشم بنی مطلب کے شعب سے نکل آئے  
 و عید منات کے چار بیٹے تھے ہاشم مطلب عبد اس نوقل جناب رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم ہاشم کی اولاد میں ہیں اس طرح کہ ہاشم کے بیٹے عبدالمطلب و عبدالمطلب کے بیٹے  
 اور عبد اللہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مطلب کی اولاد میں ہیں مطلب ہاشم نام شافعی  
 رحمتہ اللہ علیہ بنی امیہ بنی امیہ بنی امیہ بنی امیہ عبد اس کا بیٹا تھا  
 حضرت عثمان بنی امیہ بنی امیہ اور نوقل کی اولاد میں حضرت جبر بن سلم صحابی اور سعید بن  
 نبی بنی مطلب حالت کفر میں بھی ہاشم بنی امیہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ  
 رہے اسی سبب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اس کو عبد ذوی القربی ہاشم  
 فرمایا بنی مطلب کو بھی دیا اور اولاد عبد اس اور اولاد نوقل کو نہیں دیا حضرت عثمان اور  
 جبر بن سلم نے اس باب میں عرض کیا اور کہا کہ بنی ہاشم کی ترجیح کا ہمیں انکا نہیں ہے  
 کہ خدائے تعالیٰ نے آپ کو اون میں پیدا کیا جو مگر بنی مطلب و ہاشم آپ ایک ہی قرابت  
 رکھتے ہیں اور مکی ترجیح کی کیا وجہ ہے آپ نے فرمایا کہ بنی مطلب و ہاشم مثل فرات و سد  
 کے ہیں یعنی ہمیشہ باہم رہتے ہیں ترجیح کی یہ وجہ تو حال ہمیشہ آپ ابوطالب کو  
 طرف اسلام کے کرتے تھے اور باوصف انکو اسکے دل میں خوب حقیقت ملت اسلام  
 کی ثابت تھی اسلئے کہ باپ دادا کے ذہب کو چھوڑ دینا عار سمجھتے تھے اور بخون نے اسلام  
 قبول کیا حج کرنا نہ اذی موت کا پونہنچا اپنے کما اذی چچا ایک بار لکڑی لالہ اللہ  
 کہ لو تو مجھے خدائے تعالیٰ سے تمہاری شفاعت کا ٹھکانا ہو ابوطالب نے زمانا اور عاریتاً  
 سے بچنے کو ناراضگی کی و صحیح بخاری میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا  
 کہ ابوطالب کو کچھ آپ کے سبب نفع ہوا وہ آپ کی بہت حمایت کرتے تھے آپ نے کہا کہ  
 وہ ٹخنوں تک آگ میں ہے اور اگر میں نہ ہوتا وہ دوزخ کے تھے کے درجے میں ہوتا جاتا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوطالب کی وفات کا وہ بہت حمایت آپ کی کرتے تھے

وفات ابوطالب

# علامہ نور بخش توکلی اور ایمان ابوطالب

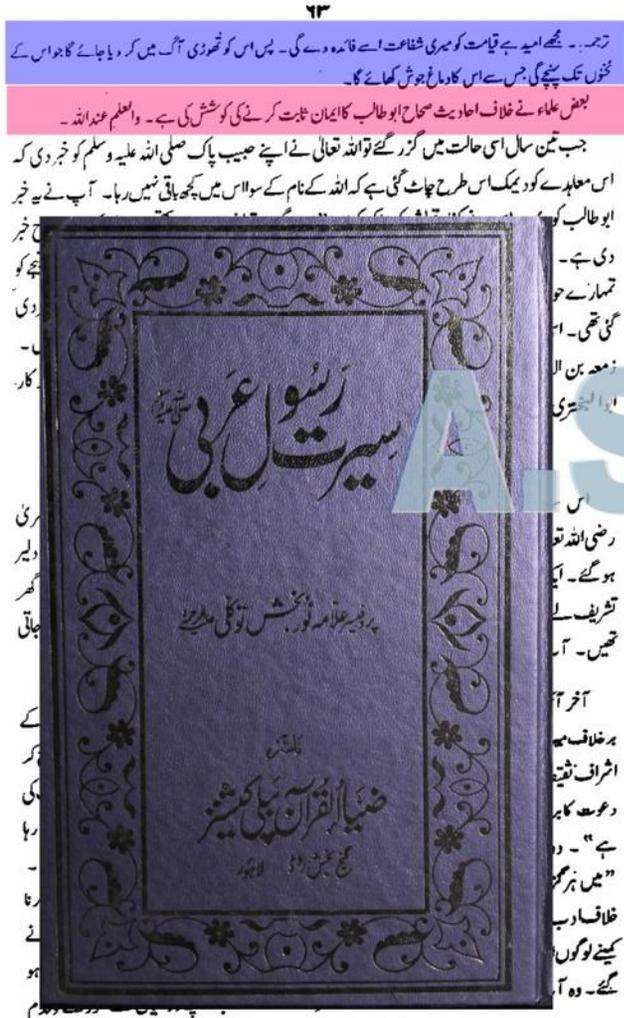
## Allama Noon Bakh Aur iman Abu Talib

Allama No Baksh Tawakali Likhte Hain "Bukhari Muslim Mein Hazrat Aabbas ؓ Ne Rasol Allah ﷺ Se Arz Kiya Ke Abu Talib Aapki Mura, Aat Madad Kiya Karte Thy Aur Aap Ke Liye Naraz Howa Karte Thy Kiya Ye Amal Unko Fayeda De Ga? Aap ﷺ Ne Farmaya Haan Main Ne Uneeh Badi Aag Mein Paya Pas Nikal Kar Thudi Aag Mein Kar Diya Jo Unke Takhno Tak Pahunchti Hai "

Ye Tu Azab Kabar Mein Takhfif Hai Qayamat Ko Bhi Unki Yahi Halat Hogi Chunanche Abu Sa.eid Khudri Se Riwayat Hai Ke Abu Talib Ka Zikr Aaya Tu Ra-sol Allah ﷺ Ne Farmaya "Mujhe Umid Hai Qayamat Ko Meri Shifa-eat Uneh Kaam De Gi Pas Unko Thudi Aag Mein Kar Diya Jaye Ga Jo Unke Takhno Tak Pahunchte Gi Jisse Unka Dimagh Josh Khaye Ga"

Baaz Ulama Ne Khilaf E Hadees Sehaq Abu Talib Ka iman Sabit Karne Ki Koshish Ki hai

Secrat Rasol Arabi Page 62,63



ترجمہ۔۔ مجھے امید ہے قیامت کو میری شفاعت اسے فائدہ دے گی۔ پس اس کو تھوڑی آگ میں کر دیا جائے گا جو اس کے ٹخنوں تک پہنچے گی جس سے اس کا دماغ جوش کھائے گا۔

بعض علماء نے خلاف احادیث صحاح ابوطالب کا ایمان ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ والاعلم عند اللہ۔

جب تین سال اسی حالت میں گزر گئے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ اس معاہدے کو دیکھ اس طرح چاہت گئی ہے کہ اللہ کے نام کے سوا اس میں کچھ باقی نہیں رہا۔ آپ نے یہ خبر ابوطالب کو سن کر

دی ہے۔ تمہارے جو عملی تھی۔ ا زعم بن ال اور التیمی

اس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہو گئے۔ آپ تشریف لے گئے۔ آخر آ بر خلاف صحیح اشرف نقیہ دعوت کا رہا ہے۔ "میں ہرگز خفا دار نہیں ہوں گئے۔ وہ آ

تاکام واپس آئی۔

### سیرت نبوت

قریش نے جب دیکھا کہ باوجود تشدد و مزاحمت کے اسلام قبائل عرب میں پھیل رہا ہے۔ حضرت حمزہ و عمرؓ جیسے لوگ ایمان لائے ہیں۔ نجاشی نے مسلمانوں کو پناہ دی ہے اور سفارت بھی بے نیل مرام واپس آگئی ہے تو انہوں نے بالافتق یہ قرار ۱۹ء دیا کہ (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو غلامیہ قتل کر دیا جائے۔ ابوطالب کو یہ خبر پہنچی تو اس نے بنی ہاشم و بنی مطلب کو جمع کر کے کہا کہ (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بغرض حفاظت اپنے شعب (ورہ) میں لے چلو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ جب قریش کو معلوم ہوا کہ ہاشم و مطلب کی اولاد نے (سوائے ابوسب کے) بلا امتیاز مذہب حضرت کو اس طرح اپنی پناہ میں لے لیا ہے تو انہوں نے مقام محصب میں جو کہ مکہ و منی کے درمیان ہے آپس میں یہ عہد کیا کہ ہاشم و مطلب کی اولاد سے مناکحت اور لین دین سب موقوف کر دیا جائے۔ یہاں تک کہ وہ تک۔ اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کے لئے ہمارے حوالہ کر دیں۔ ۲۰ء اور آئندہ مزید کے لئے یہ معاہدہ تحریر کر کے کعبہ اللہ کی چھت میں لٹکا دیا۔ کفار قریش نے نہایت سختی سے اس معاہدہ پر عمل کیا۔ باہر سے جو نذد کہ میں، آتا وہ خرد ہی خرید لیتے اور مسلمانوں تک نہ بچھتے دیتے۔ اگر ان میں سے کوئی بلور سلمہ رسم اپنے کسی مسلمان رشتہ دار کو اناج بھیجتا تو اس کے بھی سدراہ ہوتے۔ غرض بنو ہاشم شعب ابی طالب میں طرح طرح کی تکلیفیں اٹھاتے رہے۔ ابوطالب کا یہ معمول تھا کہ جب لوگ سوچتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بغرض حفاظت آپ کے سر سے اٹھاتا تاکہ دوسرے بستر پر جائیں اور آپ کے بستر پر اپنے کسی بیٹے یا بھائی کو لٹاتا۔

صحیح بخاری و مسلم میں ہے کہ حضرت عباس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ابوطالب آپ کی مرعات حد دیکھا کرتا تھا۔ اور آپ کے لئے نراض ہوا کرتا تھا۔ کیلئے عمل اس کو فائدہ دے گا؟ آپ نے فرمایا:-

نعم وجدته في غمرات من النار فليحجته الى ضحاح. ترجمہ۔۔ ہاں میں سے اسے سر آ پاجوی آگ میں پائیں اس کو نکال کر تھوڑی آگ میں کر دیا جو اس کے ٹخنوں تک پہنچے ہے۔ یہ تو عقاب قبر میں تخفیف ہے قیامت کو بھی اس کی یہی حالت ہوگی۔ چنانچہ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ ابوطالب کا ذکر آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

لعله تنفعه شفاعتي يوم القيامة فيحجمل في ضحاح من النار يلتم كعبية بنو منہ دماغہ۔

# علامہ محمد ہاشم ٹھٹھوی اور ایمان ابوطالب

## Allama Muhammad Hashim Bak Aur iman Abu Talib

Hazrat Allama Hashim Thatwi رحمۃ اللہ علیہ Allama Shami رحمۃ اللہ علیہ Ke Hawale Se Naqal Farmate Hain "Abu Talib Ki Wafat Hijrat Nabawi Se 3 Baras Qabal Aur Shoyeb E Abu Talib Se Bahar Aane Ke 28 Roz Baad Howi Bawaqt Wafat Abu Talib Ki Umar 80 Baras Se Khuch Zaayad Thi ...Ahle Sunnat Ke Nazdik Abu Talib Ka iman Laana Sabit Nahi

Bazlul Quwat Fi Hawadis e Sini Al Nabowat Urdu Tarjama Sirat Syed ul Ambiya Page 118

سیرۃ سیدنا

صلی اللہ علیہ وسلم

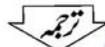


بذل القوتہ فی حوادیس سنی النبوة

مؤلف

شیخ کبیر احمد شہید صاحب مدظلہ العالی مولانا محمد ہاشم ٹھٹھوی صاحب مدظلہ العالی

المستوفد ۱۱۰۳ھ المتوفی ۱۱۴۳ھ



مفتی محمد امجد علی صاحب مدظلہ العالی



ناشر مظهر علم - کالائٹھانی روڈ شاہراہ لاہور

علامہ شامی نے اپنی سیرت میں تحریر فرمایا۔

ابو طالب کی وفات ہجرت نبوی سے تین برس قبل اور شعب ابی طالب سے باہر آنے کے ۲۸ روز بعد ہوئی۔ بوقت وفات ابو طالب کی عمر اسی برس سے کچھ زائد تھی۔

اہل سنت کے نزدیک ابو طالب کا ایمان لانا ثابت نہیں۔ لہ

(۳) ابو طالب کے لئے مغفرت کی طلب سے نبی پاک ﷺ کو ممانعت:

ابو طالب کے وصال کے بعد حضرت محبوب کبریٰ ﷺ نے ارادہ فرمایا کہ اس کے لئے بخشش کی دعا کریں۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولَىٰ قُرْبَىٰ.

(التوبہ - ۱۱۳)

(نبی ﷺ اور ایمان داروں کے لئے جائز نہیں کہ وہ مشرکین کے لئے مغفرت کی دعا کریں اگرچہ وہ قرابت دار ہی کیوں نہ ہوں۔)

ابو طالب ہی کے بارے میں یہ آیت کریمہ بھی نازل ہوئی۔

إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ. (القصص - ۵۶)

(میں نے آپ کو پسند کرتے ہیں اسے آپ سیدھی راہ پر نہیں چلا سکتے لیکن اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے راہ راست پر لگا دیتا ہے۔) یہ حدیث صحیح بخاری، صحیح مسلم اور دیگر کتب حدیث میں موجود ہے۔

لہ ہو سکتا ہے کہ ابو طالب کی یہ تحقیق ہو کہ آپ تو اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں لیکن وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا انکار کرتا ہو۔ ابو طالب کا ایک شعر ہے۔ وَذَعُونِي وَعَلَيْتُ أَنْتَكَ صَادِقٌ + لَقَدْ صَدَّقْتَ وَكُنْتَ نَبِيًّا (آپ نے مجھے دعوت دی اور مجھے یہ علم ہے کہ آپ سچے ہیں۔ آپ مجھ کا برا کرتے تھے اور آپ ان ہی ہیں، یہی وجہ ہے کہ ابو طالب کے ہم وطنوں کے وقت حضور ﷺ نے اس سے فرمایا اے چا لالہ الا اللہ پرم کو قیامت کے دن آپ کے لئے میری شفاعت ملے گی جو چاہئے۔ ذرا قبل جلد ۲۱ صفحہ ۲۱۱ پر روایات اہل سنت سے ان کا ایمان ثابت ہے۔ چنانچہ مواہب مع زر قالی جلد ۱۸ ص ۹۱۸ میں ہے کہ جب ابو طالب کا آخری وقت نزدیک آیا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ان کے ہونٹ ترک کر رہے ہیں انہوں نے اپنے کان اور نزل کی جانب کا دے دی اور پھر حضرت رمات ابی طالب سے کہنے لگے اے مجھے اصرار بھائی نے وہ کر کہہ رہے ہیں کہ آپ نے انہیں ہم دیا ہے۔ اس وقت حضرت عباس رضی اللہ عنہما ایمان نہ لائے تھے۔ طائے اہل سنت کی ان کے ایمان اور عدم ایمان پر مستقل تصانیف بھی موجود ہیں۔

# شارح بخاری امام ابن بطال اور ایمان ابوطالب

## imam Ibne Battal Aur iman Abu Talib

Shareh Bukhari inbne Battal Farmate Hain "Allah Kafiron Ko Bhi Us ke Aamal Ka Khuch Ewaz Deta Hai Jo Ahle iman Karen Tu Qurbe ilahi aayen Dekho Nabi

ﷺ Ne Khabar Di Ke Huzor ﷺ Ke ChaCha {Abu Talib} Ko Huzor ﷺ Ki Khidmat Wa Himayat Ne Takhfife Azab Ka Fayeda Diya

Sharah Bukhari ibne Battal Vol 9 Page 356

آخرها : ﴿ سيصلى ناراً ذات لهب ﴾ (١) فجعل الله ما كان يفخر به في الدنيا ويزينه في جماله سبياً إلى المبالغة في خزيه وعذابه ، وليس ذلك من طريق الترفيع والتعظيم .

وقال الطبري في حديث العباس : فيه الدليل على أن الله - تعالى - قد يعطي الكافر عوضاً من أعماله التي مثلها تكون قرينة لأهل الإيمان بالله ؛ لأنه عليه السلام أخبر أن عمه أبا طالب قد نفعته نصرته إياه وحياطته له أن يخفف عنه من العذاب في الآخرة الذي لو لم ينصره في الدنيا لم يخفف عنه ، فعلم بذلك أن ذلك عوض من الله له مع كفره به لنصرته لرسوله ، لا على قرابته منه ، فقد كان لأبي لهب من القرابة مثل ما كان لأبي طالب ، فلم ينفعه ذلك إذ كان له مؤذياً ؛ بل قال تعالى : ﴿ تبت يدا أبي لهب ﴾ (٢) .

والضحضاح من النار : الرقيق الخفيف ، وكذلك الضحضاح من الماء ، ومن كل شيء : هو القليل الرقيق منه .

والدرك الأسفل من النار : الطبقة السفلى من أطباق جهنم . وقد تأول بعض السلف أن الدرك الأسفل توأببت من نار تطبق عليهم .

\* \* \*

باب : المعارض مندوحة عن الكذب

وقال أنس : « مات ابن لأبي طلحة [ فقال ] (٣) : كيف الغلام ؟ قالت : هذا نفسه وأرجو أن قد استراح . وظن أنها صادقة » .  
فيه : أنس : « كان النبي - عليه السلام - في مسير له فحدا الحادي ،

(١) اللسد : ٣ . (٢) اللسد : ١ .  
(٣) في « الأصل » : فقالت . والمثبت من « هـ ، ن » .

شرح صحيح البخاري

لابن بطال

أبي الحسين علي بن محمد بن عبد الملك

صلى الله عليه وآله

أبو تميم ياسر بن إبراهيم

الجزء التاسع

مكتبة الرشد  
الرياض

# امام کاشغری حنفی اور ایمان ابوطالب

## imam Kashgari Hanafi Aur iman Abu Talib

Allama ibrahib Halbi Likhte Hain”Musalman Ka Koi Qaribi Kafir Rishtedar Mar Gaya Uska Kafiron Mein Koi Waris Maujod Nahi Hai Tu Musalman Use Ghusal De Jaise Palid Kapde Ko Dhoya Jaata Hai Ek Kapde Mein Lapetey Aur Ek Ghada Khodkar Usmein Dal De Aur is Silsile Mein Sunnat Ka Lihaz Na Kare Kiyun Ke Marwi Hai Jab Abu Talib Ka inteqal Howa Tu Hazrat Ali رضی اللہ عنہ Ne Aakar Kaha Ya Rasol

Allah ﷻ Aake Gumrah ChaCha inteqal Kar Gaye

Ghuniyatul Mutmali Shrah Muniyatul Musalla {Makhtota}



# علامہ صبان مصری اور ایمان ابوطالب

## Allama Sibban Misri Aur iman Abu Talib

Allama Sibban Muhammad Bin Ali Misri Likhte Hain” Huzor ﷺ Ke 12  
 ChaCha Thy Hazrat Hamza رضي الله عنه Wa Hazrat Abbas رضي الله عنه Yahy 2 Musharraf Ba  
 islam Howe Aur Sahih Yahy Hai Ke Abu Talib Ki Maut Kufar Per Howi  
**Assf ur Raghbeen Page 34**

ہذا کتاب اسماء الراغبین فی سیرة المصطفیٰ  
 وفضائل اہل بیته الطاہرین تألیف علامہ  
 زمانہ فرید مصری واولادہ الغائب فی  
 تحقیقہ علی الاقران الاستاذ  
 الفاضل الشیخ محمد  
 الصبان علیہ الرحمة  
 والرضوان  
 آمین

(۳۴)

والحسینة أعقاب الكثرة الطيب وسيا في الكلام علمها وأما الحسن فأدرج سقطا وأما زين  
 بترجها ابن عمها عبد الله بن جعفر بن أبي طالب فولدت له عليا وعوالةا كبر وعباسا ومحمدا  
 وأم كلثوم وذرنيهما ووجودون إلى الآن بكثرة وسيا في الكلام علمها وأم كلثوم بترجها  
 عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه فولدت له زيدا ورقية ولم يعقبها وترجها أسد بن عمير  
 وعون بن جعفر بن أبي طالب فماتت معها ثم تزوجها بعده أخوه محمد فماتت معها ثم تزوجها بعده  
 أخوه عبد الله فماتت عنده ولم تلد لأحد من الثلاثة شيئا ذكره السيوطي في رسالته الزينية  
 وفي المواهب انما ولدت لثلاثي بنتا وماتت صغيرة  
 بذكر أسماء صلى الله عليه وسلم وسميها بـ  
 أما أسماء صلى الله عليه وسلم فأنما عشرة حمزة والعباس وهما المسلمان وأبو طالب والحجج انه  
 مات كافرا واسمه عبد مناف وأبو لهب واسمه عبد العزى والحارث والزيبر وجعل تقديم الحجج  
 المقترحة على الحاء المهملة الساكنة وقيل بتقديم الحاء المهملة المفتوحة على الحجج الساكنة  
 ويسمى المقبرة وعبد الكعبة وتتم بقافية حمزة فثلاثة مقترحة وضرا والعباد في فتح  
 العين المحجمة وهو لقبه واسمه مصعب وقيل قول والمقوم بفتح الواو وكسرها ومن الناس من  
 يذهبهم عشرة ويجعل عبد الكعبة والمقوم وحلاد والعباد وحلاد فأنما حمزة فهو  
 همه صلى الله عليه وسلم وأخوه من الرضا هم أرضهم ما نويته الأسلية وكان أسنته صلى الله  
 عليه وسلم يسير وكان أسد الله وأسدره كاجاء في الخبر شهد بدرا واحدا وبها استشهد على  
 يد وحشي ووجدوا فيه يومئذ بضعا وثمانين جرحا ما بين ضرب بسيف وطعن رمح ورمية سهم ولم  
 يعقب أحده من أولاده وورد انه سيد الشهداء وفي رواية خصم الشهداء يوم القيامة حمزة أي  
 الشهداء من هذه الأمة فلا ينافي ملجاء ان سيد الشهداء يوم القيامة يحيى بن زكريا وقائدهم  
 إلى الجنة ووافق الموت يوم القيامة بضعة وبنحوه بشرة في يده والناس يظنون اليه وإنما  
 اختص دون غيره من الأنبياء بنج الموت لاشتماق اسمه من ضده ولا ينافي ما صلى الله عليه  
 الصلاة والسلام يوم بدره فيجوز ان يكون له ارادة الشهداء يوم بدر وورد أيضا خبر  
 أسماء حمزة وعن سعد بن المسيب انه كان يقول كنت أحب لثلاث حمزة كيف يقرب  
 حتى مات غر في الحمر ورواه الدارقطني عن شرط الشيخين وقال ابن هشام بلقي اني وشميا  
 لم يزل يحدثني انهم حتى خلع من الدوان وكان عمر يقول لقد علمت ان الله لم يكن يبدع قائل  
 حمزة \* وأما العباس فكان أحقر أعمامه أسنته عليه الصلاة والسلام بسنة أو ثلاث  
 شهيد بدرا مع المشركين مكرها وأسرع من أسروا في يومئذ نفسه وأسلم قبل فتح خيبر وكان  
 يكتب اسلامه إلى يوم فتح مكة وقيل أسلم قبل يوم بدر وكان يكتب ذلك وشهد يوم حنين ونبت وكان  
 صلى الله عليه وسلم يجلبه ويده في سنة ثمان وثلاثين وهو ابن ثمانين سنة وصلى عليه

عثمان

# امام شہاب الدین خفاجی مصری اور ایمان ابوطالب

## imam Khaffaji Misri Aur iman Abu Talib

Imam Shahbuddin Kaffaji Likhte Hain "Nabi Karim Ke Sath Abu Talib Ki Mehar Wa Mohabbat Mashhor Hai Aur Tazeem Wa Marfat Nabowat Malom Magar Allah Ne {Abu Talib Ko} Musalman Hone Ki Taufiq Na Di

**Naseem Ur Riyaz Vol 1 Page 334**

تَسْبِيحُ الرِّضَا

في شرح شفاء القاصي عياض

تأليف  
شهاب الدين أحمد بن محمد بن عمر

الخفاجي المصري

المتوفى سنة ١٠٦٩ هـ

ضبطه وقدم له وغاثة عليه

محمد عبدالقادر عطا

الجزء الأول

مكتبة دار الفکر

بیت منار

بیت منار

بیت منار

بیت منار

القسم الأول في تعظيم العلي الأعلى لقدر النبي ﷺ

٣٣٤

آخره، ولو جعلت حالا جاز، ووجد في الآية بمعنى علم وآتاه بالمد بمعنى أعطاه، ولو قصرت على معنى آتاه من عند الله بما أغناه الله به، كمال خديجة وأبي بكر رضي الله تعالى عنهما ومال الغنائم، بل بما في خزائن الغيب الذي لو طلب ظهوره ملاً الأرض لجاز، وقيل: عياله في الآية الذين اتبعوه من أمته إذا أغناهم الله به صلى الله تعالى عليه وسلم.

(أو بما جعله في قلبه من القناعة والنعاء) القناعة في اللغة: الرضا بما قسم الله أو الاكتفاء بقدر الضرورة والرضا به، كما قيل:

ما كل ما فوق البسيطة كافياً وإذا قنعت فكل شيء كافى  
والقناعة كثر لا يفتى، والغنى غنى النفس كما ورد في الحديث، وقد رفع الله قدره صلى الله تعالى عليه وسلم عن الاحتياج لخلقه، وقد خيره بين أن يكون نبياً ملكاً أو نبياً عبداً فاختر العبودية، وقيل: المراد غنى الظاهر والباطن وهو تكلف لا حاجة إليه.

(ويتيمأ فحذب عليه عمه وآواه إليه) أى وجدته صلى الله تعالى عليه وسلم يتيماً لموت أبيه قبل ولادته أو بعدها بمدة يسيرة، واليتيم الصغير الذى لا أب له ولا يتم بعد البلوغ، قيل: واليتيم في غير الإنسان من الأم وفي الطير منهما. وحذب بفتح الحاء المهملة ودال مهملة مكسورة يليها موحدة واشتھر بفتح الدال، وكذا وقع في بعض النسخ إلا أنهم قالوا: إنه غلط، وهو من حذبة الظهر، والمراد به العطف والشفقة. وعمه فاعله وجوز بعضهم نصبه أى عطف الله عليه عمه وليس بغلط كما قيل، والمراد به أبو طالب واسمه عبد مناف، وحنونه على النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ومحبه له أمر مشهور في السير، وكان يعظمه ويعرف نبوته ولكن لم يوفقه الله للإسلام. وفي الإمتاع: أن فيه حكمة خفية من الله؛ لأنه عظيم قريش لا يمكن أحد منهم أن يتعدى على ما في جواره، فكان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم في بدء أمره في كنف حمايته يذهب عنه كما قال<sup>(١)</sup>:

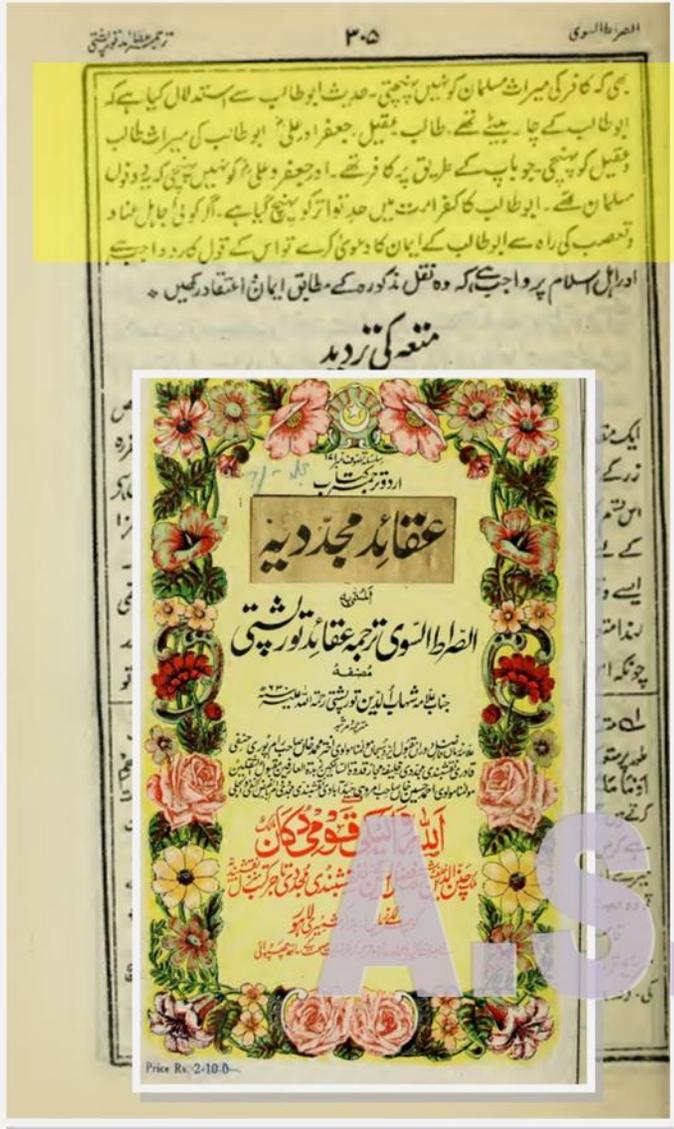
والله لن يصلوا إليك بجمعهم حتى أوسد في الزاب دفيناً  
فلو أسلم لم يكن له ذمة عندهم، ولذا لم يكن له صلى الله تعالى عليه وسلم بعد موته بد من الهجرة، ومن الغريب ما نقله بعضهم من أن الله أحياه له صلى الله تعالى عليه وسلم فأمن به كأبيه، وأظنه من إفراء الشيعة، وقوله: «وآواه» بلاد متعد أى: ضمه (١) البيت من الكامل، وهو لأبي طالب في الجنتي الداني (ص ٢٧٠)، خزنة الأدب (٢/٢٩٦)، الدرر (٤/٢٢٠)، شرح شواهد المغنى (٢/٦٨٦)، مغنى اللبيب (١/٢٨٥)، مجمع الفروع (٤١/٢).



# علامہ تورپشتی رحمۃ اللہ علیہ اور ایمان ابوطالب

## imam Torpushti Aur iman Abu Talib

Imam Torpushti Shia Nazariye Ka Rad Karte Howe Likhte Hain " Hadees Sahih Mein Waarid Hai Ke Aanhazrat ﷺ Ne Farmaya اھون اھل النار عذاب ابن طالب وھو متقل نعلین یقل منها و دماغہ Yaani Sabse Halka Azab Abu Talib Ka Hai Wo Aag Ke Jote Pehne Howe Hai Jiski Garmi Se Us Ka Dimagh Khaulta Hai Aur Aanhazrat ﷺ Ne Farmaya یا اے اللہ کلمۃ احاسر بہا عنک نانی ان یقول لا الہ الا اللہ Kehdey Main Kalme Ke Zariye Teri Janib Se Khuda Per Hujjat Karun Ga Tu Abu Talib Ne لا الہ الا اللہ Kehne inkar Kiya Aur Marte Waqat Kaha Main Apne Baap Abdul Mutalib Ke Deen Per Marta Hun Aur hadees Mein Hai Ke Jab Abu Talib Ne Wafat Pai Tu Hazrat Ali ﷺ Anhzrat ﷺ Ki Khidmat Mein Aye Aur Kehne Lage Ya Rasol Allah ان عبک الضال قد مات Yani Aapka Gumrah ChaCha Margaya Aap Ne Farmaya اذھب فوارہ Yani Jawo Usko Dafan Kar Do Aur Aima E Mujtahidin Khosusan Janab Abu Hanifa ﷺ Aur Shafai Ne Jawaz Dafan Kafir Ke Bab Mein Dafan Abu Talib Per Tamasak Kiya Hai Aur is Masla Mein Bhi Kafir Ki Miras Musلمان Ko Nahi pahunchti Hadees Abu Talib Se istadal Kiya Hai Ke Abu Talib Ke Char Bete Thy Talib.Aqil.Jafar aur Ali Abu Talib Ki Miras Talib Wa Aqil Ko Pahunchi Jo Baap Ke Tarik Per Kafir Thy Aur Jafar ﷺ Wa Ali ﷺ Ko Nahi Pahunchi Ke Ye Dono Musلمان Thy Abu Talib Ka Kufr Ummat Mein Hade Tawatur Ko Pahunch Gaya Hai Agar Koi Jahil Enaad Wa Tasub Ki Raah Se Abu Talib Ke iman Ka Daawa Kare Tu Uske Qaul Ka Rad Wajib Hai Aur Ahle islam Per Wajib Hai **AQAID TORPUSHTI PAGE 304,305**



WWW.AS.W

# ایمان ابوطالب پر ابن اسحاق کی روایت کا رد، امام ذرقانی iman e Abu Talib Aur ibne ishaq Riwayat

Shia Aur Baaz Log Abu Talib Ke iman Laane per ibne ishaq Ki Riwayat Pesh Karte Hain Hazrat imam Zaqani ibne ishaq Ki Riwayat Ke Taluk Se Bukhari Sharif Ki Hadees likhte Hain Ke Hazrat Abbas Ne "Nabi Karim ﷺ Se Pocha Gaya Ke Apne Chacha {Abu Talib} Ko Aap Ne Kya Nafa Pahunchaya Jabke Wo Aap Ki Himayat Kiya Karte Aur Aap Ki Khatir Logon Ka Ghussa Mol Liya karte Thy? Huzoor Ne irshad Farmaya Ab Wo Sirf Takhnon Tak Aag Mein hain Aur Agar Main {Darmiyan Mein} Na Hota Tu Wo {Abu Talib} Jahnam Ke Sabse Nichle Tabqe Mein Hote {Bukhari} Hazrat Abbas Ka Abu Talib Ke Taluk Se Huzor ﷺ Se Sawal Karna ibne ishaq Ki Riwayat Ke Zaif Hone Per Dalil Hai Kyun Ke Agar Abu Talib Ne Hazrat Abbas Ke Nazdik Kalima e Shahadat Padh Liya Tha Tu Wo Ye Sawal Hi Na Karte isliye Ki Unko uska Haal Malom Hota

SHARAH IMAM ZARQANI VOL 2 PAGE 43

## شرح العلامة الزرقانی

المتوفى سنة ١١٢٢ هـ

اعل

المواهب اللدنية بالمنح المحمدية  
للعلامة القسطلاني

المتوفى سنة ٩٢٣ هـ

صبيحة وصحيفة

محمد عبد العزيز الفارسي

الجزء الثاني

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

٤٣

وفاة خديجة وأبي طالب

وأُتزل الله في أبي طالب، فقال لرسول الله ﷺ: ﴿إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ﴾ [القصص/٥٦].

وفي الصحيح عن العباس أنه قال لرسول الله ﷺ: إن أبا طالب كان يحوطك وينصرك ويغضب لك، فهل ينفعه ذلك؟ قال: نعم، وجدته في غمرات من النار فأخرجته إلى ضحضاح.

(وأُتزل الله في أبي طالب) أيضًا (فقال لرسول الله ﷺ: «إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ»)، هدايته أو لقرابة، أي: ليس ذلك إليك، (ولكن الله يهدي من يشاء) وإنما عليك البلاغ ولا ينافية قوله تعالى: ﴿وَإِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ﴾ [الشورى: ٥٢]؛ لأن الذي أثبتته وأضافه إليه هداية الدعوة والدلالة والمنفي هداية التوفيق. (وفي الصحيح) للبخاري ومسلم (عن العباس)، أنه قال لرسول الله ﷺ: أن أبا طالب كان يحوطك) بضم الحاء المهملة من الحياطة، وهي المراعاة وفي رواية: يحفظك، (وينصرك ويغضب لك) يشير إلى ما كان يرد به عنه من قول وفعل، وفيه تلميح إلى ما ذكره ابن اسحق، قال: ثم إن خديجة وأبا طالب هلكا في عام واحد، وكانت خديجة وزيرة صدق له على الإسلام يسكن إليها وكان أبو طالب له عضدًا وناصرًا على قومه فلما هلك نالت قريش منه من الأذى ما لم تلمع به في حياته، حتى اعترضه سفيه من سفهاء قريش فشر على رأسه ترائبًا، فحدثني هشام بن عروة عن أبيه، قال: فدخل رسول الله ﷺ بيته، يقول: «ما لثنتي قريش شيئًا أكرمه حتى مات أبو طالب»، ذكره في الفتح.

(فهل ينفعه ذلك؟ قال: نعم، وجدته في غمرات من النار فأخرجته إلى ضحضاح) بضادين معجمتين مفتوحتين وحائين مهملتين أولاهما ساكنة وأصله ما رُق من الماء على وجه الأرض إلى نحو الكعبين فاستعير للنار، قاله المصنف وغيره. وفي الفتح: هو من الماء ما يبلغ الكعب، ويقال أيضًا: لما قرب من الماء وهو ضد الغمر والمعنى أنه تخفف عنه العذاب، انتهى.

زاد في رواية: ولولا أنا لكان في الدرك الأسفل من النار، وصريح هذا الحديث أنه تخفف عنه عذاب القبر في الدنيا، كما يومية إليه كلام الحافظ ويوم القيامة يكون في ضحضاح أيضًا؛ كما في الحديث الآتي، ففي سؤال العباس عن حاله دليل على ضعف رواية ابن اسحق؛ لأنه كانت تلك الشهادة عنده لم يسأل لعلمه بحاله، وقد قال الحافظ: هذا الحديث لو كانت طريقه صحيحة لعارضه هذا الحديث الذي هو أصح منه فضلًا عن أنه لا يصح، ويضعف ما ذكره السهيلي أنه رأى في بعض كتب المسعودي أنه أسلم، لا أن مثل ذلك لا يعارض ما في الصحيح.

# حضرت نظام الدین محبوب الہی چشتی کے نزدیک ابوطالب کا خاتمہ کفر پر ہوا

## Hazrat Mehbob e ilahi Chishti Aur iman Abu Talib

Hindustan Ke Azim Mubaligh Aur Sufi e Aazam Hazrat Nizam Uddin Mehbob e ilahi Chishti رحمة الله عليه Ke Malfozat Sharif Fawaid Ul Fawad Mein Hai "Hazrat Nizam Ud Din Mehbob e ilahi رحمة الله عليه Ne irshad Farmaya Ke Wo {Abu Talib } Bimar Howe Tu Mustafa ﷺ Unke {Abu Talib Ke} Qarib Tashrif Le Gaye Aur Farmaya Ke Aap Ek Dafa Haq Ta,,ala Ki Wahdaniyat Ka iqrar Kar Leen Chahe Zuban Se Chahe Dil Se Taa Ke Main Khuda Ke Samne Dalil Ke Taur Per Arz Karun Ke ilahi Wo iman Le Aaye Thy ,HarChand Rasol Allah ﷺ Ne Ye Baat Kahi Lekin Khuch Asar na Howa isi Tarah Kufr Ki Halatt Mein inteqal Kiya Chunanche Ameer Ul Mominin Ali ﷺ Ne Unke inteqal Ki Khabar Rasol Allah ﷺ Ko in Alfaz Mein Sunai عك الضال مات Yani Aap Ke Gumrah Chacha Ne Wafat Pai Uske Baad Rasol Alehsalam Ne Farmaya Ke Uneh Gusol Dain Aur Kafan Mein Lapeten Aur Be Lahad Ki Qabar Khoden Aur Unko Uper Se Qabar Mein Daal Dain Yaani Riwayi Tadfin Na Ho

Fawaid Ul Fawad Urdu Mutarjim Khawaja Hasan Nizami Page 314

314

### فوائد القواد

ملفوظات سلطان المشائخ محبوب الہی نوری رضوی  
حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رضوی

برصغیر میں مسلم تمدن، تہذیب و ثقافت کی صورت گری کرنے والی ایک اہم اور عظیم المرتبت روحانی شخصیت کے ملفوظات، تعلیمات، تصورات کی دل میں اتر جانے والی تشریح، مژدہ نقیب کے احیاء اور پراگندہ دلوں کی تطہیر اور تزکیہ کا توشہ ذریعہ، جاگت انتہائی مستہزئہ و سب سے اولیاء و عارفین نے ہمیشہ ہرزجاں بننے رکھا۔ رواں سادہ اور سلیس ترجمہ۔

ترجمہ  
حضرت امیر حسن مجری رضوی  
ترجمہ  
خواجہ حسن ثانی نظامی دہلوی

عمل میں ہوتا ہے۔ لہذا ایسا شخص جو طاعت میں مشغول ہو، نماز پڑھ رہا ہو، ایک (سلیک) کس طرح کر سکتا ہے حاضرین میں سے کسی شخص نے پوچھا کہ ایک ہندو ہے جو کلمہ پڑھتا ہے اور خدا کی وحدانیت کا قائل ہے اور رسول کی رسالت کا بھی، لیکن حسب مسلمان لوگ آتے ہیں تو چپ رہتا ہے اس پر اسلام کا اظہار نہیں کرتا اس کی حاجت کتنی ہوگی؟ تو نبی ذکرہ اللہ بالخیر نے فرمایا اس کا یہ معاملہ حق تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ حق تعالیٰ اس بات کے بارے میں جو بھی فیصلہ فرمائے۔ چاہے تو معاف فرمادے چاہے تو عذاب دے۔ اس بات کی مناسبت سے فرمایا کہ بعض ہندو صاحبان جانتے ہیں اسلام حق ہے مگر مسلمان نہیں ہوتے۔

یہاں سے حضرت ابوطالب کی حکایت نکلی۔ ارشاد فرمایا کہ جب وہ بیمار ہوئے تو مصطفیٰ علیہ السلام ان کے قریب تشریف لے گئے۔ اور فرمایا کہ آپ ایک دفعہ حق تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کر لیں چاہے زبان سے چاہے صدق دل سے تاکہ میں خدا کے سامنے دلیل کے طور پر عرض کروں کہ الہی وہ ایمان لے آئے تھے۔ ہر چند رسول علیہ السلام نے یہ بات کہی۔ لیکن کچھ اثر نہ ہوا اسی طرح کفر کی حالت میں انتقال کیا۔ چنانچہ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے ان کے انتقال کی خبر رسول علیہ السلام کو ان الفاظ میں سنائی عك الضال مات۔ یعنی آپ کے گمراہ چچا نے وفات پائی! اس کے بعد رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ انہیں غسل دیں اور کفن میں لپیٹیں اور بے لحد کی قبر کھودیں اور ان کو اوپر سے قبر میں ڈال دیں یعنی روانی تدفین نہ ہو۔

# حضرت نظام الدین محبوب الہی چشتی کے نزدیک ابوطالب کا خاتمہ کفر پر ہوا

## Hazrat Mehbob e ilahi Chishti Aur iman Abu Talib

Hindustan Ke Azim Mubaligh Aur Sufi e Aazam Hazrat Nizam Uddin Mehbob e ilahi Chishti رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ Ke Malfozat Sharif Fawaid Ul Fawad Mein Hai "Hazrat Nizam Ud Din Mehbob e ilahi رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ Ne irshad Farmaya Ke Wo {Abu Talib } Bimar Howe Tu Mustafa ﷺ Unke {Abu Talib Ke} Qarib Tashrif Le Gaye Aur Farmaya Ke Aap Ek Dafa Haq Ta'ala Ki Wahdaniyat Ka iqrar Kar Leen Chahe Zuban Se Chahe Dil Se Taa Ke Main Khuda Ke Samne Dalil Ke Taur Per Arz Karun Ke ilahi Wo iman Le Aaye Thy ,HarChand Rasol Allah ﷺ Ne Ye Baat Kahi Lekin Khuch Asar na Howa isi Tarah Kufr Ki Halatt Mein inteqal Kiya Chunanche Ameer Ul Mominin Ali رَضِيَ اللهُ عَنْهُ Ne Unke inteqal Ki Khabar Rasol Allah ﷺ Ko in Alfaz Mein Sunai مات الضال مات Yani Aap Ke Gumrah Chacha Ne Wafat Pai Uske Baad Rasol Alehsalam Ne Farmaya Ke Uneh Gusol Dain Aur Kafan Mein Lapeten Aur Be Lahad Ki Qabar Khoden Aur Unko Uper Se Qabar Mein Daal Dain Yaani Riwaji Tadin Na Ho

Fawaid Ul Fawad Urdu Mutarjim Khawaja Hasan Nizami Page 314

### A.S.W.P.

## فوائد القواد

ملفوظات سلطان المشائخ محبوب الہی نوری رضی اللہ عنہ  
حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رضی اللہ عنہ

بعض مسلمانوں میں تمہید و ثقافت کی ضرورت گری کرنے والی ایک اہم اور عظیم المرتبت روحانی شخصیت کے ملفوظات، تعلیمات، تصورات کی دل میں اتر جانے والی تشریح، مژدہ نقیب کے احیاء اور پراگندہ دلوں کی تطہیر اور تزکیہ کا توشہ ذریعہ ہے۔ ایک انتہائی مستہزئہ اور سب سے اولیاء و عارفین نے ہمیشہ ہرزجاں بننے رکھا۔ رواں سادہ اور سلیس ترجمہ۔

ترجمہ  
حضرت امیر حسن مجری رضی اللہ عنہ  
ترجمہ  
خواجہ حسن ثانی نظامی دہلوی

314

عمل میں ہوتا ہے۔ لہذا ایسا شخص جو طاعت میں مشغول ہو، نماز پڑھ رہا ہو، عریک (سلیک) کس طرح کر سکتا ہے حاضرین میں سے کسی شخص نے پوچھا کہ ایک ہندو ہے جو کلمہ پڑھتا ہے اور خدا کی وحدانیت کا قائل ہے اور رسول کی رسالت کا بھی۔ لیکن حسب مسلمان لوگ آتے ہیں تو چپ رہتا ہے اس پر اسلام کا اظہار نہیں کرتا اس کی عقابت کتنی ہوگی؟ تو نبیہ ذکرہ اللہ بالخیر نے فرمایا اس کا یہ معاملہ حق تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ حق تعالیٰ اس بات کے بارے میں جو بھی فیصلہ فرمائے۔ چاہے تو معاف فرمادے چاہے تو عذاب دے۔ اس بات کی مناسبت سے فرمایا کہ بعض ہندو صاحبان جانتے ہیں اسلام حق ہے مگر مسلمان نہیں ہوتے۔

یہاں سے حضرت ابو طالب کی حکایت نکلی۔ ارشاد فرمایا کہ جب وہ بیمار ہوئے تو مصطفیٰ علیہ السلام ان کے قریب تشریف لے گئے۔ اور فرمایا کہ آپ ایک دفعہ حق تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کر لیں چاہے زبان سے چاہے صدق دل سے تاکہ میں خدا کے سامنے دلیل کے طور پر عرض کروں کہ الہی وہ ایمان لے آئے تھے۔ ہر چند رسول علیہ السلام نے یہ بات کہی۔ لیکن کچھ اثر نہ ہوا اسی طرح کفر کی حالت میں انتقال کیا۔ چنانچہ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے ان کے انتقال کی خبر رسول علیہ السلام کو ان الفاظ میں سنائی عمک الضال مات۔ یعنی آپ کے گمراہ چچانے وفات پائی! اس کے بعد رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ انہیں غسل دیں اور کفن میں لپیٹیں اور بے لحد کی قبر کھودیں اور ان کو اوپر سے قبر میں ڈال دیں یعنی روانی تدفین نہ ہو۔

# حضرت داتا علی ہجویری رضی اللہ عنہ کے نزدیک ابوطالب کا ایمان ثابت نہیں

## Hazrat Ali Hajweri Aur iman Abu Talib

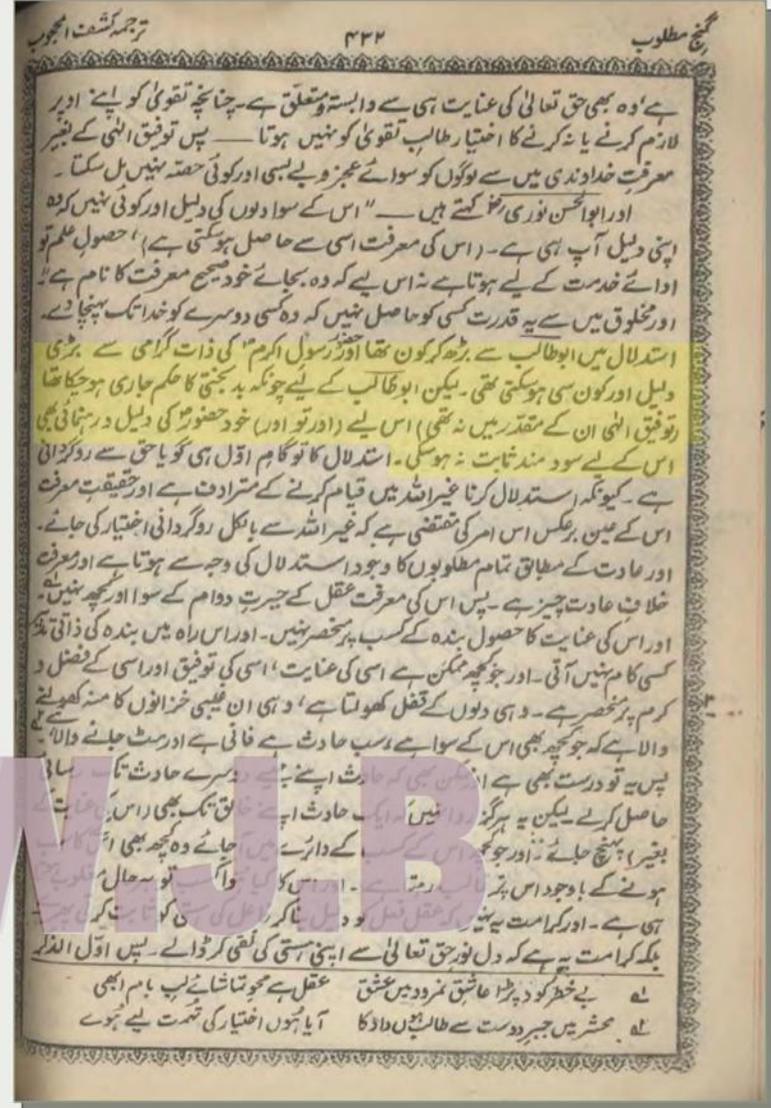
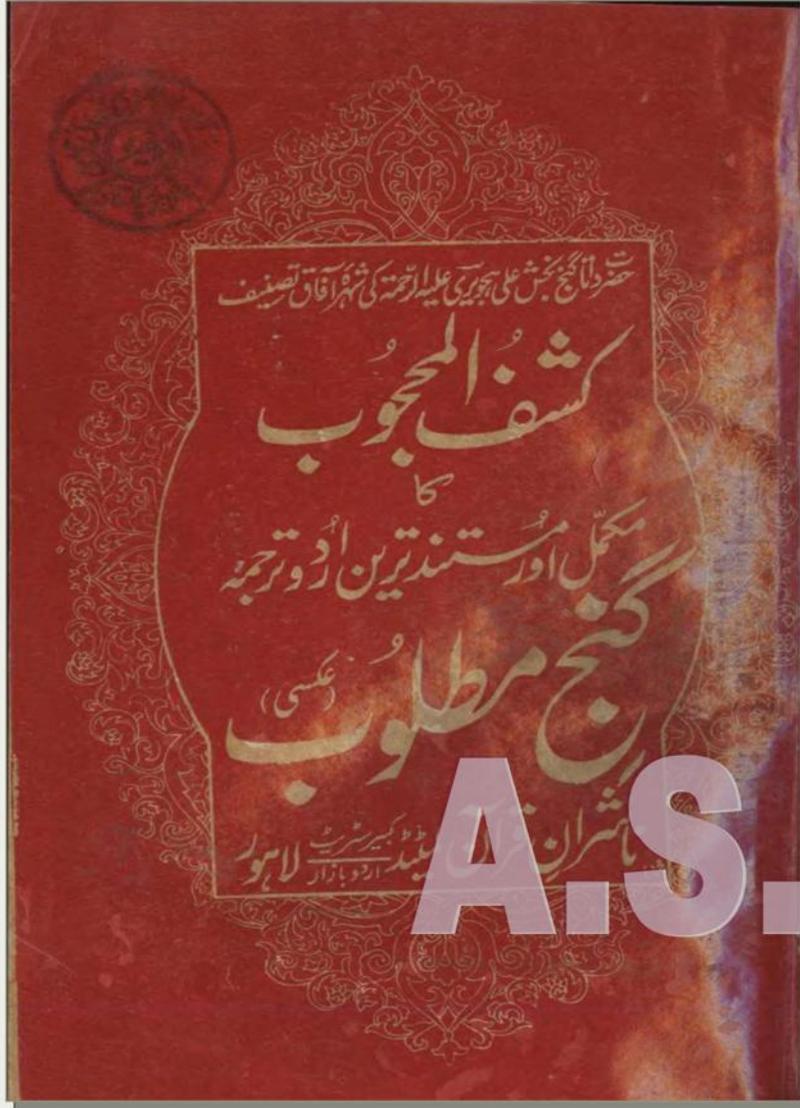
Hindustan Ke Raja Ahle Sunnat Ke Khawaja Garib Nawaz رحمۃ اللہ علیہ Hazrat Data Ganj Baksh Ali Hajweri رحمۃ اللہ علیہ Ke Taluk Se irshad Farmate Hain

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا

ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنبا

Ab Aayen Hazrat Data Ganjbaksh Ali Hajweri رحمۃ اللہ علیہ Abu Talib Ke iman Ke Taluk Se kya isrhd Farma Rahe Hain Usse Baghaur Mulaheza Karen Hazrat Likhte Hain “  
istadlal Mein Abu Talib Se Badh Kar Kaun Tha Aur Huzor Akaram رحمۃ اللہ علیہ Ki Zaat E Girami Se Badi Dalil Aur Kaun Si Ho Sakti Thi Lekin Abu Talib Ke Liye Chunke  
Badbakhti Ka Hukam Jaari Ho Chuka Tha {Taufiq e ilahi Unke Muqaddar Mein Na Thi} is Liye{ Aur Tu Aur} Khud Huzor Ki Dalil Wa Rahnumai Bhi us { Abu Talib} Ke  
Liye Sood Mand Sabit Na Ho saki

KASHFUL MEHJOOB PAGE 432

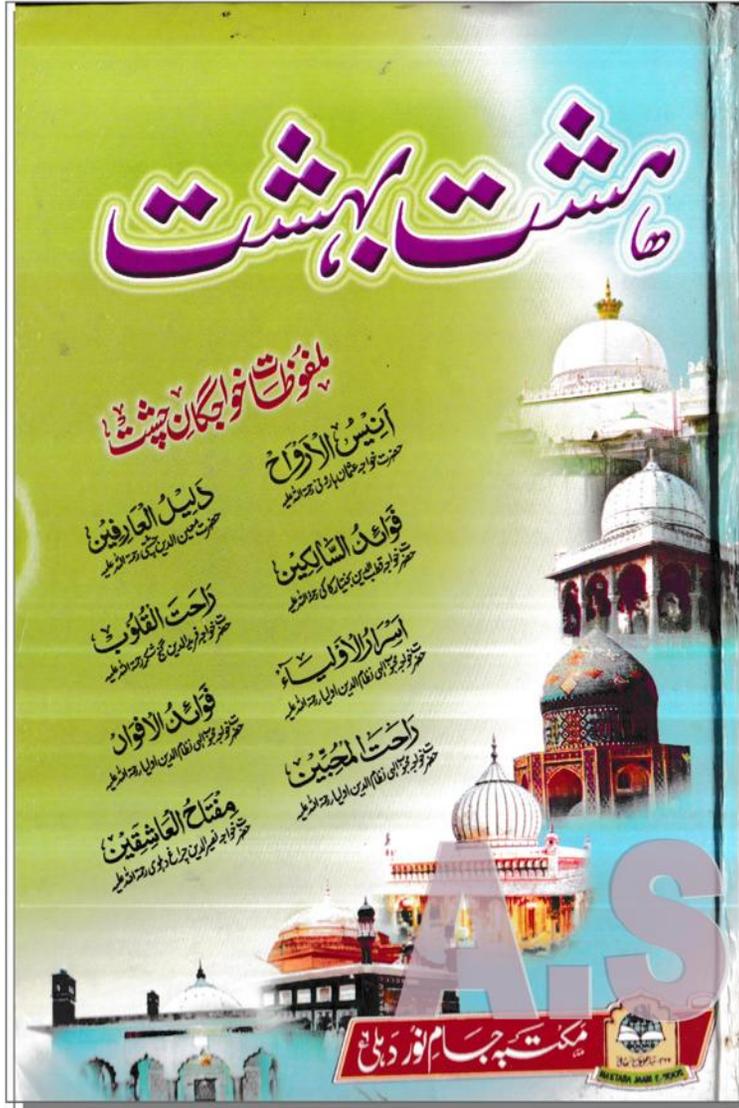


# امام چشت حضرت محبوب الہی ﷺ کے نزدیک ابوطالب کا ایمان ثابت نہیں

## imam Chisht Aur iman Abu Talib

Hazrat Ameer Khusro Afzalul Fawaid Mein Hazrat Nizam Uddin Mehboob e ilahi ﷺ Ka Malfoz Sharif Lkhte Hain "Phir Khawaja Sahab Ne Farmaya Ke Abu Talib Ne Jo Khuch Mumkin Tha Kiya Lekin Chunke Unki Qismat Mein islam Na Tha is Liye is Nemat Se Mehrom Raha ..... Baade izaan Farmaya Ke ibteda Mein janab Rasol Allah Ne Behtare Koshish Ki Ke Abu talib islam Laayen Lekin Chun Ke Allah Ki Marzi Na Thi Wo Koshish Be Faida Gai Chunanche KKehte Hain Ke Ek Roz Aan Janab ﷺ Ki Mulaqat Ek Kocha Mein Abu talib Se Howi Tu Farmaya Ke Aye Chacha Ek Martaba Meri Paighambari Ka iqrar Karen Taa Ke Qayamat Ke Din Dozakh Se Aap Ki Rihai Ki Dalil Mere Paas Ho Jaye Abu Talib Ne Bahtare Koshish Ki Ke Kahe Lekin Na Keh saka Aur kaha Ke Aye Jaane Gham main Kalima Taiyab Kehna Chahta Hun Tu Lakhon Taale Mere Moon Per Lag Jaate Hain Jinki Girani Ki Waje Se Main Nahi Keh Sakta

HASHT BAHISHT { AFZALUL FAWAID PAGE 96 }



اردو ترجمہ ۹۶ کتاب فضل القوادیم حصہ اول

وہاں روشن ہیں۔

پھر فرمایا کہ جس رات آنجناب کی پیدائش ہوئے والی تھی۔ اسی رات جناب کے چشت ابوطالب نے خواب میں دیکھا کہ فرشتے آسمان سے روشن مثل سے کر عبد اللہ والذکر گوار رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر گئے ہیں۔ اور قدیلہ قریش کے آدمی اور پیڑوسی، جن کی قسمت میں اسلام تھا۔ اس مثل سے اپنے اپنے چراغ روشن کر رہے ہیں۔ اور اپنے اپنے گھروں میں سے جا رہے ہیں۔ میں نے اپنا چراغ اس مثل سے روشن کرنے کی بہت کوشش کی مگر مثل مجھ سے دور رہتی گئی۔ اور میرا چراغ روشن نہ ہوا۔ آخر جب میں بیدار ہوا تو عبد اللہ کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔

پھر خواجہ صاحب نے فرمایا کہ ابوطالب نے جو کچھ کہنا تھا کیا لیکن چونکہ ان کی قسمت میں اسلام نہ تھا۔ اس لئے اس نعمت سے محروم رہا۔

بعد ازاں فرمایا کہ ابتداء میں جناب رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہت سی کوشش کی کہ ابوطالب اسلام لائیں۔ لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ کی مرضی نہ تھی۔ وہ کوشش بنیاد نہ تھی۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ ایک روز آنجناب کی ملاقات ایک کوچہ میں ابوطالب سے ہوئی۔ تو فرمایا۔ کہ اے چچا آپ ایک مرتبہ میری پیغمبری کا اقرار کریں تاکہ قیامت کے دن دوزخ سے آپ کی رطبی کی دلیل میرے پاس ہو جائے۔ ابوطالب نے بہت سی کوشش کی کہ کہے لیکن نہ کہہ سکا۔ اور کہا کہ اے جان تم! میں کلمہ طیب کہنا چاہتا ہوں۔ تو لاکھوں تالے میرے منہ پر لگا جاتے ہیں جن کی گرائی کی وجہ سے میں نہیں کہہ سکتا۔

بیان ولادت امیر المؤمنین علیؑ رحمہ اللہ وچچا

بعد ازاں امیر المؤمنین علیؑ رحمہ اللہ کی ولادت کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی۔ زمان مبارک سے فرمایا کہ جب آنجناب پیدا ہوئے۔ تو جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی گود مبارک میں رہے۔ کلمہ آپ اپنے دست مبارک سے مثل میں حسب اسخسرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو مثل دیا اور ابوطالب کی گود میں رکھا تو رو دیتے۔ ابوطالب نے کہا کہ یہ وقت مہسی کا ہے۔ نہ کہ رونے کا۔ فرمایا۔ چچا جان! علیؑ کو بلا مثل میں

# حضرت خواجہ سلیمان تونسوی رضی اللہ عنہ کے نزدیک ابوطالب کا ایمان ثابت نہیں

## Khawaja Suleman Taunsvi Aur iman Abu Talib

Hazrat Khawaja Suleman Taunsvi Farmate Hain " Rasol Allah ﷺ Ne Bahut Koshish ki Ke Abu Talib iman Le Aaye Aur Abu Talib Se Farmaya Ke Mere Kaan Mein Keh Do Ke Aap ﷺ Paighambar e Haq Hain Main Qayamat Ke Din Tumhara Ek Hi Gawah Tumhare iman Ke Liye Kaafi Hun Ga Abu Talib Ne Kaha Ke Mujhe Sharam Aati Hai Ke Log Kahen Ge Apne Biradar Zaade Ka Taabe Hogaya Aur is Per iman Le Aaya Main Ne is Aar Ki Waje Se Dozakh Ko ikhtiyar Kiya

**TAZKIRA HAZRAT KHAWAJA SULEMAN TAUNSVI PAGE 357,, NAAFE US SALIKEEN FARSI PAGE 151**

۳۵۴

ذکر مکتوب حق تعالیٰ مقصود اصل ہے اور یہ تمنا ہی اور گرضہ لطیفی میں ہی ہو سکتا ہے۔  
 تیس فرمایا کہ میں کہہ سکتا ہوں اللہ علیہ وسلم تمہارے ہیں لیکن آپ نے جو کلام بھی کیا ہی تو مجھ سے  
 و تعالیٰ سے اجازت لے کر کیا بغیر اجازت کے کوئی کام نہیں کیا۔ یہ فرمایا کہ رسول  
 اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کہہ دیا کہ میں نے کہا کہ میرا چچا ابوطالب ایمان لے آئے اور  
 ابوطالب سے فرمایا کہ میرے کان میں کہہ دو کہ آپ پیغمبر حق ہیں میں قیامت کے دن  
 تمہارا ایک ہی گواہ تمہارے ایمان کے لئے کافی ہوں گا۔ ابوطالب نے کہا کہ مجھے شرم  
 آتی ہے کہ ایک کہیں گے اپنے برادر زادہ کا تابع ہو گیا اور اس پر ایمان لے آیا، میں نے  
 اس عار کو جب سے دوزخ کو اختیار کیا۔ (تذکرہ خواجہ سلیمان تونسوی ص ۳۵۴)

تذکرہ حضرت خواجہ سلیمان تونسوی

آوردہ  
 نافع السالکین

خواجہ سلیمان تونسوی کے ارشادات ملفوظات  
 گراں قدر مجموعہ

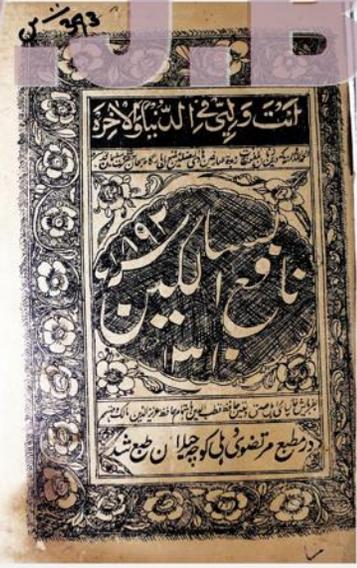
انصاف احمدیہ محمد حسین لدھی

شعار ادب مسلم مسجد چوک نارنگی لاہور

۱۵۱

حق سے محروم اندر ڈر کر ڈر عزت و تمنا ہی حاصل شود کہ اگر دوشان حق از انجا اولیا عزت  
 بر دوست اندر چنانچہ علی الدلیل و آله و اصحابہ وسلم ہمیں قبل از نبوت تمنا و غارتہ ہشتے  
 و عبادت کرنے در گویا سعادت آمد است کنضیل بن عیاض میفرماید کہ میں نے حضرت اکمل را دم  
 کہ چون در بگوشه کوچ در پیش من آید سلام گوید و چون بیا شوم عبادت کند یا در پیش من  
 خدا عزت و تمنا ہی را عزیز تر از خداوند بلیت مجروری کہ حقیقت ہزار سلطنتی است، ابوسید کہ یہ نبوت  
 بقید شرفی است و ذکر و فکر حق تعالیٰ مقصود اصلی است در عزت و تمنا ہی حاصل شود۔ و نیز فرمود  
 کہ نبی صاحب محاسن است لیکن اگر سے کہ ہوسکا از جانب حق سبحانہ اذن خواستے ہیں تو فرمایا کہ اگر نبی  
 نیز فرمود کہ اگر صاحب حق تعالیٰ مقصود اصلی ہے۔ آگے و سلم بسیار ہی نمود کہ ہم من ابی طالب ایمان آر دو کلام  
 را فرمودند کہ در گوش من بگو کہ تو میرا حق ہی رک گیا ہے ایمان تو فرمود کہ حق نام بیگناہت  
 کہم حاجتیں آید کہ گویند طالب برادر زادہ شد برادر ایمان تو در دست عیال و فرزند را اختیار فرمود۔  
 حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمودند کہ ولایت دست اولیا بود و مہلک اولاد خود۔ اولی کہ اگر خدا را  
 بدست خود گوید و علماء اولاد خود را اولاد خود گوید۔ ابوسید کہ ہوسکا از جانب حق سبحانہ اذن خواستے ہیں تو فرمایا کہ اگر نبی

کہ اولیا خدا نظر حق اند چنانچہ کہ از اشارت  
 جاری است ناودان را ابن شرف است کہ آ  
 شرف است کہ جو حق تعالیٰ در ایشان کج  
 مثل آنند است کہ در صحیفہ آویز شکر نماز نمود  
 میشود بجا باران ثواب العیال را بن ارشاد است  
 کہ باطن ہی آید بجا باران ثواب را بن کزوان با  
 و باران ایشان بخوردند و باران ثواب را بن  
 مستقیم و غلام صاحب و سنانا ذکر و غلام صاحب  
 بیت ابو زینبند بلیت ترسم کہ روز حشر عثمان  
 حضرت قبلہ فرمودند کہ حق سبحانہ اکملین  
 را فرمودند بلیت اگر شاہ را روز گوید شب  
 کہ ظلم نمودن کہ شرف بیخ غیر نیست بلیت  
 چنانچہ در فتوحات کی آید است کہ شرف





# ایمان ابو طالب کا عقیدہ رکھنا باطل ہے، امام یوسف شامی

## iman e Abu Talib Aur imam Yusuf Shami

Hazarat imam Muhammad Bin Yusuf Shami Likhte Hain "Agar Abu Talib Ne Kalma Padha Hota Tu Allah Apne Nabi Karim Ko Unke Liye Magfirat Talab Karne Se Na Rokta Abdurrazak Far-yabi Aur imam Haakim Ne Hazrat ibne Abbas Se Riwayat Kiya hai ke Ye Aayat Abu Talib Ke Baare Mein Nazil Howi

وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْهَوْنَ عَنْهُ وَإِنْ يُهْلِكُونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿۲۶﴾

Aur wo use Rokte Hain Aur us se Door Bhagte Hain Aur Halak Nahi Karte Magar Apni Jaano Ko Aur Une Shaor nahi

Abu Talib Mushrikin Ko Rokte Thy Ke {Mushrikin Makka} Huzoor ﷺ Ko Aziyat Na Dain Lekin Huzoor Ke Paigham E Ha Se {abu Talib }Door Thy imam Ahmad , , imam Abu Dawod imam ibne Khuzaima Ne Apni Sahih Mein Hazrat Ali ﷺ Se Riwayat Kiya Hai Ke Jab Abu Talib Ki Rooh Parwaz Kar Gai Tu Main Bargahe Risalat ﷺ Mein Hazir Howa Main Ne Arz Ki Ya Rasul Allah ﷺ Aapke Chcha Ka inteqal Hogaya Hai Aap ﷺ Ne Farmaya "Jawo Uneh Dafan Kar Do Unaho Ne Farmaya Jab Main Ne Uneh {Abu Talib Ko} Dafan Kardiya Tu Main Baargahe Risalat Mein Hazir Hogaya Aap Ne Farmaya Gusul Karo " is Se wo Nazariya Bhi Batil Hogaya Jise Maurikh Masodi Ne Zikar Kiya Hai Ke Abu Talib iman Le Aaye Thy Lekin ye mauqaf Sahih Ahadis Ke Muqabile Mein Nahi Aasakta

Sublul Huda wa irshad Vol 2 page 950

950

سُبُلُ الْهُدَى وَالْإِشَادِ (جلد دوم)

روح پر واز رکھی تو میں بارگاہ رسالت مآب میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کی: "یا رسول اللہ! آپ کے چچا کا انتقال ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: "جاؤ اور انہیں دفن کر دو۔" انہوں نے فرمایا: "جب میں نے انہیں دفن کر دیا تو میں بارگاہ رسالت مآب میں حاضر ہو گیا آپ نے فرمایا: "مٹل کر لو۔" اس سے وہ نظریہ بھی باطل ہو گیا جسے مورخ مسعودی نے ذکر کیا ہے کہ جناب ابوطالب ایمان لے آئے تھے لیکن یہ موقف صحیح احادیث کے مقابلہ میں نہیں آسکتا۔

تہیہات

### سُبُلُ الْهُدَى وَالْإِشَادِ فِي سِيرَةِ خَيْرِ الْعِبَادِ (أردو)

اول - دوم  
2 - 1

ارسالک  
للارحمۃ  
للغلمین

حضرت امام محمد بن یوسف اشعری رضی اللہ عنہما

تہذیب: پروفیسر ذہانت بی بی ساقی

ذو البیّناتین

949

سُبُلُ الْهُدَى وَالْإِشَادِ (جلد دوم)

کی چلی رخ ہوتے۔ امام بخاری نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے حضور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جب وقت آپ کے ہاں آپ کے چچا کا ذکر کیا گیا آپ نے فرمایا: "ٹاپیر انہیں روز حشر میری شفاعت فائدہ دے۔ انہیں آگ کی سب سے لایا جائے گا وہ آگ ان کے ٹخنوں تک ہوگی جس سے ان کا دماغ پھٹل جائے گا۔" امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "میں نے حضور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ نے فرمایا: "روز حشر سب سے ہلکا مذاب اس شخص کا ہوگا جس کے قدموں کے تھوں کے نیچے ایک انگارہ رکھا جائے گا۔" ایک اور روایت میں دو انگاروں کا تذکرہ ہے۔ امام مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: "اسے آگ کے جوتے اور کسے پہناتے جائیں گے۔ جس سے اس کا دماغ پھٹل جائے گا۔" ابن اسحاق نے روایت کیا ہے کہ جتنی کہ دماغ اس کے قدموں میں پہن لگے گا۔ امام بخاری کے الفاظ یہ ہیں: "وکان من کرسے گا کہ اس سے شدید مذاب کسی کو نہیں ہو رہا مالانکہ اسے سب سے ہلکا مذاب ہو رہا ہوگا۔" امام مسلم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: "بارے اللہ آگ میں سے جناب ابوطالب کا مذاب سب سے ہلکا ہوگا۔ انہیں آگ کے دو جوتے پہناتے جائیں گے جن سے ان کا دماغ پھٹل جائے گا۔" ان ساری روایات سے اس روایت کا باطل ہونا ظاہر ہوتا ہے جسے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہ انہوں نے حضور ﷺ سے فرمایا: "اے میرے چچے! میرے بھائی نے وہ مگر کہہ لیا ہے جس کا آپ نے انہیں حکم دیا تھا کہ وہ کہہ لیں۔" امام بخاری، ابوالفتح اور امام ذہبی نے لکھا ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بعد میں اسلام قبول کیا تو انہوں نے جناب ابوطالب کی حالت کے بارے پوچھا۔ جیسے کہ پہلے گزر چکا ہے اگر یہ گواہی ان کے پاس موجود ہوتی تو اپنے اسلام کے بعد اسے ادا کرتے انہیں ابوطالب کی حالت معلوم ہوگی۔ مگر آپ سے پوچھا حالت ادا کا اعتبار کیا جاتا ہے عمل کا اعتبار نہیں کیا جاتا۔

الحالہ نے لکھا ہے کہ اگر ابوطالب نے لگہ تو حید پڑھا ہوتا تو اللہ تعالیٰ اپنے نبی کریم ﷺ کو ان کے لیے مغفرت طلب کرنے سے درودتار عبد الرزاق، فریابی اور امام ماکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت فیہ جناب ابوطالب کے بارے نازل ہوئی۔

وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْهَوْنَ عَنْهُ وَإِنْ يُهْلِكُونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ - (الاحزاب: ۲۶)

ترجمہ: "اور وہ روکتے ہیں اس سے اور دور بھاگتے ہیں اس سے اور نہیں ہلاک کرتے مگر اپنے نفسوں کو۔" وہ مشرکین کو روکتے تھے کہ حضور ﷺ کو اذیت نہ دیں لیکن آپ کے پیغام حق سے دور تھے۔ امام احمد، امام ابو داؤد، امام نسائی، امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب جناب ابوطالب کی

# ایمان ابو طالب کا عقیدہ رکھنا باطل ہے، امام یوسف شامی

## Iman e Abu Talib Aur Imam Yusuf Shami

Hazarat imam Muhammad Bin Yusuf Shami Likhte Hain "Agar Abu Talib Ne Kalma Padha Hota Tu Allah Apne Nabi Karim Ko Unke Liye Magfirat Talab Karne Se Na Rokta Abdurrazak Far-yabi Aur imam Haakim Ne Hazrat ibne Abbas Se Riwayat Kiya hai ke Ye Aayat Abu Talib Ke Baare Mein Nazil Howi

وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْهَوْنَ عَنْهُ وَإِنْ يُهْلِكُونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿۲۶﴾

Aur wo use Rokte Hain Aur us se Door Bhagte Hain Aur Halak Nahi Karte Magar Apni Jaano Ko Aur Une Shaor nahi

Abu Talib Mushrikin Ko Rokte Thy Ke {Mushrikin Makka} Huzoor ﷺ Ko Aziyat Na Dain Lekin Huzoor Ke Paigham E Ha Se {abu Talib }Door Thy imam Ahmad , , imam Abu Dawod imam ibne Khuzaima Ne Apni Sahih Mein Hazrat Ali ﷺ Se Riwayat Kiya Hai Ke Jab Abu Talib Ki Rooh Parwaz Kar Gai Tu Main Bargahe Risalat ﷺ Mein Hazir Howa Main Ne Arz Ki Ya Rasul Allah ﷺ Aapke Chcha Ka inteqal Hogaya Hai Aap ﷺ Ne Farmaya "Jawo Uneh Dafan Kar Do Unaho Ne Farmaya Jab Main Ne Uneh {Abu Talib Ko} Dafan Kardiya Tu Main Baargahe Risalat Mein Hazir Hogaya Aap Ne Farmaya Gusul Karo " is Se wo Nazariya Bhi Batil Hogaya Jise Maurikh Masodi Ne Zikar Kiya Hai Ke Abu Talib iman Le Aaye Thy Lekin ye mauqaf Sahih Ahadis Ke Muqabile Mein Nahi Aasakta

Sublul Huda wa irshad Vol 2 page 950

950

سُبُلُ الْهُدَى وَالْإِشَادِ (جلد دوم)

روح پر واز رکھی تو میں بارگاہ رسالت مآب میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کی: "یا رسول اللہ! آپ کے چچا کا انتقال ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: "جاؤ اور انہیں دفن کر دو۔" انہوں نے فرمایا: "جب میں نے انہیں دفن کر دیا تو میں بارگاہ رسالت مآب میں حاضر ہو گیا آپ نے فرمایا: "مٹل کر لو۔"

اس سے وہ نظریہ بھی باطل ہو گیا جسے مورخ مسعودی نے ذکر کیا ہے کہ جناب ابوطالب ایمان لے آئے تھے لیکن یہ موقف صحیح احادیث کے مقابلہ میں نہیں آسکتا۔

تجلیات

امام فکر مشائخ کے غدار الحاد مدت میں حضور صحابہ میں توفیق نہ کرتے

سُبُلُ الْهُدَى وَالْإِشَادِ فِي سِيرَةِ خَيْرِ الْعِبَادِ (اُردو)

اول - دوم 2-1

ارسالک للعلمین

حضرت امام محمد بن یوسف اشعری رضی اللہ عنہما

تعمیر: پروفیسر ذہانت بی بی ساقی

ذو البیِّنَاتِ

949

سُبُلُ الْهُدَى وَالْإِشَادِ (جلد دوم)

کی چلی رخ ہوتے۔ امام بخاری نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے حضور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جب وقت آپ کے ہاں آپ کے چچا کا ذکر کیا گیا آپ نے فرمایا: "ٹاپیر انہیں روز حشر میری شفاعت فائدہ دے۔ انہیں آگ کی سب سے لایا جائے گا وہ آگ ان کے ٹخنوں تک ہوگی جس سے ان کا دماغ پھیل جائے گا۔"

امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "میں نے حضور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ نے فرمایا: "روز حشر سب سے ہلکا مذاب اس شخص کا ہوگا جس کے قدموں کے تھوں کے نیچے ایک انگارہ رکھا جائے گا۔" ایک اور روایت میں دو انگاروں کا تذکرہ ہے۔

امام مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: "اسے آگ کے جوتے اور کسے پہناتے جائیں گے۔ جس سے اس کا دماغ پھیل جائے گا۔" ابن اسحاق نے روایت کیا ہے کہ جتنی کہ دماغ اس کے قدموں میں بہنے لگے گا۔ امام بخاری کے الفاظ یہ ہیں: "وکان من کرسے گا کہ اس سے شدید مذاب کسی کو نہیں ہو رہا مالانکہ اسے سب سے ہلکا مذاب ہو رہا ہوگا۔"

امام مسلم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: "بارے اہل آگ میں سے جناب ابوطالب کا مذاب سب سے ہلکا ہوگا۔ انہیں آگ کے دو جوتے پہناتے جائیں گے جن سے ان کا دماغ پھیل جائے گا۔" ان ساری روایات سے اس روایت کا باطل ہونا ظاہر ہوتا ہے جسے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہ انہوں نے حضور ﷺ سے فرمایا: "اے میرے چچے! میرے بھائی نے وہ لکھ لیا ہے جس کا آپ نے انہیں حکم دیا تھا کہ وہ کھریں۔" امام بخاری، ابوالفتح اور امام ذہبی نے لکھا ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بعد میں اسلام قبول کیا تو انہوں نے جناب ابوطالب کی حالت کے بارے پوچھا۔ جیسے کہ پہلے گزر چکا ہے اگر یہ گواہی ان کے پاس موجود ہوتی تو اپنے اسلام کے بعد اسے ادا کرتے انہیں ابوطالب کی حالت معلوم ہوگی۔ مگر آپ سے پوچھا حالت ادا کا اعتبار کیا جاتا ہے عمل کا اعتبار نہیں کیا جاتا۔

الحالہ نے لکھا ہے کہ اگر ابوطالب نے لکھ لیا تو حید بڑھا ہوتا تو اللہ تعالیٰ اپنے نبی کریم ﷺ کو ان کے لیے مغفرت طلب کرنے سے درودتار عبد الرزاق، فریابی اور امام ماکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت فیہ جناب ابوطالب کے بارے نازل ہوئی۔

وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْهَوْنَ عَنْهُ وَإِنْ يُهْلِكُونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ۔ (الاحزاب: ۲۶)

ترجمہ: "اور وہ روکتے ہیں اس سے اور دور بھاگتے ہیں اس سے اور نہیں ہلاک کرتے مگر اپنے نفسوں کو۔" وہ مشرکین کو روکتے تھے کہ حضور ﷺ کو اذیت نہ دیں لیکن آپ کے پیغام حق سے دور تھے۔ امام احمد، امام ابو داؤد، امام نسائی، امام ابن فریبر نے اپنی صحیح میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب جناب ابوطالب کی

# مشکوٰۃ شریف کی صحیح حدیث اور ایمان ابو طالب

## Iman e Abu Talib Aur Hadees e Mishkat

Mishkat Sharif Mein Hazrat imam Wali Uddin Khatib Hadees Sharif Naqal Farmate hain " Hazrat ibne Abbas Se Riwayat Hai Ke Rasul Allah Ne Farmaya Jahannamiyaun Mein Sab Se Kam Azab Abu Talib Ko Hoga Wo Do Jutey Pehne Howe Hun Ge Jin Se Un Ka Dimagh Khaul Raha Hoga

Mishkat Sharif Vol 3 Page 98

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بُطِخَ التَّبَخُّرُ فَقَالَ كَلِّمْنَا اللَّهَ الْكَلِيمَ  
حَسْبُ رَسُولٍ كَامِلٍ مَا تَوْفِيقًا لَمْ يَسْأَلْنَا اللَّهَ كَامِلًا  
(ترجمہ کنز الایمان)

# مشکوٰۃ شریف

(عربی، اردو)

تصنیف

امام ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخلیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ (متوفی ۷۲۲ھ)

فاضل شہداء لانا محمد حکیم خاں اختر شاہ جہا پوری  
(ترجمہ معارفی شریف، اردو و شریف، ابن ماجہ شریف)

فریدی پبلشرز اردو بازار لاہور ۲

مشکوٰۃ شریف جلد سوم ۹۸ کتاب الفتن

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَأَنْتَ لَكَ نَبِيٌّ قَالَتْ فَتَوَكَّلْ عَلَيْهِمْ بِشِعْرَةِ كَسْبِهِمْ مِنْ جُودِهِمْ وَنَهَى سِرِّيًّا عَنْ كَثِيرٍ مِنَ الْفَقْرِ لِلْبَنَاتِ فِي كَفِّ رُؤُوسِهِنَّ لِيُؤْتِيَ بَنُو قَيْدِ بْنِ أَدُوٍّ مِنْهَا عَتِيقًا وَكَلِمًا كَلِمًا بَدَلًا عَلَيْهِمْ وَكَلِمَةً.

۵۲۲۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُوِيَّ بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ كَيْفَ سَبَّحْتُمْ أَلَمْتُ كَمَا رَمَعْتُمْ لِي لِيَوْمَ يَسْبُحُونَ أَلَمْتُ مَكَانًا يَجُودُ فِيهَا.

(رداءة مشرقة)

۵۲۲۲ وَعَنْ الْعُتْمَانِ بْنِ أَبِي عَيْشَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَعْوَنَ أَهْلُ النَّارِ عَدَابًا مَنْ لَمْ يَتَّكِلْ فِي دِينِهِ عَلَى كِتَابِي وَتَوَكَّلَ عَلَى يَدَيْهِ وَمَا عَدَا.

(رداءة البخاري)

۵۲۲۳ وَعَنْ أَبِي عَيْشَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُوِيَّ بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ كَيْفَ سَبَّحْتُمْ أَلَمْتُ كَمَا رَمَعْتُمْ لِي لِيَوْمَ يَسْبُحُونَ أَلَمْتُ مَكَانًا يَجُودُ فِيهَا.

(رداءة البخاري)

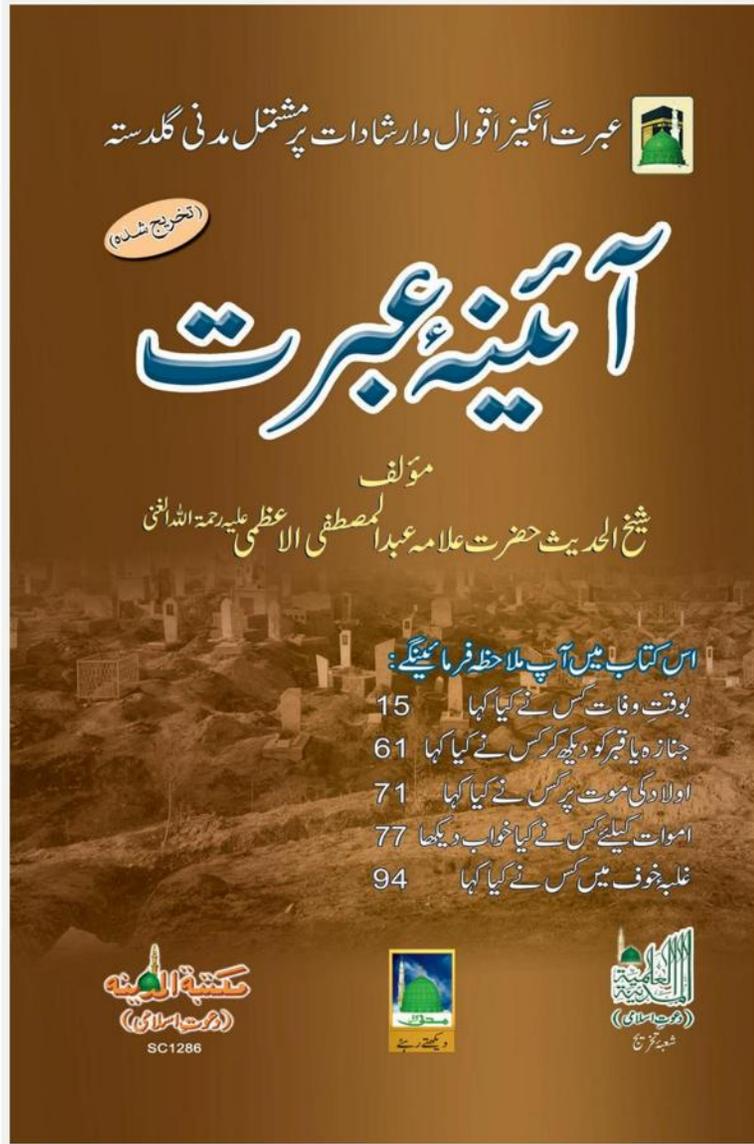
۵۲۲۴ وَعَنْ أَبِي عَيْشَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُوِيَّ بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ كَيْفَ سَبَّحْتُمْ أَلَمْتُ كَمَا رَمَعْتُمْ لِي لِيَوْمَ يَسْبُحُونَ أَلَمْتُ مَكَانًا يَجُودُ فِيهَا.

(رداءة البخاري)



# امام غزالی رحمہ اللہ علیہ اور ایمان ابو طالب imam Ghazali Aur iman e Abu Talib

Hazra Allama Abdul Mustafa Aazmi رحمۃ اللہ علیہ، imam Ghazali رحمۃ اللہ علیہ، Ke Hawale Se Tahrir Farmate Hain Ke  
"Dekho Huzor Ko Abu Lahab Aur Abu Talib Ne Dekha Sohbat Bhi Uthai Qurbat Bhi Thi Magar in Dono Ko  
Khuch Nafa Nahi Pahuncha  
Aayena e ibrat Page 100



آئینہ عبرت 100

چیخ نکل گئی اور میں نے کہا کہ مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ماں مالک بن دینار کو روئے۔ (یعنی مالک بن دینار مر جائے) (۱) (احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۶۰)

﴿ ۱۰ ﴾ حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اچھے مکان پر ناز نہ کرو، جنت سے زیادہ اچھا مکان اور کون سا ہوگا؟ مگر حضرت آدم علی نبیا علیہ السلام کے ساتھ جو کچھ ہوا اسی جگہ ہوا اور عبادت کی کثرت پر غرور نہ کرو، اٹلیس سے بڑا کون عابد ہوگا مگر اس کو کیا ملا؟ اور علم کی زیادتی پر گھمنڈ نہ کرو دیکھو بلعم بن باعوراء کو خدا عزوجل کا اسم اعظم معلوم تھا مگر اس کا کیا انجام ہوا؟ کہ وہ کافر ہو گیا اور اس کی زبان لٹک کر سینے پر آ گئی اور نیلویں کی زیارت سے بھی فریب نہ کھاؤ، دیکھو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ابولہب اور ابوطالب نے دیکھا صحبت بھی اٹھائی، قرابت بھی تھی مگر ان دونوں کو کچھ نفع نہیں پہنچا۔ (۲) (احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۶۰)

﴿ ۱۱ ﴾ حضرت سری سقطی و عطاء سلمیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما

یہ دونوں اولیاء کاملین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم میں سے ہیں، حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں روزانہ اپنی ناک کو بغور دیکھتا ہوں کہ کہیں گناہوں کی وجہ سے میرا منہ کالا تو نہیں ہو گیا؟

۱..... احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان أحوال الصحابة والتابعین والسلف الصالحین فی شدۃ الخوف، ج ۴، ص ۲۲۷

۲..... احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان أحوال الصحابة والتابعین والسلف الصالحین فی شدۃ الخوف، ج ۴، ص ۲۲۸

پیشکش: مجلس الصحیفة العلمیة (دعوت اسلامی)

# ابوالب کا ایمان ثابت نہیں۔ صحیح ابن حبان

## Abu Talib Ka iman Sabit Nahi.Sahih ibne Habban

Hazrat Musaiyab Se marwi Hai Ky Jab Abu Talib ki Maut Ka Waqt Qareeb Aaya Tu Huzoor ﷺ Unke Paas Tashrif Legaye Us Waqt Abu Talib Ke Paas Abujahal Aur Abdullah Bin Abi Umaiya Baithe Howe Thy Huzoor ﷺ Ne Farmaya Aye Chacha ﷻ Keh Dein is Kalme Ki Badaulat Main Allah Ke Haan Aapki {Magfirat Ke Liye} Hujjat Pesh Karun Ga Abu jahal Aur Abdullah Bin Abi Umaiya Kehne Lage Aye Abu Talib Kya Tum Abdul Muttalib Ke Mazhab Se Eraaz Karo ge ? Abu Talib Ne Jawab Diya Ke Main Millate Abdul Mutalib Per Qayam Hun Tu Huzoor ﷺ Ne Farmaya Mein Aapke Liye Us Waqt Tak Astagfar Karta Rahun Ga Jab Tak Mujhe isse Mana Na Kardiya Jaaye Tu Us Waqt Ye Aayat Karima Nazil Howi

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ

Sahih ibne Habban Vol 2 Page 253

صَحِيحُ ابْنِ حَبَّانَ  
بِتَرْتِيبِ  
ابْنِ بَلْبَانَ

تأليف

الأميرعلاء الدين عسکري بن بلبان الفخاري  
المؤسسة ١٧٣٩

المجلد الثالث

حَقَّقَهُ وَخَرَّجَ أَحَادِيثَهُ وَعَلَّقَ عَلَيْهِ

شُعَيْبُ الأرنؤوط

مؤسسة الرسالة

٢٥٣

٧ - كتاب الرقاق : ٩ - باب الأذعية

ذَكَرَ الأَمْرَ لِمَنْ أَصَابَهُ حُزْنٌ أَنْ يَسْأَلَ اللّٰهَ  
ذَهَابَهُ عَنْهُ وَإِبْدَالَهُ إِيَّاهُ فَرِحًا

٩٧٢ - أخبرنا أحمد بن علي بن المثنى ، قال : حدثنا أبو خيثمة ، قال : حدثنا يزيد بن هارون ، قال : أخبرنا فضيل بن مرزوق ، قال : حدثنا أبو سلمة الجهني ، عن القاسم بن عبد الرحمن ، عن أبيه عن ابن مسعود ، قال : قال رسول الله ﷺ : « مَا قَالَ عَبْدٌ قَطُّ ، إِذَا أَصَابَهُ هَمٌّ أَوْ حُزْنٌ : اللّٰهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ ابْنُ عَبْدِكَ ابْنُ أُمَّتِكَ ، نَاصِيَتِي بِيَدِكَ ، مَاضٍ فِي حُكْمِكَ ، عَدُلٌ فِي قَضَائِكَ ، أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ ، سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ ، أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ ، أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ ، أَوْ اسْتَأْذَنْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الغَيْبِ عِنْدَكَ ، أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَيْبِغَ قَلْبِي ، وَنُورَ بَصَرِي ، وَجَلَاءَ حُزْنِي ، وَذَهَابَ هَمِّي ، إِلَّا أَذْهَبَ اللّٰهُ هَمَّهُ وَأَبْدَلَهُ مَكَانَ حُزْنِهِ فَرِحًا » . قَالُوا : يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَنْبَغِي لَنَا أَنْ نَتَعَلَّمَ هَذِهِ الكَلِمَاتِ ؟ قَالَ : « أَجَلٌ ، يَنْبَغِي لِمَنْ سَمِعَهُنَّ أَنْ يَتَعَلَّمَهُنَّ » (١) . ١٠٤ : ١

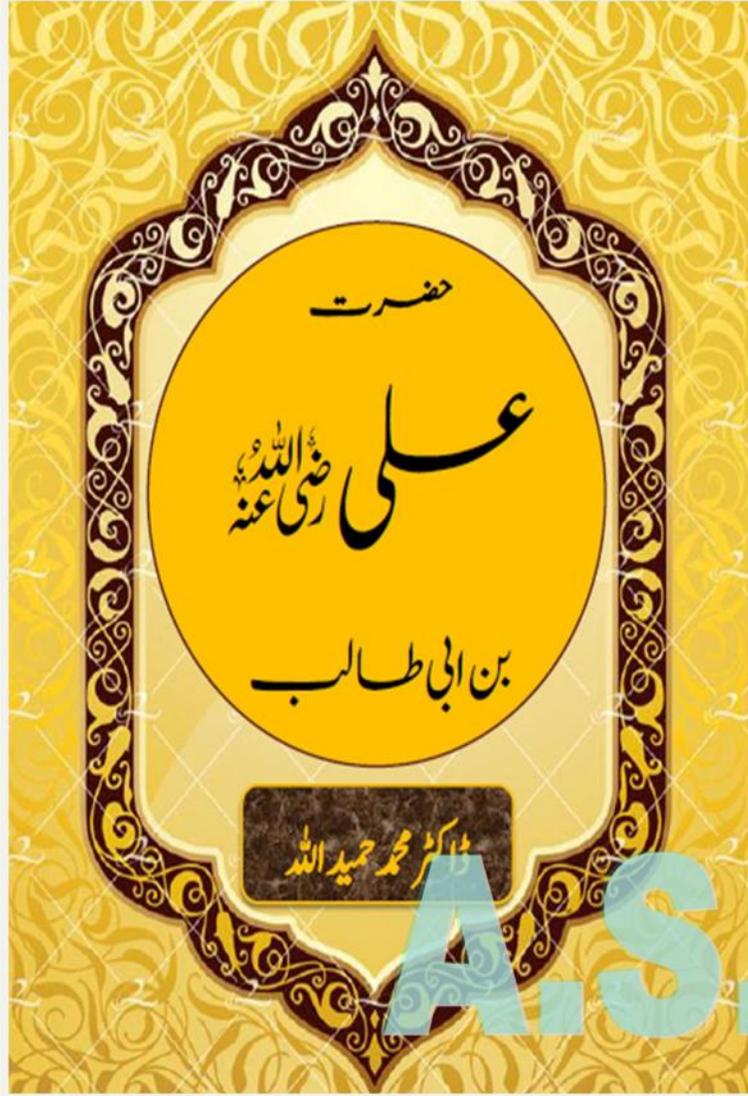
(١) إسناده صحيح ، رجاله رجال الصحيح ، أبو خيثمة : هو زهير بن حرب ، وأبو سلمة الجهني : هو موسى بن عبد الله ، ويقال : ابن عبد الرحمن ، ويقال في كتيبه أيضاً : أبو عبد الله ، وهو ثقة من رجال مسلم ، وعده يعلى بن عبيد في أربعة كانوا بالكوفة من رؤساء الناس ونبلاتهم ، وقد ذكر المزي في « تهذيب الكمال » ورقة ٢/٦٩٤ من شيوخه القاسم بن عبد الرحمن ، وقد التمس أمره على الذهبي والحسيني وابن حجر والهيتمي ، فلم يعروه ووصفوه بالجهالة . وما انتهينا إليه من أنه موسى بن عبد الله الثقة هو الذي اشْفَرِيَه العلامة أحمد شاكر رحمه الله في تعليقه على « المسند » (٣٧١٢) ، وجرم به الأستاذ الشيخ ناصر الألباني في الأحاديث الصحيحة (١٩٨) ، والحدث في مسد أبي يعلى ورقة ٢/٢٠٩ ، وأخرجه أحمد ٣٩١/١ و٤٥٢ ، والطبراني في « الكبير » (١٠٣٥٢) ، والحرث ابن أبي أسامة في مسنده ص ٢٥١ من زوائده من طريق فضيل بن مرزوق بهذا =

# تفضیلی اور صلح کلیوں کے معتمد ڈاکٹر حمید اللہ اور ایمان ابو طالب

## Dr Hamid Ullah Aur iman e Abu Talib

Dr Hamidullah Jineh Suleh Kulli Wa Tafzilli Bahut Mante Hain Wo Apni Kitab Mein Likhte Hain "Ek Din Aan hazrat ﷺ Ne Apne Rishte Daron Ko Jama Kar Ke Tabligh Ki Aur Kaha Ke Kon Hai Jo Musalman Ho ?Wo Mera Bhai Wasi {Nafiz Kunnda Wasiat} Aur Tum Mein Mera Khalifa {Nayab} Hoga ..Al Nasai Fi Khasais Ki Riwayyat Mein Jaisa Ke izalatul Khifa jild 2 page 282 Mein Naqal Howa Alfaz Ye Thy Mera Ye Bhai Aur Sahab {Rafiq} Aur Tum Mein Mera Waris Hoga..Hazrat Ali Kehte Hain Kisi Ne {Abu Talib} Bhi ise Qabul Karna Na Chaha Main Us Waqat Sabse Kamsin Tha Meri Ankhon Mein {Ashob e Chashm Ki Waje Se } Ziyada Gandgi Thi Aur Meri Pindliyan Sabse Ziyada Nahif Thin Main Utha Aur Bola Aye Allah Ke Nabi is Kaam Mein Apka ﷺ Wazir {Bojh Uthane Mein Sharik} Rahun Ga is per Huzor ﷺ Ne Meri garden Per Hath Rakha Aur farmaya "Ye Mera Bhai Mera Wasi Aur Tum Mein Mera Khalifa Hai is Liye iski Baat Suno Aur iski ita,at Karo" is Per Hazarin Hansne Lage Aur kaha "Abu Talib {Mubarak Ho} Muhammad ﷺ Keh Rahe Hain Ke Ab Tumhe Bhi Apne Bete Ki Baat Sunni Aur Maanni Hogi is Tanz Ki Waje Se Abu Talib Ne islam Qabul Nahi Kiya

Hazrat Ali Bin Abi talib Page 4



حضرت علی بن ابی طالب ڈاکٹر محمد حمید اللہ

آنحضرت ﷺ اجماعی بات کا مشورہ ہی دیتے ہیں برابر یہی کیا کرو۔ (۴) دوسری روایت (طبری ۱۱۵۲ تا ۱۱۵۳) کے مطابق ایک دن آنحضرت ﷺ نے اپنے رشتہ داروں کو جمع کر کے تبلیغ کی اور کہا کہ کون ہے جو مسلمان ہو؟ وہ میرا بھائی، وصی (نافذ کنندہ وصیت) اور تم میں میرا خلیفہ (نائب) ہوگا۔۔۔ النسائی فی الخصائص کی روایت میں، جیسا کہ ازالہ الخفا ۲-۲۵۲ میں نقل ہوا ہے، الفاظ یہ تھے: "میرا بھائی اور صاحب (رفیق) اور تم میں میرا وارث ہوگا۔۔۔ حضرت علی کہتے ہیں: کسی نے بھی اسے قبول کرنا نہ چاہا۔ میں اس وقت سب سے کم سن تھا، میری آنکھوں میں (آشوب چشم کی وجہ سے) زیادہ گندگی تھی اور میری پنڈلیاں سب سے زیادہ نجیف تھیں۔ میں اٹھا اور بولا: "میں، اے اللہ کے نبی، اس کام میں آپ ﷺ کا وزیر (بوجہ اٹھانے میں شریک) رہوں گا۔" اس پر حضور ﷺ نے میری گردن پر ہاتھ رکھا اور فرمایا: "یہ میرا بھائی، میرا وصی اور تم میں میرا خلیفہ ہے۔ اس لیے اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو۔" اس پر حاضرین ہنسنے لگے اور کہا: "ابو طالب (مبارک ہو)، محمد (ﷺ) کہہ رہا ہے کہ اب تمہیں بھی اپنے بیٹے کی بات سنی اور ماننی ہوگی۔ اس طنز کی وجہ سے ابو طالب نے اسلام قبول نہ کیا۔ اس روایت میں ایک تو الفاظ کو اصطلاحی نہیں بلکہ لغوی معنوں میں لینا چاہیے کہ ابھی اصطلاحیں وجود میں نہ آئی تھیں۔ دوسرے وصی اور موصی لہ ایک نہیں ہوتے، آنحضرت ﷺ کا موصی لہ کون تھا، معلوم نہیں، اور تیسرے حضرت علیؑ نور خلیفہ بن گئے، یہ نہیں کہ آنحضرت ﷺ کی وفات پر خلیفہ بنیں۔ اس بنا پر ہم نے "جانشین" کی جگہ "نائب" ترجمہ کیا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ خلافت یا نیابت اس وقت کی کارکردگی کے مطابق ہوگی، اور اس وقت تک سلطنت اور حکومت کا سوال نہ تھا، بلکہ روحانی تعلیم تھی، اور روحانی امور کی مملکت میں وہ رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ کا فیصلہ سنیوں کے ہاں بھی ہیں۔

موانعت قبل ہجرت میں آنحضرت ﷺ نے علیؑ کو اپنا بھائی بنایا۔ جس طرح ابو بکرؓ کو عمرؓ کا۔ ہجرت کے بعد علیؑ کو سہیل بن حنیفؓ اوسی انصاری کا بھائی بنایا گیا، اور ان دونوں میں دوستی پیشہ برقرار رہی۔ چنانچہ علیؑ جب خلافت کے

# محدث دکن اور شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ حیدرآباد اور ایمان ابوطالب

## Ulam e Nizamiya Hayderabad Aur iman Abu Talib

Hazrat Shaikhul islam Anwar Ullah Faroqi رحمہ اللہ علیہ Bani Jamia Nizamiya Hyderabad Ke Shagird Abdullah Shah Sahab Jo Deccan Mein Mohaddis e Daccan Ke Naam Se Bhi Maroof Hain Unki Kitab Zu'ajatul Masabih Hai Jiski Jild Number 10 Ka Tarjama Muhammad Khawaji Sharif Shaikhul Hadees Jamia Nizamiya Hyderabad Ne Kiya Hai Muhaddis Daccan Bukhari Sharif Hadees Naqal Farmate Hain "Syedna Abdullah Bin Abbas Se Riwayat Hai Hazrat Rasol Allah ﷺ Ne irshad Farmaya Dozakhiyaun Mein Sabse Ziyada Halke Azab Wale Abu Talib Hon Ge Jabkey Wo Do Jooto Pehne Hun Ge Jiski Waje Se Unka Dimagh Khaul Raha Hoga

Noor ul Masabih Tarjaama Zu'ajatul Masabih Vol 10 Page 239

Is Hadees Ki Tashrih Mein Shaikhul Hadees Jamia Nizamiya Hayerabad Khawaja Sharif Sahab Likhte Hain

"[Dozakhiyaun ein Sab Se Ziyada Halke Azab Wale] Halka Pan Uske Uper Ke Azab Ki Ye Nisbat Hai Aur is Azab Mein Abu Talib Aur Dusre Mushtarik Hun Ge Jaisa Ke Guzishta Hadees Sharif Se Zahir Hai Aur Ho Sakta Hai Ke Abu Talib Ka Azab Digar Tamam Logon Ki Ye Nisbat Hala Hai Aur Ye Maana Ahle Sunnat Wa Jamat Ke Mazhab Ke Mutabiq Hai iske Khilaf Ek Hadees Riwayat Ki Jaati Hai Jo Zaif Hai {Lamat} Sahibe Mirqat Ne Kaha Ke Unke {Abu Talib Ke} Azab Mein is Takhfif Ki Gai Ke Unaho Ne Kuffar Ki Sakht Dushmani Se Huzor Akram Ki Himayat Ki Tu Jab Takhfif Ki Jaye Gi Tu Pure Badle Ke Taur Per Takhfif Ki Jaye Gi

Noor Ul Masabih Vol 10 Page 239

Wo Log Jo Apne Akabir Se Hat Kar Apna Mauqaf Rakhte Hain Aur iman e Abu Talib Ke Mauzo Per imam Ahle Sunnat imam Ahmed Raza رحمہ اللہ علیہ Ko Apni Beja Tanqeed Ka Nishana Banate Hain Ab Wo Kya Kahen Ge Kya Ab Bhi Wahi Zuban istemal Karen Ge Jo Alahazrat Ke Taluk Se istemal Karte Hain Khuda Ke Bando Kisi Aalim e Rabbanii Ko Nishana Banane Se Pehle Ye Tu Dekh Liya Karo Ke Kahin is Mein Tumhara Apna Hi Koi Buzurg Kahin Tumhari Tanqid Ka Nishana Tu Nahi Ban Raha Hai .Allah Tala Aqle Salim Ata Farmaye

﴿ نور المصابيح ﴾

## نور المصابيح

حصہ دہم (10)

ترجمہ زجاجۃ المصابيح، جلد چہارم (4)

کتاب الفتن تا باب بدء الخلق

حدیث نمبر: 6778 تا 7166

﴿ مؤلفہ ﴾

حقوق آگاہ، معارف و تہذیب، نذر العلماء، والحمد للہین، واقف روز شریعت و دین

**ابوالحسنات سید عبداللہ شاہ نقشبندی مجددی قادری محدث دکن رحمۃ اللہ علیہ**

﴿ مترجم ﴾

محمد امجد شین حضرت علامہ مولانا محمد خولجہ شریف صاحب و امت برکاتیم العالیہ  
شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ، ناظم مرکز تحقیقات اسلامیہ جامعہ نظامیہ، حیدرآباد

﴿ ناشر ﴾

دکٹر میڈرس بک سیلرن

ایڈیشنل ڈائریکٹر، مظہر و حیدرآباد  
Phone : 040-24521777  
66710230, 66490230

﴿ زیر اہتمام ﴾

ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر

تازین، دوروی، حیدرآباد، 500064  
040-24469996  
Zia.islamic@yahoo.co.in  
www.ziaislamic.com

﴿ محدث دکن ابوالحسنات سید عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ ﴾

﴿ 239 ﴾

﴿ نور المصابيح 10 ﴾

﴿ 328/7104 ﴾ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوزخیوں میں سب سے زیادہ 1۔ ہلکے عذاب والے ابوطالب ہو گئے جبکہ وہ دو جوتے پہننے ہوں گے جس کی وجہ سے اُن کا دماغ کھول رہا ہوگا۔ (بخاری)۔

﴿ 329/7105 ﴾ سیدنا انس رضی اللہ عنہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت

کرتے ہیں آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دوزخیوں میں سب سے ہلکے عذاب والے شخص سے فرمائے گا: زمین میں جو کچھ ہے اگر وہ تیرے لئے ہو جائے تو کیا تو (جان چھڑانے کیلئے) اس کا فائدہ دے گا، تو وہ کہے گا ہاں! پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تجھ سے اس سے آسان چیز طلب کی تھی جبکہ تو آدم علیہ السلام کی پشت میں تھا (وہ یہ) کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے مگر تو شریک ہی کیا۔ (متفق علیہ)۔

﴿ 330/7106 ﴾ اور انہی سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن

1 ﴿ قوله اهل النار الخ (دوزخیوں میں سب سے زیادہ ہلکے عذاب والے) ہلکا پن اسکے اوپر کے عذاب کی نسبت ہے، اور اس عذاب میں ابوطالب اور دوسرے مشرک ہو گئے جیسا کہ گذشتہ حدیث شریف سے ظاہر ہے، اور ہو سکتا ہے کہ ابوطالب کا عذاب دیگر تمام لوگوں کی نسبت ہلکا ہے، اور یہ معنی اہل سنت و جماعت کے مذہب کے مطابق ہے، اسکے خلاف ایک حدیث روایت کی جاتی ہے جو ضعیف ہے۔ (معانت) صاحب مرقات نے کہا: اُن کے عذاب میں اس لئے تخفیف کی گئی کہ انہوں نے کفار کی سخت دشمنی سے حضور اکرم ﷺ کی حمایت کی، تو جب تخفیف کی جائے گی تو پورے بدلے کے طور پر تخفیف کی جائے گی۔

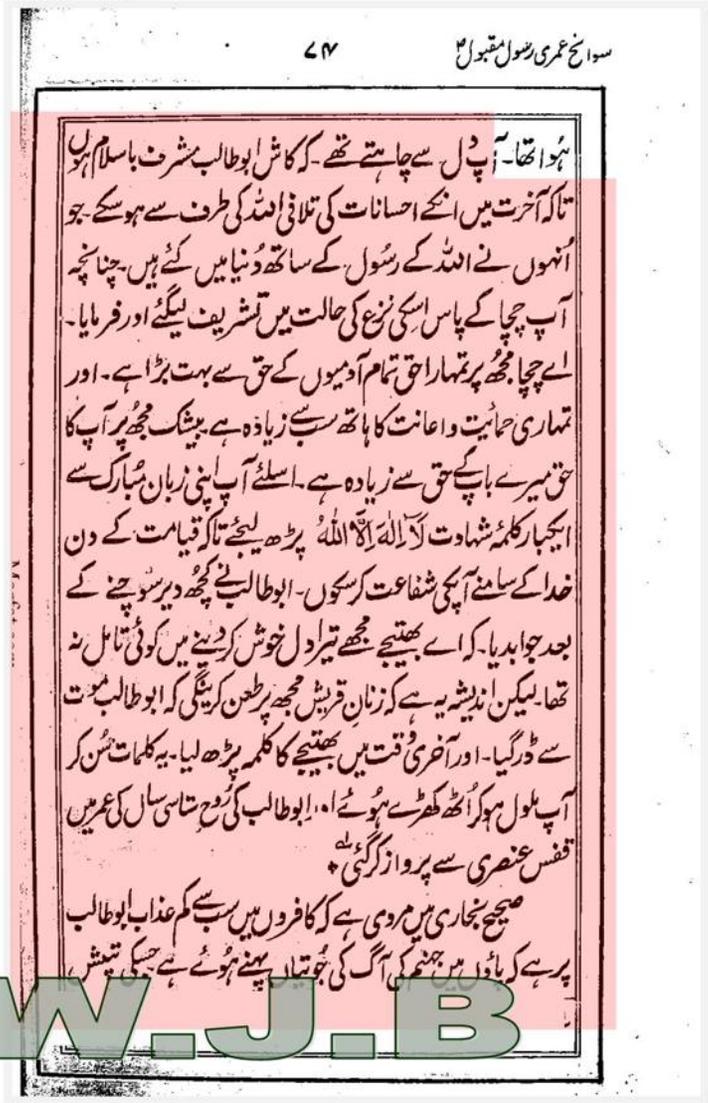
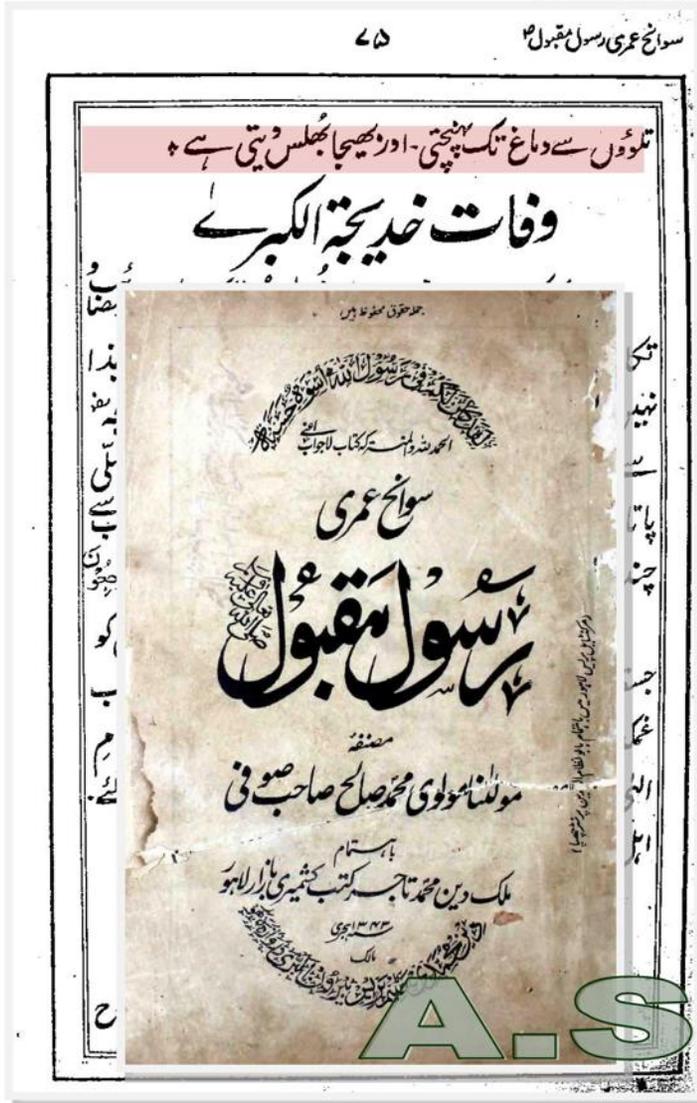
2 ﴿ قوله لو ان لك (اگر تیرے لئے ہو جائے) "لو ثبت" کے معنی میں ہے یعنی اگر ثابت ہو جائے اس لئے کہ لفظ "لو" فعل ماضی کو چاہتا ہے اور جب "آی مفتوحہ" "لو" کے بعد آئے تو فعل ماضی کو حذف کرنا واجب ہے کیونکہ "آی" میں تحقیق اور ثابت ہونے کے جو معنی ہے اس کو فعل محذوف کے قائم مقام ہے۔ قوله: ان لا تشرک بسی شینا" (کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے) یہ جملہ "اھون" کا بدل ہے، یا اسکا بیان ہے۔ (مرقات)۔

# مولانا محمد صالح صوفی اور ایمان ابوطالب

## Muhammad Swaleh Sufi Aur iman Abu Talib

Hazrat Maulana Mohammad Swaleh Sufi Sahab Farmate Hain " Aap ﷺ Dil Se Chahte Thy Ke kaash Abu Talib Musharaf Ba islam Hun Taa, key Akhirat Mein Unke Ehsanat Ki Talafi Allah Ki Taraf Ho sake Jo Unaho Ne Allah Ke Rasol Ke Sath Duniya Mein Kiye Hain Chunanche Aap Chacha Ke Paas iski Nazaa Ki Halat Mein Tashrif Legaye Aur Farmaya Aye ChaCha Mujh Per Tumhara Haq Tamam Aadmiyaun Ke Haq Se Bahut Bada Hai Aur Tumhari Himayat Wa Ei, Aanaat Ka Hath Sabse Ziyada Hai Be Shak Mujh Per Aap Ka Haq Mere Baap Ke Haq Se Ziyada Hai isliye Aap Apni Zuban Mubarak Se Ekbar Kalma E Shahada Padh Lijiye Taake Qayamat Ke Din Khuda Ke Saamne Shafaat Kar Sakun Abu Talib Ne Khuch Dair Sochne Ke Baad Jawab diya Ke Aye Bhatije Mujhe Tera Dil Khush Kar Dene Mein Koi Taamul Na Tha Lekin Andesha Ye Hai Ke Zanan e Quresh Mujh Per Ta, an Karen Gi Ke Abu Talib Maut Se dar Gaya Aur Aakhri Waqat Mein Bhatije Ka Kalma Padh Liya Ye Kalimat Sunkar Aap ﷺ Malol Hokar Uth Khade Howe Aur Abu Talib Ki Rooh 87 Saal Ki Umar Mein Qufse Unsari Se parwaz Kar Gai . Sahih Bukhari Mein Marwi hai Ke Kafiron Mein Sabse Kam Azab Abu Talib Per Hai Ke Paan Mein jahanam Ki Aag Ki Jutiyan Pehne Howe Hai Jiski Tapish Talwaun Se Dimagh Tak Pahunchti Aur Bheja Bhulas Deti Hai

Sawaneh Rasol E Maqbol ﷺ page 74,75



# حضرت علی، ابوطالب سے اپنا اسلام چھپاتے تھے۔ ڈاکٹر طاہر منہاجی

## اگر ابوطالب ایمان لائے تھے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اپنا اسلام کیوں چھپاتے تھے؟

Bani Firqa Minhajul quran Dr Tahir Tafzilli Apni Kitab Al Qaul ul Wasiq Fi Manaqib Siddiq Mein Riwayat Naqal Ki Hai " Abu Haatim Ne Kaha Ke Huzoor ﷺ Per Sabse Pehle iman Laane Wali Aap Ki Zauja Hazrat Khudeja ﷺ Hain is Ke Baad Hazrat Ali Bin abi Talib ﷺ iman Laye Aur Jo Khuch Huzoor ﷺ Lekar Aaye uski Tasdiq ki us Waqt Wo 10 Saal Ke Bachche Thy Phir Hazrat Abubakar Siddiq ﷺ iman Laye Aur Hazrat Ali Abu Talib Se Apna islam Chupate Thy Aur Hazrat Abubakar Ne Jab islam Qabol Kiya tu iska Elan Bhi Kar Diya Pas isi Liye Logon Ko Mushtaba Hogay Ke in Dono Mein Se Pehle islam Kis Ne Qabol Kiya ? Al Qaul ul Wasiq Fi Manaqib e Siddiq 20,21

Abu Talib Ko musulman kehne Wale Kehte Hain Ki Abu Talib Huzoor Ko Bachpan Se Musalman Samjhthe Thy Aur Ye Bhi Kehte Hain Ki Sabse Pehle Hazrat Ali islam Le Aaye Ye Tazad Bayani Kiyun?

﴿ ۲۱ ﴾

القول الوثيق في مناقب الصديق ﷺ

کی اور اس وقت وہ دس سال کے بچے تھے، پھر حضرت ابوبکر صدیق ایمان لائے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ابوطالب سے اپنا اسلام چھپاتے تھے، اور حضرت ابوبکر نے جب اسلام قبول کیا تو اس کا اعلان بھی کر دیا پس اسی لیے لوگوں پر مشتبہ ہو گیا کہ ان دونوں میں سے پہلے اسلام قبول کس نے کیا؟۔

۱۸۔ قال الشوكاني وقد صح أن من مبعث النبي ﷺ إلى وفاته نحو ثلاث و عشرين سنة وأن علياً ﷺ عاش بعده نحو ثلاثين سنة فيكون قد عمر بعد إسلامه فوق الخمسين وقد مات ولم يبلغ الستين فعلم أنه أسلم صغيراً۔ (۱۸)

”شوکانی نے کہا، یہ بات صحیح ہے کہ بعثت نبوی ﷺ سے لے کر آپ ﷺ کے وصال تک کل تیس سال کا عرصہ بنتا ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے وصال کے بعد تیس سال تک حیات رہے اور آپ ﷺ کی عمر اسلام قبول کرنے کے بعد پچاس سال سے زائد بنتی ہے اور جب آپ ﷺ کی وفات ہوئی تو اس وقت آپ ﷺ کی عمر ساٹھ سال تھی پس معلوم ہوا کہ آپ ﷺ نے بچپن میں اسلام قبول کیا۔“

۱۹۔ عن أبي أمامة الباهلي قال: أخبرني عمرو بن عيسى ﷺ قال: أتيت رسول الله ﷺ وهو نازل بعكاظ قلت: يا رسول الله من أتبعك علي هذا الأمر؟ قال: ”إتبعني عليه رجلان حرّ و عبد أبو بكر و بلال“ قال: فأسلمت عند ذلك۔ (۱۹)

(۱۸) شوکانی، نیل الاوطار، ۸: ۱۴

(۱۹) احکام، المسدک، ۶۹: ۳، کتاب معرفۃ الصحابہ، رقم: ۳۳۱۹

۲۔ طبری، تاریخ الأمم والملوک، ۵۳۰: ۱

﴿ ۲ ﴾

من قال لهما

نعت

نعت

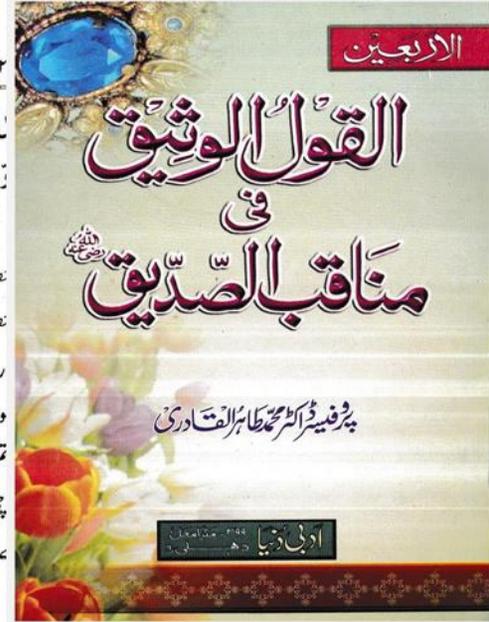
ر سے

وئی تو

تم نے

بچا زاد

پہلے



۱۷۔ قال أبو حاتم فكان أول من آمن برسول الله ﷺ زوجته خديجة بنت خويلد ثم آمن علي بن أبي طالب وصدقته بما جاء به وهو بن عشر سنين ثم أسلم أبو بكر الصديق فكان علي بن أبي طالب يخفي إسلامه من أبي طالب وأبو بكر لما أسلم أظهر إسلامه فلذلك اشتبه علي الناس أول من أسلم منهما۔ (۱۷)

”ابو حاتم نے کہا کہ حضور ﷺ پر سب سے پہلے ایمان لانے والی آپ ﷺ کی زوجہ حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا ہیں اس کے بعد حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ایمان لائے اور جو کچھ حضور ﷺ لے کر آئے اس کی تصدیق

(۱۷) فاکہی، اخبار مکہ، ۲۱۹: ۳

(۱۷) ابن حبان، الثقات، ۵۳۰: ۱